مادّہ اور وزن

۲۶ : اب تک تقریباً دس اسباق ہیں، جو ذیلی تقسیم کے ساتھ کل پچیس اسباق پر مشتمل تھے، ہم نے اسم اور اس پر مبنی مرکبات اور جملہ اسمیہ کے بارے میں پڑھا ہے۔ اب ہم عربی زبان میں فعل کے استعمال کے بارے میں کچھ بتانا شروع کریں گے۔ یعنی اب ہم علم الصرف کی طرف آئیں گے۔ لیکن فعل کے بیان سے پہلے ضروری ہے کہ آپ کو "مادہ" اور "وزن" کے بارے میں کچھ بتا دیا جائے۔ کیونکہ علم الصرف کے بیان میں ان دو اصطلاحات کا ذکر بار بار آئے گا۔ نیز یہ کہ اگر آپ نے عربی زبان میں "مادہ" اور "وزن" کے نظام کو سمجھ لیا تو پھر آپ کے لیے افعال کے استعمالات کو سمجھنا اور انہیں یاد رکھنا آسان ہو جائے گا

۲۶ : ۲ "مادہ" اور "وزن" پر بات شروع کرنے سے پہلے مناسب ہوگا اگر آپ پہلے ذرا درج ذیل مجموعہ ہائے کلمات کو غور سے دیکھیں۔ یہ عربی الفاظ ہیں لیکن ان میں سے بیشتر اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں اور آپ کو ان کے معانی معلوم کر لینے میں کوئی دقت پیش نہیں آئیگی۔

(۱) عِلْمٌ ۔ مَعْلُوْمٌ ۔ عَالِمٌ ۔ تَعْلِیْمٌ ۔ عَلَّامَۃٌ ۔ مُعَلِّمٌ ۔ مَعْلُمَاتٌ ۔ اِعْلَامٌ ۔
عَلَامَاتٌ ۔ عُلُوْمٌ ۔ عُلَمَاءُ

(۲) قِبْلَۃٌ ۔ قَبُوْلٌ ۔ قَابِلٌ ۔ مَقْبُوْلٌ ۔ اِسْتِقْبَالٌ اِقْبَالٌ ۔ مُسْتَقْبِلٌ ۔
مُقَابَلَۃٌ ۔ تَقَابُلٌ

(۳) ضَرْبٌ ۔ ضَارِبٌ ۔ مَضْرُوْبٌ ۔ مُضَارَبَۃٌ ۔ مِضْرَابٌ ۔
اِضْطِرَابٌ ۔

(۴) كِتَابٌ ۔ كَاتِبٌ ۔ مَكْتُوْبٌ ۔ كِتَابَۃٌ ۔ مَكْتَبٌ مَكَاتِبُ ۔ مَكْتَبَۃٌ ۔
كَتَبَۃٌ ۔ مَكَاتِيْبُ ۔ مُكَاتَبَۃٌ ۔

(۵) قَدَرٌ ۔ تَقْدِيْرٌ ۔ مَقْدُوْرٌ ۔ قُدْرَۃٌ ۔ قَدِيْرٌ ۔ مِقْدَارٌ ۔ مُقْتَدِرٌ ۔
قَدْرٌ ۔ مُقَدَّرٌ ۔

مندرجہ بالا پانچ گروپوں کے الفاظ پر غور کیجئے اور بتائیے کہ ہر ایک گروپ کے الفاظ میں کون سے ایسے حرف ہیں جو اس گروپ کے تمام الفاظ میں پائے جاتے ہیں یعنی مشترک ہیں۔ اگر آپ ایک گروپ کے الفاظ پر نظر ڈال کر ہی ان کے مشترک حروف بتا سکتے ہیں تو ماشاء اللہ آپ ذہین ہیں۔

۳ : ۲۶ دوسرا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک گروپ کے ہر ہر لفظ کے حروف الگ الگ کر کے لکھ لیں۔ مثلاً :

گروپ نمبر-۱	گروپ نمبر-۲	گروپ نمبر-۳	گروپ نمبر-۴	گروپ نمبر-۵
ع ل م	ق ب ل	ض ر ب .	ک ت ا ب	ق ا د ر
م ع ل و م	ق ب و ل	ض ا ر ب	ک ا ت ب	ت ق د ی ر
ع ا ل م	ق ا ب ل	م ض ر و ب	م ک ت و ب	م ق د ا ر
ت ع ل ی م	م ق ب و ل	م ض ا ر ب ة	م ک ت ب	م ق د و ر
عْ لَّ ا م ة	اس ت ق ب ا ل	م ض ر ا ب	م ک ت ب ة	ق د ر ة
م ع لِّ م	م ق ا ب ل ہ	اض ط ر ا ب	ک ت ا ب ة	ق ا د ی ر
ا ع ل ا م	ا ق ب ا ل		ک ت ب ة	م ق ت د ر
ع ل و م	ت ق ا ب ل			

اب آپ ہر کالم کے الفاظ کے ان تمام حروف پر کانٹا (×) لگا دیں۔ جو تمام الفاظ میں نہیں پائے جاتے بلکہ جو حرف بعض الفاظ میں ہیں مگر بعض میں نہیں ہیں تو آپ کے پاس ہر لفظ کے صرف وہ حرف بچ جائیں گے جو تمام الفاظ میں مشترک ہیں۔ بہر حال آپ جس طرح بھی معلوم کریں بالآخر آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ :

۱ - گروپ نمبر-۱ کے تمام الفاظ میں مشترک حروف "ع ل م" ہیں۔

۲ - گروپ نمبر-۲ " " " " " "ق ب ل" ہیں۔

۳۔ گروپ نمبر ۳ کے تمام الفاظ میں مشترک حروف "ض ر ب" ہیں۔

۴۔ گروپ نمبر ۴ " " " " " "ک ت ب" ہیں۔

۵۔ گروپ نمبر ۵ " " " " " " "ق د ر" ہیں۔

گویا ہر گروپ کے الفاظ بنیادی طور پر ان تین حروف سے بنائے گئے ہیں جو ان میں مشترک ہیں۔ ان مشترک حروف کو ان الفاظ کا مادّہ کہتے ہیں۔ یعنی گروپ نمبر ۱ کے تمام الفاظ کا مادّہ "ع ل م" اور گروپ نمبر ۲ کے الفاظ کا مادّہ "ق ب ل" ہے الی الاخر۔ اس سے ہم پر یہ بات واضح ہو گئی کہ عربی زبان میں تقریباً تمام کلمات (اسم ہوں یا افعال) کی بنیاد ایک تین حرفی "مادّہ" ہوتا ہے۔

۲۶:۴ آیئے اب ذرا درج ذیل مادوں پر غور کیجیے:

۱۔ عرب۔ ربع۔ برع۔ رعب۔ عبر۔ بعر۔

۲۔ حرب۔ ربح۔ برح۔ رحب۔ حبر۔ بحر۔

یہ تمام مادے عربی زبان کے مختلف الفاظ کی بنیاد بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں بلکہ ان سے بننے والے بعض کلمات کے معانی بھی آپ سمجھ سکتے ہیں۔ آپ نے نوٹ کیا ہو گا کہ پہلے گروپ کے تمام مادے تین حروف "ع ر ب" کی ہی ترتیب بدل دینے سے حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے گروپ کے تمام مادے بنیادی طور پر صرف تین حروف "ح ر ب" کی الٹ پھیر سے بنتے ہیں۔

۲۶:۵ جس طرح آپ نے پیراگراف ۲:۳ میں عربی اسماء کی اعرابی تبدیلی والی عجیب خصوصیت کے بارے میں پڑھا تھا اسی طرح اب آپ عربی زبان کی ایک اور عجیب خصوصیت ملاحظہ کیجیے اور وہ یہ ہے کہ:۔

آپ عربی زبان کے ۲۸ حروف ابجد میں سے کوئی سے تین حروف کسی ترتیب سے لیں، یہ بہت سے الفاظ کے لیے مادّہ کا کام دیتے ہیں۔ یعنی ان سے متعدد اسماء اور افعال بن سکتے ہیں۔ یہ قاعدہ سو فیصد کلیہ تو نہیں ہے۔ تین حرفوں کے بہت سے مجموعے ایسے بھی ہوں گے جن سے عربی زبان کا کوئی ایک لفظ بھی نہیں بنتا۔ مثلاً

ح ر ل ۔ ر ت ث ۔ ث ک ت ۔ ع ر ح وغیرہ ۔ تاہم زیادہ تر ایسا ہی ہوتا ہے۔ یعنی عربی زبان کے کوئی سے تین حروف متعدد بامعنی الفاظ کے لیے مادہ کا کام دیتے ہیں۔ مثلاً اگر آپ عربی زبان کے مختلف حروف کے مختلف ترتیب کے ساتھ کئی تین حرفی مجموعے بنائیں تو ایسے سو ۱۰۰ مجموعوں میں سے ستر ۷۰ ۔ اسی ۸۰ سے زیادہ مجموعے مختلف بامعنی الفاظ کا مادہ بننے کی صلاحیت رکھتے ہوں گے۔

۶ : ۲۶ عربی زبان کی تعلیم خصوصاً علم الصرف میں اس "مادہ" کی بڑی اہمیت ہے۔ علم الصرف کا موضوع اور مقصد ہی یہ ہے کہ مادہ سے مختلف الفاظ (اسماء اور افعال) کیسے بنائے جاتے ہیں۔ کسی مادہ سے جو مختلف الفاظ بنتے ہیں ان میں سے بیشتر تو مقرر قواعد کے تحت بنتے ہیں۔ یعنی ایک مادہ کے بنیادی معنوں سے ایک خاص معنی دینے والا لفظ جس طرح ایک مادہ سے بنے گا، تمام مادوں سے اسی قاعدے کے مطابق اس طرح کا لفظ بنایا جاسکتا ہے۔ اس مقصد کے لیے مادہ کے حروف، جنہیں حروفِ اصلی بھی کہتے ہیں، پر نہ صرف بعض حرکات لگانی پڑتی ہیں بلکہ بعض حروف کا اضافہ بھی ہو جاتا ہے جسے آپ پیراگراف ۲ : ۲۶ میں دیے گئے الفاظ پر نظر ڈال کر معلوم کر سکتے ہیں کیونکہ ان الفاظ کے مادے آپ کو بتائے جا چکے ہیں۔ مثلاً ع ل م مادہ سے لفظ "تعلیم" بنانے کا طریقہ یوں بھی بیان کیا جاسکتا ہے کہ پہلے "ت" لگاؤ۔ اس کے بعد مادہ کے پہلے حرف "ع" کو سکون دے کر لکھو۔ "تَعْ" بن گیا۔ اب اس کے بعد مادہ کا دوسرا (یا درمیانی) حرف "ل" نیچے زیر دے کر لکھو اور اس کے بعد ایک ساکن "یْ" لگاؤ۔ یہاں تک لفظ "تَعْلِیْ" بن گیا۔ اب آخر پر مادہ کا آخری حرف "م" لکھ کر اس پر تنوین رفع (ـٌ) لگا دو۔ (جو استعمال کرتے وقت بدلی جاسکتی ہے) یوں لفظ "تَعْلِیْمٌ" بن گیا۔

۷ : ۲۶ آپ نے اندازہ کر لیا ہوگا کہ کسی مادہ سے لفظ بنانے کا طریقہ اس طرح سمجھانا تو بڑا مشکل، طویل اور پیچیدہ طریقہ ہے۔ عربی زبان کے قواعد بنانے والوں نے اسی مشکل کو آسان کرنے کے لئے یہ طریقہ نکالا کہ انہوں نے مادہ کے

تین حرفوں (نمبر۱ نمبر۲ نمبر۳) کا نام (ف ع ل) مقرر کر دیا ہے۔ یعنی مادہ کے حرفوں کو نمبر لگا کر ۱۔ ۲۔ ۳ کہنے یا پہلا۔ درمیانی اور آخری حرف کہنے کے بجائے نمبر۱ یا پہلے حرف کو "ف"۔ نمبر۲ یا درمیانی کو "ع" اور نمبر۳ یا آخری کو "ل" کہتے ہیں۔ مثلاً "قدر" میں فائے کلمہ "ق" ہے، عین کلمہ "د" ہے اور لام کلمہ "ر" ہے۔

جس مادہ سے کوئی لفظ بنانا ہو تو پہلے "ف ع ل" سے اس طرح کا لفظ بطور نمونہ بنا لیا جاتا ہے اور پھر کسی بھی متعلقہ مادّہ سے اس "نمونے" کے مطابق لفظ بنایا جا سکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ نمونے کے "ف" کی جگہ مادّہ کا پہلا حرف "ع" کی جگہ مادّہ کا دوسرا حرف اور "ل" کی جگہ تیسرا حرف رکھ دیں باقی حرکات اور زائد حروف "نمونے" کے مطابق لگا دیں۔ مثلاً فَاعِلٌ اور مفعولٌ کے نمونے پر مختلف مادّوں سے جو بنتے ہیں ان کی مثال درج ذیل ہے:

مادّہ	نمونے	
	فَ ا عِ لٌ	مَ فْ عُ وْ لٌ
ع ل م	عَالِمٌ	مَعْلُوْمٌ
ق ب ل	قَابِلٌ	مَقْبُوْلٌ
ض ر ب	ضَارِبٌ	مَضْرُوْبٌ
ک ت ب	کَاتِبٌ	مَکْتُوْبٌ
ق د ر	قَادِرٌ	مَقْدُوْرٌ

امید ہے کہ اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ کسی مادّہ سے نمونے کے مطابق الفاظ کس طرح بنائے جاتے ہیں۔ اور اب آپ یہ بھی سمجھ گئے ہوں گے کہ مادّہ ع ل م سے لفظ "تعلیم" "تَفْعِیْلٌ" کے نمونے پر بنایا گیا ہے۔

۸:۲۶ اب ذرا یہ بات سمجھ لیجئے اور یاد رکھیے کہ "ف ع ل" سے نمونے کے طور

پر بننے والے لفظ کو عربی گرامر کی زبان میں **وزن** کہتے ہیں۔ آپ نے اوپر دو وزن ملاحظہ کئے یعنی " فَاعِلٌ " ایک وزن ہے اور " مَفْعُوْلٌ " بھی ایک وزن ہے۔ اب آپ نے یہی پڑھنا ہے کہ کسی مادہ سے مختلف اوزان (وزن کی جمع) کے مطابق لفظ کس طرح بناتے ہیں۔ مادہ اور وزن کی اس پہچان کا تعلق عربی ڈکشنری یعنی لغت کے استعمال سے بھی ہے۔ اس پر آگے چل کر بات کریں گے۔

مشق نمبر - ۲۵ (الف)

۲۶ : ۹

ذیل میں کچھ مادّے اور ان کے ساتھ کچھ اوزان دئے جا رہے ہیں۔ آپ کو ہر مادہ سے اس گروپ میں دئے گئے تمام اوزان کے مطابق الفاظ بنانے ہیں۔

لفا

گروپ نمبر-۱	مادّے	اوزان
	ر ف ع	فَعَلَ
	ج ر ح	يَفْعَلُ
	ذ ہ ب	فَعَلْتُمْ
	ج ح د	يَفْعَلُوْنَ
	ق ط ع	اِفْعَلْ

گروپ نمبر-۲		
	ش رِ ب	فَعِلَ
	ح م د	فَعِلَتْ
	ل ب ث	تَفْعَلُ
	ف ہ م	تَفْعَلِيْنَ
	ض ح ك	اَفْعَلُ

گروپ نمبر-۳	مادے	اوزان
	ق ر ب	فَعُلَ
	ب ع د	فَعُلْنَ
		تَفْعُلْنَ
	ث ق ل	تَفْعُلَانِ
	ح س ن	
	ع ظ م	أَفْعَلُ

مشق نمبر- ۲۵ (ب)

پیراگراف ۲ : ۲۶ میں الفاظ کے پانچ گروپ دیئے گئے ہیں۔ ہر گروپ کا مادہ **پیراگراف** ۳ : ۲۶ میں آپ کو بتا دیا گیا ہے۔ اس علم کی بنیاد پر اب آپ ہر گروپ کے ہر لفظ کا وزن لکھیں۔ مثلاً گروپ نمبر- ۴ میں ایک لفظ " مَکَاتِیْبُ " ہے۔ اور آپ کو بتا دیا گیا ہے کہ اس گروپ کے تمام الفاظ کا مادہ "ک ت ب" ہے۔ اب آپ کو کرنا یہ ہے کہ لفظ " مَکَاتِیْبُ " میں مادے کے پہلے حرف "ک" کو "ف" سے تبدیل کر دیں۔ اسی طرح مادے کے دوسرے حرف "ت" کو "ع" سے اور آخری حرف "ب" کو "ل" سے تبدیل کر دیں۔ بقیہ حروف اپنی اپنی جگہ رہنے دیں اور زبر۔ زیر۔ پیش میں کوئی تبدیلی نہ کریں۔ اس طرح آپ کو لفظ کا وزن معلوم ہو جائے گا۔ یہ کام اس طرح کریں :

مَ کَ ا تِ ی بُ = مَکَاتِیْبُ

مَ فَ ا عِ ی لُ = مَفَاعِیْلُ

فعل ماضی معرُوف

تعریف، وزن اور گردان

۲۷ : گذشتہ سبق میں مادّہ اور وزن کا مفہوم سمجھنے کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ اندازہ بھی ہو گیا ہوگا کہ مختلف مادّوں سے جو مختلف الفاظ (اسماء و افعال) بنتے ہیں ان کے مخصوص اوزان ہیں عربی میں ایسے اوزان کی تعداد تو خاصی ہے لیکن خوش قسمتی سے زیادہ استعمال ہونے والے اوزان نسبتاً کم ہیں۔ ان کو یاد کرلینا چنداں مشکل نہیں ہے اور آہستہ آہستہ انہیں بکثرت استعمال ہونے والے اوزان سے آپ کو آگاہ کرنا ہمارا مقصود ہے۔

۲۷:۲ گذشتہ سبق میں آپ نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ کسی مادّے سے الفاظ بناتے وقت مادّہ کے حروف میں کچھ زائد حروف کے اضافے کرنے پڑتے ہیں اور حرکات لگانی ہوتی ہیں۔ مثلاً "ق ب ل" مادّہ سے "قَابِلٌ" بنانے میں حرکات کے علاوہ ایک حرف "الف" کا اضافہ ہوا ہے۔ مگر اسی مادّہ سے لفظ "مُسْتَقْبِلٌ" بنانے میں حرکات کے علاوہ "م س ت" کا اضافہ کرنا پڑا ہے۔ اِس صورت حال کے پیشِ نظر ایک طالبِ علم کے ذہن میں اُلجھن پیدا ہوتی ہے کہ وہ کس طرح معلوم کرے کہ کسی فعل یا اسم میں اس کے مادّے کے حروف کون سے ہیں! اِس اُلجھن کے حل کے لیے یہ بات یاد کرلیں کہ کسی بھی مادّے سے بننے والا ایسا لفظ (۱) جس میں مادّے کے اصلی حروف سے زائد کوئی حرف نہ ہو (۲) ایسا لفظ تمام مادّوں سے یکساں قاعدے پر بن سکتا ہو اور (۳) وہ لفظ بامعنی بھی ہو اور اس سے مزید بامعنی لفظ بنانا بھی کسی قاعدے پر مبنی ہو۔ ایسا لفظ صرف فعل ماضی کا پہلا صیغہ ہوتا ہے۔ فعلِ ماضی کے پہلے صیغے کے متعلق اسی سبق میں آگے چل کر بات ہوگی۔

۲۷:۳ اب ہم فعل کی بحث کی دہلیز پر آ گئے ہیں۔ اب ہم مختلف مادّوں سے فعل بنانا سیکھیں گے اور مختلف افعال کے اوزان پڑھیں گے۔ لیکن اس سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عربی زبان میں فعل کے استعمال کے چند بنیادی باتیں بیان کر دی جائیں۔

۲۷:۴ اس کتاب کے حصہ اوّل کے پیراگراف ۸ : ۱ میں ہم آپ کو بتا چکے ہیں کہ ایسا لفظ بھی اسم ہوتا ہے جس کے معنی میں کوئی کام کرنے کا مفہوم ہو لیکن اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جاتا ہو۔ ایسے اسماء کو مصدر کہتے ہیں جو اسم ہی ہوتے ہیں اس حوالہ سے یہ بات دوبارہ ذہن نشین کر لیں کہ ہر زبان کی طرح عربی زبان کے افعال میں بھی وقت اور زمانہ کا مفہوم موجود ہوتا ہے۔ محض کام کرنے کا مفہوم کافی نہیں ہے۔ مثلاً عِلْمٌ کے معنی ہیں "جاننا" اور ضَرْبٌ کے معنی ہیں "مارنا"۔ مگر اس سے عِلْمٌ یا ضَرْبٌ کو فعل نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ یہ اسم ہی ہیں۔ لیکن جب ہم کہتے ہیں عَلِمَ جس کے معنی ہیں "اس نے جان لیا"۔ یا یَضْرِبُ جس کے معنی ہیں "وہ مارتا ہے"۔ تو اب عَلِمَ اور یَضْرِبُ فعل کہلائیں گے کیونکہ ایک میں گذشتہ وقت کا اور دوسرے میں موجودہ وقت کا تصوّر موجود ہے۔

۲۷:۵ دنیا کی دیگر زبانوں کی طرح عربی میں بھی بلحاظ زمانہ فعل کی تقسیم سہ گانہ ہے یعنی (۱) فعل ماضی۔ جس میں کسی کام کے گذشتہ زمانہ میں ہونے کا مفہوم ہو۔ (۲) فعل حال۔ جس میں کسی فعل کے موجودہ زمانہ میں ہونے کا مفہوم ہو۔ (۳) اور فعل مستقبل۔ جس میں کسی کام کے آئندہ آنے والے زمانہ میں ہونے یا کرنے کا مفہوم ہو۔ فعل کی بلحاظ زمانہ یہی تقسیم اردو اور فارسی میں بھی مستعمل ہے اور انگریزی میں اسی کو PAST ، PRESENT اور FUTURE TENSE کہتے ہیں۔ کسی فعل سے مختلف زمانوں کا مفہوم رکھنے والے مختلف الفاظ (جنہیں صیغے کہتے ہیں) بنانا کسی زبان کو سیکھنے کا نہایت اہم حصہ ہے۔ جس پر بہر حال طلباء کو خاصی محنت کرنی پڑتی ہے۔ چنانچہ اب ہم عربی زبان کے فعل ماضی کے صیغوں پر بات کرتے ہیں۔ فعل حال اور مستقبل پر انشاء اللہ آگے چل کر بات ہوگی۔

۲۷:۶ اس کتاب کے حصہ اول کے پیراگراف ۱۳:۲ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ عربی میں ضمائر کے استعمال میں نہ صرف غائب مخاطب اور متکلم کا فرق ملحوظ رکھا جاتا ہے بلکہ جنس اور عدد کی بھی تفریق ہوتی ہے۔ پھر عدد کے لیے واحد اور جمع کے علاوہ تثنیہ کے لیے بھی الگ ضمیریں ہوتی ہیں۔ اس طرح عربی میں ضمائر کی کل تعداد ۱۴ ہے۔ اسی طرح عربی میں فعل کے مختلف صیغوں کی تعداد بھی ۱۴ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا بھر کی زبانوں میں کسی فعل کے مختلف صیغوں کی تعداد اس زبان میں استعمال ہونے والی ضمیروں کے مطابق ہی ہوتی ہے۔ کسی زبان میں ضمیروں کے مطابق فعل کے صیغے بنانے کو اردو اور فارسی میں فعل کی "گردان" کہتے ہیں۔ عربی میں اسے فعل کی "تصریف" کہتے ہیں۔ اور انگریزی میں اسے CONJUGATION یا PERSONS OF VERB کہتے ہیں۔

۲۷:۷ دنیا کی بعض زبانوں میں فعل کی گردان میں ہر صیغے (PERSON OF VERB) کے فعل کو ایک مقررہ شکل کے ساتھ ہر دفعہ ضمیر بھی مذکور ہوتی ہے۔ مثلاً اردو میں ماضی کی گردان عموماً یوں ہوتی ہے: وہ گیا۔ وہ گئے۔ تو گیا۔ تم گئے۔ میں گیا۔ ہم گئے۔

وہ گئی۔ وہ گئیں۔ تو گئی۔ تم گئیں۔ میں گئی۔ ہم گئیں۔

جبکہ بعض افعال کی گردان اس طرح ہوتی ہے کہ مذکر مؤنث یکساں رہتا ہے۔ مثلاً:

اس نے مارا۔ انہوں نے مارا۔ تو نے مارا۔ تم نے مارا۔ میں نے مارا۔ ہم نے مارا۔

انگریزی میں ماضی کی گردان یوں ہوتی ہے:

I WENT WE WENT YOU WENT HE WENT THEY WENT

آپ نے دیکھا کہ اردو گردان غائب کی ضمیروں سے شروع ہو کر متکلم کی ضمیروں پر ختم کرتے ہیں۔ اس کے برعکس انگریزی میں متکلم سے شروع کر کے غائب پر ختم کرنے کا رواج ہے۔

۲۷:۸ بعض زبانوں میں گردان کے ہر صیغے کے ساتھ بار بار ظاہراً ضمیر نہیں لائی جاتی۔ بلکہ صیغے ہی اس طرح بنائے جاتے ہیں کہ ہر صیغے میں فاعل کی ضمیر اس صیغے کی بناوٹ سے

سمجھی جاسکتی ہے۔ عربی اور فارسی میں فعل کی گردان اسی طریقے پر کی جاتی ہے۔ چنانچہ عربی میں ضمیروں کی مستعمل تعداد کے مطابق فعل کی گردان بھی چودہ صیغوں میں کی جاتی ہے۔ بظاہر یہ تعداد زیادہ نظر آتی ہے لیکن جب آپ اس کی یکسانیت اور باقاعدگی کا مقابلہ اردو افعال کی بے قاعدہ گردانوں اور انگریزی میں افعال کی بکثرت اور پیچیدہ صورتوں (TENSES) سے کریں گے تو اسے بدرجہا آسان پائیں گے۔

۹:۲۷ عربی میں فعل ماضی کی گردان مختلف ضمیروں کے فاعل ہونے کے لحاظ سے یوں ہوگی۔

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر:	فَعَلَ اس (ایک مرد) نے کیا	فَعَلَا ان (دو مردوں) نے کیا	فَعَلُوْا ان (بہت سے مردوں) نے کیا
	مؤنث:	فَعَلَتْ اس (ایک عورت) نے کیا	فَعَلَتَا ان (دو عورتوں) نے کیا	فَعَلْنَ ان (بہت سی عورتوں) نے کیا
مخاطب	مذکر:	فَعَلْتَ تو (ایک مرد) نے کیا	فَعَلْتُمَا تم (دو مردوں) نے کیا	فَعَلْتُمْ تم (بہت سے مردوں) نے کیا
	مؤنث:	فَعَلْتِ تو (ایک عورت) نے کیا	فَعَلْتُمَا تم (دو عورتوں) نے کیا	فَعَلْتُنَّ تم (بہت سی عورتوں) نے کیا

متکلّم	مذکّر مؤنّث	فَعَلْتُ میں نے کیا	فَعَلْنَا ہم نے کیا	فَعَلْنَا ہم نے کیا

۲۷:۱۰ اس گردان کو یاد کرنے اور ذہن میں بٹھانے کے لیے اسے کئی دفعہ زبان سے دہرانا بھی ضروری ہے۔ مگر ہر ایک صیغے میں ہونے والی تبدیلی کو ذیل کے نقشے کی مدد سے بھی ذہن میں رکھا جا سکتا ہے۔ اس نقشہ میں ف ع ل کلمات کو تین چھوٹی لکیروں سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے آپ تینوں کلمات کی حرکات (یعنی زبر۔ زیر وغیرہ) اور ان کے ساتھ ہر صیغے میں ہونے والے اضافے کو سمجھ سکتے ہیں۔

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکّر:	ـَ ـَ ـَ	ـَ ـَ ـَ ا	ـَ ـَ ـُ وْا
	مؤنث:	ـَ ـَ ـَ تْ	ـَ ـَ ـَ تَا	ـَ ـَ ـْ نَ
مخاطب	مذکّر:	ـَ ـَ ـْ تَ	ـَ ـَ ـْ تُمَا	ـَ ـَ ـْ تُمْ
	مؤنث:	ـَ ـَ ـْ تِ	ـَ ـَ ـْ تُمَا	ـَ ـَ ـْ تُنَّ
متکلّم	:	ـَ ـَ ـْ تُ	ـَ ـَ ـْ نَا	ـَ ـَ ـْ نَا

۲۷:۱۱ اسی سبق کے پیراگراف ۲۷:۲ میں ہم نے کہا تھا کہ کسی لفظ کے مادّوں کی پہچان فعل ماضی کے پہلے صیغے سے ہوتی ہے۔ اب اس نقشہ پر غور کرنے سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ اس میں صرف پہلا یعنی واحد مذکر غائب کا صیغہ ایسا ہے جس میں ف ع ل کلمات کے ساتھ کسی حرف کا اضافہ نہیں ہوا۔ اس لیے کسی لفظ کے مادّوں کی پہچان اس کے فعل ماضی کے پہلے صیغے سے کی جاتی ہے۔ جیسے طَلَبَ۔ "اس (ایک مرد) نے طلب کیا" کا مادہ ط۔ل۔ب ہے۔ فَتَحَ۔ "اس (ایک مرد) نے کھولا" کا مادہ ف۔ت۔ح ہے۔ وغیرہ۔

۲۷:۱۲ دوسری بات یہ سمجھ لیں کہ فعل ماضی کے تین اوزان ہیں : فَعَلَ ۔ فَعِلَ ۔ فَعُلَ ۔ اور صرف فَعَلَ کی گردان دی گئی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کو تین گردانیں یاد کرنی ہوں گی ۔ گردان تو صرف ایک یاد کرنی ہے ۔ اس لیے کہ گردان کا طریقہ ایک ہی ہے ۔ بس یہ خیال رکھنا ہوتا ہے کہ جو فعل فَعِلَ کے وزن پہ آتا ہے اس کے تمام صیغوں میں عین کلمہ پر کسرہ یعنی زیر لگانی اور پڑھنی ہو گی ۔ جیسے فَعِلَ ۔ فَعِلَا ۔ فَعِلُوْا سے آخیر تک ۔ اسی طرح فَعُلَ کے وزن میں ہر جگہ عین کلمہ پر پیش (ـُـ) لگے گا ۔ فَعُلَ ۔ فَعُلَا ۔ فَعُلُوْا سے اخیر تک ۔

۲۷:۱۳ ضمنی طور پر ایک بات اور سمجھ لیں کہ عربی میں زیادہ تر افعال کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے جنہیں ثلاثی کہتے ہیں ۔ کچھ افعال ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا اصل مادہ ہی چار حروف پر مشتمل ہوتا ہے ۔ ان کو رباعی کہتے ہیں ۔ عربی کے تقریباً ۹۰ فی صد افعال سہ حرفی مادوں پر مشتمل ہوتے ہیں ۔ اس لیے فی الحال ہم خود کو ثلاثی تک ہی محدود رکھیں گے ۔

۲۷:۱۴

مشق نمبر - ۲۶

مندرجہ ذیل افعال کی ماضی کی گردان لکھیں اور صیغہ کے معانی بھی لکھیں ۔ گردان لکھتے وقت عین کلمہ کی حرکت کا خیال رکھیں ۔

دَخَلَ : وہ داخل ہوا
فَرِحَ : وہ خوش ہوا
غَلَبَ : وہ غالب ہوا
ضَحِكَ : وہ ہنسا
قَرُبَ : وہ قریب ہوا
بَعُدَ : وہ دُور ہوا

فعل ماضی کے ساتھ فاعل کا استعمال

۲۸ : اس مرحلہ پر ضروری ہے کہ ہم چند ایسے جملوں کی مشق کرلیں جس میں فعل ماضی استعمال ہوا ہو۔ اس کے لیے چند باتیں سمجھنا ضروری ہیں تاکہ جملے بنانے میں آسانی ہو۔

۲۸ : ۲ اس کتاب کے حصہ اوّل کے پیراگراف ۶ : ۵ میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ جس جملہ کی ابتدا کسی اسم سے ہو وہ جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور جس کی ابتدا کسی فعل سے ہو وہ جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ اب یہ بھی سمجھ لیں کہ جس طرح جملہ اسمیہ کے کم ازکم دو حصے (مبتدا اور خبر) ہوتے ہیں اسی طرح ہر ایک جملہ فعلیہ کے بھی کم ازکم دو حصے ہوتے ہیں یعنی فعل اور فاعل۔ کسی جملہ کے دو سے زیادہ حصے ہو سکتے ہیں لیکن کم ازکم دو ضروری ہیں جملہ اسمیہ میں مبتدا۔ خبر اور جملہ فعلیہ میں فعل۔ فاعل۔

۲۸ : ۳ اب آپ غور کریں کہ گردان کے جو چودہ صیغے آپ نے یاد کئے ہیں ان میں سے ہر ایک صیغہ مستقل جملہ فعلیہ ہے۔ اس لیے کہ ان میں سے ہر ایک میں فعل کے علاوہ فاعل بصورت ضمیر موجود ہے۔ گردان کے دوسرے نقشے میں اصل ف ع ل کے بعد جہاں کہیں "لْ"۔ "تَ"۔ "نَا" وغیرہ آئے ہیں تو وہ دراصل متعلقہ ضمیرِ فاعل کی علامت ہیں۔ اور ان صیغوں کا ترجمہ کرتے وقت اس ضمیر کا ترجمہ ساتھ کیا جاتا ہے۔ اور اگر ضمیرِ فاعل والے اردو جملہ کا عربی میں ترجمہ کرنا ہو تو فعل کا متعلقہ صیغہ بنالینا ہی کافی ہے۔ مثلاً "ہم خوش ہوئے"۔ فَرِحْنَا۔ "تو بیٹھا"۔ جَلَسْتَ وغیرہ۔

۲۸ : ۴ دوسری صورت (اور اکثر) یہ ہوتی ہے کہ فاعل کوئی اسم ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی ضمیر کے بجائے کسی شخص یا چیز کا نام ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں جملہ فعلیہ میں

فاعل فعل کے بعد مذکور ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ حالت رفع میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً فَرِحَ الْوَلَدُ (لڑکا خوش ہوا)۔ سَمِعَ اللّٰهُ (اللہ نے سن لیا)۔

۲۸:۵ فعل ماضی پر مَا لگا دینے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جیسے: مَا فَرِحَ: وہ (ایک مرد) خوش نہیں ہوا۔ مَا كَتَبْتَ - تو نے نہیں لکھا۔

ذخیرۂ الفاظ

قَرَأَ : اس (ایک مرد) نے پڑھا۔ كَتَبَ : اس (ایک مرد) نے لکھا

فَتَحَ : اس (ایک مرد) نے کھولا۔ اَكَلَ : اس (ایک مرد) نے کھایا۔

لِمَ : کیوں اَلْاٰنَ : اب۔ ابھی (مبنی ہے)

اِلَى الْاٰنَ : اب تک :

مشق نمبر ۲۷

اردو میں ترجمہ کریں:

(۱) دَخَلَ مُعَلِّمٌ (۲) فَرِحْتُنَّ (۳) ضَحِكْتَا (۴) كَتَبَ
الْمُعَلِّمُ (۵) لِمَ مَا اَكَلُوْا اِلَى الْاٰنَ (۶) فَتَحَ الْبَوَّابُ (۷) قَرَأَتْ
فَاطِمَةُ (۸) فَرِحْتُ الْاٰنَ (۹) لِمَ بَعُدْتُمْ (۱۰) كَتَبْنَ
(۱۱) غَلَبْتُمَا (۱۲) اَكَلَتْ طِفْلَةٌ (۱۳) قَرُبَ بَوَّابٌ (۱۴) ضَحِكَتِ
الْاُمُّ (۱۵) مَا ضَحِكَتِ الْمُعَلِّمَةُ (۱۶) لِمَ مَا كَتَبْتُمْ اِلَى الْاٰنَ۔

عربی میں ترجمہ کریں:

(۱) ہم سب لوگ ہنسے (۲) تو خوش ہوئی (۳) ایک استانی نے پڑھا۔
(۴) تم لوگوں نے کیوں کھایا (۵) ایک دربان دور ہوا (۶) میں نے کھولا (۷) تم

سب داخل ہوئیں۔ (۸) کچھ ہوا داخل ہوئی۔ (۹) ایک جماعت غالب ہوئی۔

(۱۰) دشمن دور ہوا۔ (۱۱) استاد بیٹھا۔ (۱۲) ایک بچی نے پڑھا۔

(۱۳) ایک لڑکے نے لکھا۔ (۱۴) ان لوگوں نے ابھی نہیں کھایا۔

(۱۵) ان لوگوں نے اب تک کیوں نہیں کھایا

جملہ فعلیہ کے مزید قواعد

۲۹ : گذشتہ سبق میں آپ نے سادہ جملہ فعلیہ کی کچھ مشق کرلی ہے۔ اب جملہ فعلیہ کا ایک قاعدہ یاد کرلیں اور وہ یہ کہ جب فاعل کوئی اسم ظاہر ہو تو جملہ فعلیہ میں فعل ہمیشہ صیغہ واحد میں آئے گا۔ فاعل چاہے واحد ہو ــــ تثنیہ ہو ــــ یا جمع ہو ــــ یہ بات آپ آگے دی ہوئی مثالوں کی مدد سے خوب ذہن نشین کرلیں۔

۲۹:۱ مثلاً ہم کہیں گے دَخَلَ الْمُعَلِّمُ (استاد داخل ہوا)۔ دَخَلَ الْمُعَلِّمَانِ (دو استاد داخل ہوئے)۔ دَخَلَ الْمُعَلِّمُوْنَ (سب استاد داخل ہوئے)۔ ان جملوں میں فاعل اسم ظاہر ہے اور وہ ہے لفظ "معلم"۔ پہلے جملہ میں یہ واحد ہے۔ دوسرے میں تثنیہ اور تیسرے میں جمع ہے۔ اب آپ غور کریں کہ تینوں جملوں میں فعل صیغہ واحد میں آیا ہے۔

۲۹:۲ مذکورہ بالا قاعدہ میں فعل واحد تو آئے گا لیکن جنس میں اس کا صیغہ فاعل کی جنس کے مطابق ہوگا۔ یعنی فاعل اگر مذکر ہے تو فعل واحد مذکر آئے گا۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں ہے۔ لیکن فاعل اگر مؤنث ہے تو فعل واحد مؤنث آئے گا۔ مثلاً كَتَبَتْ مُعَلِّمَةٌ (ایک استانی نے لکھا)۔ كَتَبَتْ مُعَلِّمَتَانِ (کوئی سی دو استانیوں نے لکھا)۔ كَتَبَتْ مُعَلِّمَاتٌ (کچھ استانیوں نے لکھا) مندرجہ بالا مثالوں میں فاعل کے معرفہ یا نکرہ ہونے کا فرق نوٹ کرلیں۔

۲۹:۳ اب مذکورہ قاعدہ کے دو استثناء بھی نوٹ کرلیں۔ اوّلاً یہ کہ اسم ظاہر (فاعل) اگر غیر عاقل کی جمع مکسّر ہو تو فعل عموماً واحد مؤنث آیا کرتا ہے۔ مثلاً ذَهَبَتِ الْجِمَالُ (اونٹ گئے)۔ ذَهَبَتِ النُّوْقُ (اونٹنیاں گئیں)۔ دوم یہ کہ تین صورتیں ایسی ہیں جب فعل واحد مذکّر یا واحد مؤنث۔ دونوں میں سے کسی طرح بھی لانا جائز ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

(i) اگر اسم ظاہر عاقل کی جمع مکسر ہو۔ مثلاً طَلَبَ الرِّجَالُ یا طَلَبَتِ الرِّجَالُ (مردوں نے طلب کیا)۔ طَلَبَ نِسْوَةٌ یا طَلَبَتْ نِسْوَةٌ (کچھ عورتوں نے طلب کیا)۔ یہ سب جملے درست ہیں۔

(ii) اگر اسم ظاہر فاعل کوئی اسم جمع ہو۔ مثلاً طَلَبَ الْقَوْمُ یا طَلَبَتِ الْقَوْمُ (قوم نے طلب کیا)۔ یہ دونوں جملے درست ہیں۔

(iii) اگر اسم ظاہر فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو۔ مثلاً طَلَعَ الشَّمْسُ یا طَلَعَتِ الشَّمْسُ (سورج طلوع ہوا)۔ یہ دونوں جملے درست ہیں۔

۲۹:۴ ایک اہم بات یہ بھی نوٹ کرلیں کہ فاعل اگر فعل سے پہلے آئے تو وہ جملہ اسمیہ ہوگا۔ یعنی پھر فعل عدد اور جنس دونوں پہلوؤں سے فاعل (جسے اب مبتداء کہیں گے) کے مطابق ہوگا۔ مثلاً اَلْمُعَلِّمُ ضَرَبَ (استاد نے مارا)۔ اَلْمُعَلِّمَانِ ضَرَبَا (دو استادوں نے مارا) اَلْمُعَلِّمَاتُ ضَرَبْنَ (استانیوں نے مارا)۔ ان مثالوں میں ایک اسم "معلّم" مبتدا ہے اور ضَرَبَ اس کی خبر ہے۔ دراصل ضَرَبَ فعل اور پوشیدہ ضمیر فاعلی کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہے اور یہ پورا جملہ فعلیہ مبتداء کی خبر ہے۔ اس لیے یہ خبر (یعنی صیغہ فعل) عدد اور جنس دونوں لحاظ سے مبتدا کے مطابق ہوتا ہے۔ امید ہے اوپر دی گئی مثالوں میں آپ نے یہ بات نوٹ کرلی ہوگی کہ فاعل چاہے فعل سے پہلے آئے یا بعد میں، ترجمہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مثلاً ضَحِكَ الرَّجُلَانِ اور اَلرَّجُلَانِ ضَحِكَا دونوں کا ترجمہ ایک ہی ہے یعنی "دو آدمی ہنسے"۔ البتہ باریک فرق یہ ہے کہ "ضَحِكَ الرَّجُلَانِ" (جملہ فعلیہ)۔ اس سوال کا جواب ہے کہ کون ہنسا؟ اور جملہ اسمیہ "اَلرَّجُلَانِ ضَحِكَا"۔ اس سوال کا جواب ہے کہ دو مردوں نے کیا کیا؟

۲۹:۵ ایک اور قاعدہ بھی یہاں نوٹ کرلیں!

اگر فاعل ایک سے زیادہ (تثنیہ یا جمع) ہوں اور ان کے ایک کام کے بعد دوسرے کام کا بھی ذکر ہو تو پہلے فعل کے لیے تو صیغۂ فعل واحد ہی رہے گا مگر دوسرے کام کے لیے "فاعلوں کے مطابق صیغۂ فعل لگے گا مثلاً جَلَسَ الرجالُ

وَ اَكَلُوْ مرد بیٹھے اور انہوں نے کھایا۔ اسی طرح "بچیوں نے لکھا پھر پڑھا۔ كَتَبَتِ الْبَنَاتُ ثُمَّ قَرَأْنَ کہیں گے۔

مشق نمبر ۔۲۸

اردو میں ترجمہ کریں :

(۱) قَرُبَ الْاَوْلِيَاءُ (۲) اَلْاَوْلِيَاءُ قَرُبُوْا (۳) دَخَلَ الْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ (۴) اَلْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ دَخَلَا (۵) اَلْمُعَلِّمَةُ الْمُجْتَهِدَةُ جَلَسَتْ عَلَى الْكُرْسِيِّ (۶) جَلَسَتْ مُعَلِّمَةٌ مُجْتَهِدَةٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ (۷) كَتَبَ الْمُعَلِّمُوْنَ عَلَى الْوَرَقِ ثُمَّ قَرَءُوْا (۸) دَخَلَ فَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ وَحَامِدٌ فِي الْبَيْتِ وَجَلَسُوْا عَلَى الْفَرْشِ (۹) نَجَحَتِ الْبَنَاتُ فِي الْاِمْتِحَانِ وَفَرِحْنَ جِدًّا (۱۰) قَدِمَتِ الْوُفُوْدُ فِي الْمَدْرَسَةِ۔

عربی میں ترجمہ کریں اور قوسین میں دی گئی ہدایت کے مطابق جملہ اسمیہ یا جملہ فعلیہ بنائیں :

(۱) دشمن (جمع) دور ہوئے (جملہ اسمیہ و فعلیہ) (۲) محنتی درزی بیمار ہوئے (جملہ اسمیہ و فعلیہ) (۳) دو نیک لڑکیاں آئیں پھر وہ بازار کی طرف گئیں (جملہ اسمیہ و فعلیہ) (۴) مریم۔ زینب اور احمد مدرسہ میں داخل ہوئے اور کرسی پر بیٹھے (جملہ اسمیہ) (۵) دل خوش ہوئے (جملہ فعلیہ) (۶) عورتیں آئیں پھر وہ بیٹھیں پھر انہوں نے پڑھا (جملہ فعلیہ و اسمیہ)۔

[redacted]

فعل لازم اور فعل متعدی

۳۰: بعض فعل ایسے ہوتے ہیں جنہیں بات مکمل کرنے کے لیے کسی مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی مثلاً جَلَسَ (وہ بیٹھا) ایسے افعال کو فعل لازم کہتے ہیں۔ جبکہ بعض فعل بات مکمل کرنے کے لیے ایک مفعول بھی چاہتے ہیں جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا) ایسے افعال کو فعل متعدّی کہتے ہیں۔

۳۰:۲ اسی بات کو عام فہم بنانے کی غرض سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس فعل میں کام کا اثر خود فاعل پر ہو رہا ہو وہ فعل لازم ہوتا ہے مثلاً جَلَسَ (وہ بیٹھا) میں بیٹھنے کا اثر خود بیٹھنے والے پر ہو رہا ہے۔ اس لیے یہاں بات مفعول کے بغیر مکمل ہو جاتی ہے لیکن جس فعل میں کام کا اثر فاعل کی بجائے کسی دوسرے پر ہو رہا ہو تو وہ فعل متعدّی ہوتا ہے۔ مثلاً ضَرَبَ (اس نے مارا) میں مارنے والا کوئی اور ہے اور جس کو مارا جا رہا ہے وہ کوئی اور ہے۔ اس لیے یہاں پر بات مفعول کے ذکر کے بغیر نامکمل رہے گی۔

۳۰:۳ فعل لازم اور متعدّی کی پہچان کا ایک طریقہ یہ ہے کہ آپ فعل پر "کس کو؟" کا سوال کریں۔ اگر جواب ممکن ہے تو وہ فعل متعدّی ہے ورنہ لازم۔ مثلاً جَلَسَ (وہ بیٹھا) پر سوال کریں "کس کو؟"۔ اس کا جواب ممکن نہیں ہے۔ چنانچہ معلوم ہو گیا کہ جَلَسَ فعل لازم ہے۔ جبکہ ضَرَبَ (اس نے مارا) پر سوال کریں "کس کو؟" یہاں جواب ممکن ہے کہ فلاں کو مارا۔ اس طرح معلوم ہو گیا کہ ضَرَبَ فعل متعدّی ہے۔

انگریزی گرامر میں فعل لازم کو INTRANSITIVE VERB اور فعل متعدی کو TRANSITIVE VERB کہتے ہیں ۔

۳۰:۴ گذشتہ سبق نمبر ۲۸ میں ہم آپ کو بتا چکے ہیں کہ کسی جملے کے کم ازکم دو اجزاء ہوتے ہیں ۔ جملہ اسمیہ میں مبتدا اور خبر اور جملہ فعلیہ میں فعل اور فاعل ۔ جملہ اسمیہ میں آپ دیکھ چکے ہیں کہ اکثر مبتدا اور خبر کے علاوہ کچھ اور اجزاء بھی ہوتے ہیں جنہیں متعلق خبر کہتے ہیں ۔ اسی طرح کوئی جملہ فعلیہ اگر فعل لازم سے شروع ہو رہا ہے تو اس میں بات مفعول کے بغیر مکمل ہو جائے گی ۔ ایسے جملے میں اگر کچھ مزید اجزاء ہوں گے تو وہ متعلق فعل کہلائیں گے ۔ مثلاً جَلَسَ زَیْدٌ عَلَی الْکُرْسِیِّ (زید کرسی پر بیٹھا) اس جملے میں عَلَی الْکُرْسِیِّ متعلق فعل ہے ۔ جبکہ کوئی جملہ فعلیہ اگر فعل متعدی سے شروع ہو رہا ہے تو اس میں ایک مفعول کی بھی ضرورت ہوگی ۔ ایسے جملے میں فاعل اور مفعول کے علاوہ کچھ اجزاء ہوں گے تو وہ بھی متعلق فعل کہلائیں گے ۔

۳۰:۵ اب آپ دو باتیں ذہن نشین کر لیں ۔ اولاً یہ کہ مفعول ہمیشہ حالت نصب میں ہوگا ۔ ثانیاً یہ کہ جملہ فعلیہ میں عام طور پر پہلے فعل آتا ہے پھر فاعل اور اس کے بعد مفعول ۔ جملے میں اگر کوئی متعلق فعل ہے تو وہ مفعول کے بعد آتا ہے مثلاً ضَرَبَ زَیْدٌ وَلَدًا بِالسَّوْطِ (زید نے ایک لڑکے کو کوڑے سے مارا) دیکھیں یہاں پر ضَرَبَ فعل ہے ۔ زَیْدٌ فاعل ہے اس لیے حالت رفع میں ہے ۔ وَلَدًا مفعول ہے اس لیے حالتِ نصب میں ہے ۔ اور بِالسَّوْطِ جار مجرور مل کر مرکب جاری ہے اور متعلق فعل ہے ۔

۳۰:۶ آپ کے ذہن میں یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ جملہ فعلیہ کی جو ترتیب آپ کو اوپر بتائی گئی ہے وہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طرزِ تحریر یا طرزِ خطاب کی مناسبت سے یہ ترتیب اُلٹ پلٹ جاتی ہے ۔ لیکن سادہ جملہ میں ترتیب عموماً وہی ہوتی ہے جو آپ کو بتائی گئی ہے چنانچہ اس وقت ہم اپنی مشق کو سادہ جملوں تک محدود رکھیں گے تاکہ جملوں کے مختلف اجزاء کی پہچان ہو جائے ۔ اس کے بعد

جملوں میں یہ اجزاء کسی بھی ترتیب سے آئیں آپ کو انہیں شناخت کرنے میں اور جملے کا صحیح مفہوم سمجھنے میں مشکل نہیں ہوگی۔

۲۰:۷ آخری بات یہ ہے کہ گذشتہ اسباق میں افعال کے معنی ہم نے صیغے کے مطابق لکھے ہیں لیکن اب ہم افعال کے سامنے ان کے مصدر کے معنی لکھا کریں گے مثلاً دَخَلَ کے معنی " وہ ایک مرد داخل ہوا " کے بجائے " داخل ہونا " لکھیں گے۔ اس طرح آپ کو معانی یاد کرنے میں آسانی ہوگی اور اگر آپ کو مصدر کے معنی یاد ہوں تو پھر صیغہ کے مطابق ترجمہ کرنے میں آپ کو مشکل نہیں ہوگی۔ گذشتہ اسباق میں آپ نے جتنے افعال یاد کئے ہیں ان کو ہم ذیل میں دوبارہ لکھ کر ان کے سامنے مصدری معنی دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ان میں جو افعال لازم ہیں ان کے سامنے قوسین میں لام (ل) اور متعدی کے سامنے میم (م) لکھ دیا گیا ہے تاکہ آپ لازم اور متعدی کے فرق کو ذہن نشین کر لیں۔

دَخَلَ (ل) : داخل ہونا
غَلَبَ (ل) : غالب ہونا
قَرُبَ (ل) : قریب ہونا
قَرَءَ (م) : پڑھنا
كَتَبَ (م) : لکھنا
جَلَسَ (ل) : بیٹھنا
قَدِمَ (ل) : آنا
مَرِضَ (ل) : بیمار ہونا

فَرِحَ (ل) : خوش ہونا
ضَحِكَ (ل) : ہنسنا
بَعُدَ (ل) : دور ہونا
فَتَحَ (م) : کھولنا
اَكَلَ (م) : کھانا
نَجَحَ (ل) : کامیاب ہونا
ذَهَبَ (ل) : جانا

مشق نمبر-۲۹

افعال کے صیغے اور جملوں کے اجزاء کی وضاحت کریں پھر ترجمہ کریں:

مثال : (۱) قَرَءَ رَشِيْدُنِ الْقُرْاٰنَ فِى الْبَيْتِ

قَرَءَ : فعل ماضی ہے۔ صیغہ واحد مذکر غائب

رَشِیْدٌ : فاعل ہے۔ اس لیے حالت رفع میں ہے۔

اَلْقُرْاٰنَ : مفعول ہے۔ اس لیے حالتِ نصب میں ہے۔

فِی الْبَیْتِ : مرکب جاری ہے اور متعلق فعل ہے

یہ جملہ فعلیہ ہے۔ ترجمہ : "رشید نے گھر میں قرآن پڑھا۔"

مثال : (۲) رَشِیْدٌ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فِی الْبَیْتِ

رَشِیْدٌ : مبتدا ہے

قَرَءَ : فعل ماضی ہے اور ضمیر فاعل هُوَ اس میں شامل ہے۔

اَلْقُرْاٰنَ : مفعول ہے۔ حالتِ نصب میں ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ بن کر رَشِیْدٌ کی خبر ہے۔ عدد اور جنس کے لحاظ سے خبر مبتدا کے مطابق ہوتی ہے اس لیے صیغہ واحد مذکر آیا ہے۔

فِی الْبَیْتِ : مرکّب جاری ہے اور متعلق خبر ہے۔

یہ جملہ اسمیہ ہے۔ ترجمہ : "رشید نے گھر میں قرآن پڑھا۔"

(۱) کَتَبَ مُعَلِّمٌ کِتَابًا بِقَلَمِ الرَّصَاصِ۔

(۲) قَرَءَتِ الرِّجَالُ الْقُرْاٰنَ فِی الْمَسَاجِدِ۔

(۳) اَلرِّجَالُ قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ فِی الْمَسَاجِدِ۔

(۴) ذَهَبَ النِّسَاءُ اِلَى السُّوْقِ

(۵) اَلنِّسَاءُ ذَهَبْنَ اِلَى السُّوْقِ

(۶) قَدِمَ الْاَوْلَادُ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ ذَهَبُوْا بَعْدَ الصَّلٰوةِ۔

(۷) دَخَلَتْ فَاطِمَةُ وَ زَیْنَبُ فِی الْبَیْتِ وَ اَكَلَتَا الطَّعَامَ۔

(۸) فَاطِمَةُ وَ حَامِدٌ دَخَلَا فِی الْبَیْتِ وَ اَكَلَا الطَّعَامَ۔

(۹) اَفَتَحْتَ الْبَابَ (۱۰) اَفَتَحْتِ الْبَابَ

(۱۱) اَقَرَءْتُنَّ الْقُرْاٰنَ الْیَوْمَ (۱۲) نَعَمْ! قَرَءْنَا الْقُرْاٰنَ الْیَوْمَ

عربی میں ترجمہ کریں

(۱) دربان آیا اور اس نے دروازہ کھولا (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۲) کچھ لوگ مسجد میں آئے اور انہوں نے قرآن پڑھا پھر وہ لوگ نماز کے بعد گئے (جملہ فعلیہ)

(۳) تم عورتوں نے اب تک کھانا کیوں نہیں کھایا ؟ (جملہ فعلیہ)

(۴) فاطمہ نے کھڑکی کھولی پھر پھل کھایا (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۵) اس لڑکی نے انجیر کھائی ۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۶) اساتذہ مسجد میں داخل ہوئے پھر وہ فرش پر بیٹھے اور انہوں نے قرآن پڑھا۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۷) کیا تو نے انار کھایا ؟ جی نہیں ، میں نے نہیں کھایا (جملہ فعلیہ)

جملہ فعلیہ میں مفعول کا استعمال

۳۱:۱ گذشتہ سبق میں آپ نے سادہ جملہ فعلیہ میں اس کے اجزاء کی ترتیب سمجھ لی ہے۔ اس ضمن میں اب ایک بات یہ بھی سمجھ لیں کہ جملہ فعلیہ کے اجزاء بھی مفرد الفاظ ہوتے ہیں۔ مثلاً "استاد نے ایک لڑکے کو بلایا"۔ اس کا ترجمہ ہوگا طَلَبَ الْاُسْتَاذُ وَلَدًا۔ اس میں اَلْاُسْتَاذُ اور وَلَدًا دونوں مفرد الفاظ ہیں۔ اَلْاُسْتَاذُ فاعل ہونے کی وجہ سے رفع میں ہے اور وَلَدًا مفعول ہونے کی وجہ سے نصب میں ہے۔ لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ کبھی مرکبات بھی فاعل یا مفعول ہوتے ہیں۔

۳۱:۲ اگر کسی جملہ فعلیہ میں مرکبات فاعل یا مفعول کے طور پر آ رہے ہوں تو ان کی اعرابی حالت بھی اسی لحاظ سے تبدیل ہوگی مثلاً طَلَبَ الْاُسْتَاذُ الصَّالِحُ وَلَدًا صَالِحًا (نیک استاد نے ایک نیک لڑکے کو بلایا) اس میں الْاُسْتَاذُ الصَّالِحُ مرکّب توصیفی ہے اور فاعل ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے جب کہ وَلَدًا صَالِحًا بھی مرکّب توصیفی ہے اور مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۳۱:۳ مرکّب توصیفی کا اعراب متعین کرنے میں آپ کو مشکل نہیں ہوگی۔ البتہ مرکب اضافی کا اعراب متعین کرنے کے لیے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ مرکّب اضافی کا اعراب صرف مضاف پر ظاہر کیا جاتا ہے۔ مثلاً "اسکول کے لڑکے نے محلّے کے لڑکے کو مارا"۔ اس کا ترجمہ ہوگا ضَرَبَ وَلَدُ الْمَدْرَسَةِ وَلَدَ الْحَارَةِ۔ اس مثال میں وَلَدُ الْمَدْرَسَةِ میں وَلَدُ کی رفع بتا رہی ہے کہ یہ مرکب اضافی حالت رفع میں ہے اس لیے فاعل ہے اور وَلَدَ الْحَارَةِ میں وَلَدَ کی نصب بتا رہی ہے کہ یہ مرکب حالتِ نصب میں ہے اس لیے مفعول ہے۔ اسی طرح کسی مرکّب اضافی کے واحد تثنیہ یا جمع میں ہونے کا فیصلہ بھی مضاف کے

مدد سے کیا جاتا ہے

۲۱:۴ ہم پڑھ چکے ہیں کہ فعل کے ہر صیغے میں فاعل کی ضمیر پوشیدہ ہوتی ہے مثلاً ضَرَبَ کے معنی ہیں (اس ایک مرد نے مارا) اس میں ھُوَ کی ضمیر پوشیدہ ہے۔ اسی طرح ضَرَبُوْا میں ھُمْ اور ضَرَبْتَ میں اَنْتَ کی ضمیریں پوشیدہ ہیں۔ چنانچہ آپ نوٹ کرلیں کہ اس کتاب کے حصہ اوّل کے پیراگراف نمبر ۱۳:۴ میں جو ضمائر مرفوعہ دی ہوئی ہیں وہ بطور فاعل بھی استعمال ہوتی ہیں۔

۲۱:۵ کسی جملہ فعلیہ میں اگر مفعول کی جگہ اس کی ضمیر استعمال کرنی ہو تو اس کتاب کے حصہ اوّل کے پیراگراف نمبر ۱۸ : ۲ میں دی گئیں ضمائر استعمال ہوتی ہیں یہ ضمیریں جب بطور مفعول استعمال ہوتی ہیں تو موقع محل کے لحاظ سے یعنی محلاً منصوب مانی جاتی ہیں اس لیے ان کو "ضمائر متصلہ منصوبہ" بھی کہتے ہیں چنانچہ ضَرَبَهٗ کا ترجمہ ہوگا (اس ایک مرد نے اس ایک مرد کو مارا) ضَرَبَهَا (اس ایک مرد نے اس ایک عورت کو مارا) ضَرَبَكِ (اس ایک مرد نے تجھ ایک مؤنث کو مارا) وغیرہ۔

۲۱:۶ ضمائر مفعولی کے استعمال کے سلسلے میں دو باتیں نوٹ کرلیں۔ اگر ہمیں کہنا ہو "تم لوگوں نے اس ایک مرد کی مدد کی" تو نَصَرْتُمْهُ کہنا غلط ہوگا۔ اسے نَصَرْتُمُوْهُ کہا جائے گا یعنی ضمیر مفعولی کے استعمال کے لیے جمع مخاطب مذکر کی ضمیر "تُمْ" سے "تُمُوْ" ہوجاتی ہے۔ لیکن اگر مفعول ضمیر کے بجائے اسم ظاہر ہو تو صیغۂ فعل اصلی حالت پر رہے گا۔ مثلاً "نَصَرْتُمْ زَيْدًا" اسی طرح واحد متکلم کی ضمیر مفعولی "ی" کے بجائے "نی" لگائی جاتی ہے مثلاً نَصَرَنِيْ (اس ایک مرد نے میری مدد کی)۔

مشق نمبر۔ ۳۰

افعال کے صیغوں اور جملوں کے اجزاء کی وضاحت کے ساتھ ترجمہ کریں۔

(۱) وَلَدُ الْمُعَلِّمَةِ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ

(۲) قَرَءَ الْاَوْلَادُ الصَّالِحُوْنَ الْقُرْاٰنَ

(۳) اَلْبَنَاتُ كَتَبْنَ مَكْتُوْبًا۔

(۴) كَتَبَتْ بِنْتَانِ الْمَكْتُوْبَيْنِ۔

(۵) قَدِمَ بَوَّابُ الْمَدْرَسَةِ وَ فَتَحَ اَبْوَابَ الْمَدْرَسَةِ۔

(۶) هَلْ اَكَلْتِ طَعَامَكِ؛ نَعَمْ! اَكَلْتُ طَعَامِيْ اَلْاٰنَ۔

(۷) هَلْ قَرَأْتُمْ دُرُوْسَكُمْ ؛ مَا قَرَأْنَا دُرُوْسَنَا اِلَى الْاٰنَ۔

(۸) ذَهَبْتُمْ اِلٰى حَدِيْقَةِ الْحَيَوَانَاتِ وَضَحِكْتُمْ عَلٰى نَاقَةٍ سَمِيْنَةٍ۔

(۹) اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ جَلَسَ فِي الدِّيْوَانِ اَمَامَ الرِّجَالِ۔

(۱۰) لِمَ قَعَدْتَ اَمَامَ بَابِ الْحَدِيْقَةِ ؛ ذَهَبَ بَوَّابُهَا اِلَى السُّوْقِ
فَقَعَدْتُ اَمَامَهٗ۔

(۱۱) اِنَّا (اِنَّ نَا) رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

(۱۲) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

(۱۳) اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا

عربی میں ترجمہ کریں

(۱) نیک بچی نے اپنا سبق پڑھا۔ (جملہ اسمیہ)

(۲) محلّہ کی عورتیں مدرسہ میں داخل ہوئیں اور انہوں نے قرآن پڑھا۔ (جملہ فعلیہ)

(۳) محنتی استاد نے مدرسہ کے شرارتی لڑکوں کو مارا۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۴) کیا تم (عورتوں) نے لڑکیوں کا مدرسہ کھولا۔ جی ہاں! ہم نے لڑکیوں کا مدرسہ کھولا۔ (جملہ فعلیہ)

(۵) کیا تم دونوں نے حامد کی طرف خط لکھا؟ ہم نے ابھی تک خط نہیں لکھا۔ (جملہ فعلیہ)

(۶) استانی کی دو بیٹیاں باغ میں بیٹھیں (جملہ اسمیہ)

(۷) مدرسہ کے اس لڑکے نے اُس مدرسہ کے لڑکے کو مارا۔ (جملہ فعلیہ)

(۸) حامد اور محمود مدرسہ میں آئے اور اپنا سبق پڑھا (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۹) دو شاگرد اپنے مدرسہ سے نکلے (جملہ فعلیہ)

(۱۰) لڑکے گھر میں داخل ہوئے اور وہ ہنسے پس ان کا ماموں خوش ہوا (جملہ فعلیہ

(۱۱) کچھ مرد آئے پھر وہ بیٹھے اور انہوں نے دودھ پیا (جملہ فعلیہ)

ذخیرۂ الفاظ

قَعَدَ (ل) : بیٹھنا۔

رَفَعَ (م) : اٹھانا۔ بلند کرنا۔

ذَکَرَ (م) : یاد کرنا۔ یاد کرانا۔

سَمِعَ (م) : سننا۔

حَمِدَ (م) : تعریف کرنا۔

حَسِبَ (م) : گمان کرنا۔

خَلَقَ (م) : عدم سے وجود میں لانا۔ پیدا کرنا۔

شَرِبَ (م) : پینا۔

مَکتُوبٌ : خط۔

طَعَامٌ : کھانا۔

فَ : پس۔ تو۔

اِنَّا (اِنَّ نَا) : بے شک ہم نے۔

ذِکْرٌ : یاد۔

اَنَّمَا۔ اِنَّمَا : کچھ نہیں سوائے اس کے کہ۔

عَبَثٌ : بے کار۔ بے مقصد۔

مُفْسِدٌ : فسادی۔ شرارتی۔

فعل ماضی مجہول

گردان، اور نائب فاعل کا تصوّر

۲۲ : اب تک ہم نے جتنے افعال پڑھے ہیں وہ "فعل معروف" (یا بعض دفعہ "فعل معلوم" بھی) کہلاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے افعال کا فاعل جانا پہچانا ہوتا ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں "حامد نے خط لکھا" (کَتَبَ حَامِدٌ مَكْتُوْبًا) یہاں ہمیں معلوم ہے کہ خط لکھنے والا یعنی فاعل حامد ہے۔ اسی طرح جب ہم کہتے ہیں "اس نے خط لکھا" (كَتَبَ مَكْتُوْبًا) تو یہاں بھی (هُوَ) "اس نے" کی ضمیر بتا رہی ہے کہ فاعل یعنی خط لکھنے والا کون ہے۔ لیکن اگر ہمیں یہ معلوم نہ ہو کہ خط لکھنے والا کون ہے۔ صرف اتنا معلوم ہو کہ "خط لکھا گیا" تو اس جملہ میں فاعل نامعلوم ہے یعنی مجہول ہے۔ اس لیے ایسے افعال کو "فعل مجہول" کہتے ہیں۔ مجہول کے معنی "نامعلوم" کے ہی ہیں۔

۲۲:۲ اگر آپ کو کسی فعل کا ماضی معروف معلوم ہے تو اس سے مجہول بنانا آسان ہے اس لیے کہ عربی میں ماضی مجہول کا ایک ہی وزن ہے اور وہ ہے "فُعِلَ" یعنی ماضی معروف خواہ فَعَلَ کے وزن پر ہو یا فَعِلَ کے وزن پر ماضی مجہول، ہمیشہ فُعِلَ کے وزن پر ہی آئے گا۔ مثلاً نَصَرَ (اس نے مدد کی) سے نُصِرَ (اس کی مدد کی گئی۔)

۲۲:۳ فعل مجہول میں چونکہ فاعل مذکور نہیں ہوتا بلکہ اس کے بجائے مفعول کا ذکر ہوتا ہے۔ اس لیے عربی گرامر میں مجہول کے ساتھ مذکور مفعول کو مختصراً نائب الفاعل

کہہ دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فقرہ میں وہ فاعل کی طرح فعل کے بعد آتا ہے۔ یعنی اس کی جگہ لیتا ہے۔ ویسے عربی گرامر میں نائب الفاعل کو "مفعول مالم یسم فاعلہ" کہتے ہیں۔ یعنی وہ مفعول جس کے فاعل کا نام لیا گیا ہو۔

۲۲:۴ یہ بات یاد رکھیں کہ نائب الفاعل بھی فاعل کی طرح حالت رفع میں ہوتا ہے۔ مثلاً کُتِبَ مَکْتُوْبٌ (ایک خط لکھا گیا)۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ اگر جملہ میں یہ مذکور ہو کہ فاعل کون ہے تو اس صورت میں مفعول کو نائب الفاعل نہیں کہتے اور اس صورت میں مفعول حالتِ نصب میں ہی آئے گا۔ مثلاً کَتَبَ زَیْدٌ مَکْتُوْبًا۔ یہاں فاعل "زَیْدٌ" مذکور ہے۔ یا کَتَبْتُ مَکْتُوْبًا میں کَتَبْتُ کی ضمیر اَنَا (میں نے) بتا رہی ہے کہ فاعل کون ہے۔ اسی طرح کَتَبْتَ مَکْتُوْبًا۔ یہاں کَتَبْتَ میں اَنْتَ (تو نے) کی ضمیرِ فاعل کی نشاندہی کر رہی ہے۔ یا کَتَبَ مَکْتُوْبًا۔ یہاں کَتَبَ میں ھُوَ (اس نے) کی ضمیرِ فاعل کی نشاندہی کر رہی ہے۔ اس لیے ان سب جملوں میں مَکْتُوْب مفعول ہے۔ اور حالت نصب میں ہے۔

۲۲:۵ چنانچہ مذکورہ مثالوں کو ذہن میں رکھ کر یہ بات سمجھ لیں کہ مَکْتُوْبٌ صرف اس حالت میں نائب الفاعل کہلائے گا جب اس سے پہلے کوئی فعل مجہول ہو۔ مثلاً کُتِبَ (لکھا گیا)۔ قُرِءَ (پڑھا گیا)۔ سُمِعَ (سنا گیا)۔ فُہِمَ (سمجھا گیا)۔ وغیرہ۔ ان کے بعد اگر (مَکْتُوْبٌ) آئے گا تو یہ نائب الفاعل کہلائے گا اور یہ ہمیشہ حالت رفع میں آئے گا۔

۲۲:۶ یہاں یہ بات بھی ذہن نشین کر لیں کہ کسی جملہ میں اگر نائب الفاعل مذکور نہ ہو تو مجہول صیغہ میں موجود ضمیریں نائب الفاعل کی نشاندہی کریں گی۔ مثلاً شُرِبَ مَاءٌ (پانی پیا گیا) میں تو مَاءٌ نائب الفاعل ہے لیکن اگر ہم صرف شُرِبَ کہیں جس کا مطلب ہے (وہ پیا گیا)۔ تو یہاں "وہ" کی ضمیر اس چیز کی نشاندہی کر رہی ہے جو پی گئی ہے۔ اس لیے شُرِبَ میں ھُوَ (وہ) کی ضمیر نائب الفاعل ہے۔ اسی طرح ضُرِبْتَ (تو مارا گیا) میں اَنْتَ (تو) کی ضمیر نائب الفاعل ہے۔

۲۲:۷ آپ نے ماضی معروف کی گردان پڑھ لی ہے۔ ماضی مجہول کی گردان بھی اسی طرح کی جاتی ہے بلکہ اس میں آسانی یہ ہے کہ اس میں ایک ہی وزن یعنی فُعِلَ کی گردان ہوگی۔ مثلاً فُعِلَ۔ فُعِلَا۔ فُعِلُوْا۔ فُعِلَتْ۔ فُعِلَتَا۔ فُعِلْنَ سے لے کر فُعِلْتُ۔ فُعِلْنَا تک۔ یہ بات یاد رکھیں کہ ماضی معروف کی گردان کے ہر صیغہ میں ایک ضمیر فاعل کا کام دیتی ہے اور ماضی مجہول کے ہر ایک صیغہ میں ایک ضمیر نائب الفاعل کا کام دے رہی ہوتی ہے۔

مشق نمبر ۔ ۳۱ (الف)

مندرجہ ذیل افعال سے مجہول کی گردان کریں اور ہر صیغہ کا ترجمہ لکھیں:

(۱) طَلَبَ (۲) حَمِدَ (۳) نَصَرَ

مشق نمبر ۔ ۳۱ (ب)

مندرجہ ذیل افعال کے متعلق بتائیں کہ وہ لازم ہیں یا متعدی، معروف ہیں یا مجہول اور ان کا صیغہ کیا ہے پھر ان کا ترجمہ کریں۔

(۱) شَرِبْنَا (۲) خُلِقَا (۳) حُمِدْتُ
(۴) طُلِبْنَ (۵) قَعَدْتُمْ (۶) خَلَقْتَ
(۷) رُفِعُوْا (۸) ضَرَبْتُمْ (۹) سَمِعْتِ
(۱۰) غَفَرْتُنَّ (۱۱) سُمِعْتِ

معروف سے مجہول اور مجہول سے معروف بنانا

۳۳ : اس سبق میں آپ کو مختلف جملوں میں دئے ہوئے فعل معروف کو مجہول میں اور مجہول کو معروف میں تبدیل کرنے کی مشق کرنی ہے۔ اس لیے اس کا طریقہ یہاں سمجھ لیں۔ اگر معروف کو مجہول میں تبدیل کرنا ہے تو اس کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں۔ ہم ہر ممکنہ صورت کی الگ وضاحت کریں گے۔

۳۳:۲ اگر فعل ماضی معروف کا کوئی گردانی صیغہ ہے اور ساتھ فاعل مفعول مذکور نہیں تو اس سے ماضی مجہول کا وہی صیغہ بنالیں مثلاً طَلَبَ سے طُلِبَ۔ طَلَبَتْ سے طُلِبَتْ اور اسی طرح طَلَبْنَا سے طُلِبْنَا۔ وغیرہ۔

۲۳:۳ اگر فعل معروف کے ساتھ فاعل کوئی اسم ظاہر ہو تو اس صورت میں فعل ضرور واحد ہی ہوگا۔ (پیراگراف : ۲۹ :) اب آپ اسی واحد والے صیغہ کو مجہول کا صیغہ بنادیں اور فاعل کو اسی طرح رفع میں رہنے دیں۔ معنی تبدیل ہو کر مجہول کا ہو جائے گا اور فاعل اب نائب الفاعل ہو جائے گا۔ مثلاً طَلَبَ زَیْدٌ (زید نے طلب کیا) سے طُلِبَ زَیْدٌ (زید طلب کیا گیا)۔ ظَلَمَتِ النِّسَاءُ (عورتوں نے ظلم کیا) سے ظُلِمَتِ النِّسَاءُ (عورتوں پر ظلم کیا گیا)۔

۲۳:۴ تیسری صورت یہ ممکن ہے کہ فعل معروف میں فاعل کے ساتھ مفعول بھی مذکور ہو تو ایسی صورت میں (i) فاعل کو نکال دیں۔ (ii) مفعول کو حالت رفع میں لے آئیں۔ یہ اب نائب الفاعل ہو گیا (iii) فعل معروف کو واحد ہی رہنے دیں اور اس کا مجہولی صیغہ لے آئیں۔ البتہ اسے مفعول کے مطابق مذکر یا مؤنث بنائیں۔

(دیکھیں سبق نمبر ۲۹ کے قواعد)۔ مثلاً أَكَلَ زَيْدٌ خُبْزًا (زید نے روٹی کھائی) سے أُكِلَ خُبْزٌ (روٹی کھائی گئی)۔ اسی طرح أَكَلَتْ مَرْيَمُ خُبْزَيْنِ (مریم نے دو روٹیاں کھائیں) سے أُكِلَ خُبْزَانِ (دو روٹیاں کھائی گئیں) بنے گا۔ یہاں نوٹ کریں کہ معروف میں فاعل (یعنی مریم) مؤنث ہے۔ اس لئے واحد مؤنث کا صیغہ أَكَلَتْ آیا ہے۔ جبکہ مجہول میں نائب الفاعل "دو روٹیاں" ہیں۔ چونکہ عربی میں لفظ خُبْزٌ مذکر استعمال ہوتا ہے اس لیے مجہول میں واحد مذکر کا صیغہ أُكِلَ آیا ہے۔

۲۳:۵ اب ہم مجہول سے معروف بنانے کا طریقہ سمجھیں گے۔ یہاں نوٹ کرلیں کہ اس کی دو صورتیں ممکن ہیں۔ ایک یہ کہ نائب الفاعل کے ذکر کے بغیر ماضی مجہول کا کوئی صیغہ دیا ہوا ہے۔ ایسی صورت میں آپ ماضی معروف کا وہی صیغہ بنا دیں۔ مثلاً طُلِبُوْا (وہ سب مرد طلب کیۓ گئے) سے طَلَبُوْا (ان سب مردوں نے طلب کیا)۔ طُلِبْنَ (وہ سب عورتیں طلب کی گئیں) سے طَلَبْنَ (ان سب عورتوں نے طلب کیا)

۲۳:۶ دوسری صورت یہ ممکن ہے کہ فعل مجہول کے ساتھ نائب الفاعل مذکور ہے۔ مثلاً قُتِلَ سَارِقٌ (ایک چور قتل کیا گیا)۔ اگر ایسا ہو تو اس کا معروف تین طرح سے بنایا جاسکتا ہے۔ اوّلاً یہ کہ آپ مجہول کی جگہ معروف کا صیغہ لے آئیں یعنی قَتَلَ سَارِقٌ کردیں اب معنی ہو گئے "ایک چور نے قتل کیا۔" ثانیاً یہ کہ معروف کا صیغہ لانے کے ساتھ آپ نائب الفاعل کو اب مفعول کی جگہ لے جائیں اور اسے حالتِ نصب میں کردیں۔ یعنی قَتَلَ سَارِقًا کردیں۔ اب معنی ہو گئے "اس نے ایک چور کو قتل کیا)۔ ثالثاً یہ کہ معروف کا صیغہ لانے کے ساتھ نائب الفاعل کو مفعول بنائیں۔ اور فاعل کا کوئی اسم ظاہر اپنی طرف سے لگائیں۔ مثلاً:

قَتَلَ زَيْدٌ سَارِقًا

"زید نے ایک چور کو قتل کیا۔"

مشق نمبر۔۳۲

مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں پھر بتائے گئے طریقوں میں سے ممکنہ طریقوں سے معروف کو مجہول اور مجہول کو معروف میں تبدیل کریں اور تبدیل شدہ جملوں کا ترجمہ بھی لکھیں :۔

(۱) خَلَقُوْا (۲) حُمِدْتَ (۳) طُلِبَتَا
(۴) شَرِبَ الطِّفْلُ لَبَنًا (۵) طَلَبَ مَحْمُوْدٌ حَامِدًا
(۶) أُكِلَ التَّمْرُ (۷) قَتَلَ عَسْكَرِيٌّ كَافِرًا فِي الْمُحَارَبَةِ
(۸) أَكَلْنَا الْحُوْتَ وَ الْأَرُزَّ الْيَوْمَ (۹) هَلْ طَلَبْتَنَا فِي الدِّيْوَان
(۱۰) هَلْ فُتِحَ بَابًا الْمَدْرَسَةِ ؟ (۱۱) نَعَمْ! فَتَحَ الْبَوَّابُ بَا
الْمَدْرَسَةِ (۱۲) بُعِثَ وَلَدُهٗ إِلٰى لَاهَوْرَ (۱۳) ذَبَحَ زَيْدٌ شَا

ذخیرۂ الفاظ

عَسْكَرِيٌّ : فوجی ۔ سپاہی
مُحَارَبَةٌ : لڑائی ۔ جنگ
حُوْتٌ : مچھلی
اَرُزٌّ : چاول
بَعَثَ : اٹھانا ۔ بھیجنا
ذَبَحَ : ذبح کرنا
اَلْيَوْمَ : آج ۔ (یہ فتح پر مبنی ہے)
غَدًا : کل (آنے والا)
بِالْأَمْسِ : کل (گذرا ہوا)

متعدی بہ دو۲ مفعول کے ساتھ مشق

۲۴ : پیراگراف نمبر ۲۰ : میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ فعلِ لازم میں مفعول کے بغیر صرف فاعل سے بات پوری ہو جاتی ہے ۔ جبکہ فعلِ متعدی میں مفعول کے بغیر بات پوری نہیں ہوتی ۔ اب اس مقام پر یہ بھی سمجھ لیں کہ بعض متعدی افعال ایسے ہوتے ہیں جنھیں بات پوری کرنے کے لیے مفعولین یعنی دو مفعول کی ضرورت ہوتی ہے ۔ مثلاً اگر ہم کہیں کہ حامد نے گمان کیا (حَسِبَ حَامِدٌ) تو سوال پیدا ہوتا کس کے متعلق گمان کیا ؟ اب اگر ہم کہیں کہ حامد نے محمود کو گمان کیا (حَسِبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا) تب بھی بات ادھوری ہے ۔ سوال باقی رہتا ہے کہ محمود کو کیا گمان کیا ؟ جب ہم کہتے ہیں کہ حامد نے محمود کو عالم گمان کیا (حَسِبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا عَالِمًا) تب بات پوری ہوتی ہے ۔ ایسے افعال کو اَلْمُتَعَدِّیْ اِلٰی مَفْعُوْلَیْنِ کہتے ہیں ۔

۲۴:۲ اب یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ مفعولین والے متعدی افعال کے لیے جب مجہول کا صیغہ آتا ہے تو ایک مفعول نائب الفاعل بن کر حالت رفع میں آجاتا ہے لیکن دوسرا مفعول بدستور حالت نصب میں ہی رہتا ہے ۔ جیسے حُسِبَ مَحْمُوْدٌ عَالِمًا (محمود کو عالم گمان کیا گیا) ۔

۲۴:۳ فعل لازم کی تعریف ایک مرتبہ پھر ذہن میں تازہ کریں ۔ یعنی فعل لازم وہ فعل ہے جس کے ساتھ مفعول آ ہی نہیں سکتا ۔ یہی وجہ ہے کہ فعل لازم کا مجہولی صیغہ بھی نہیں آتا ۔

۲۴:۴ خیال رہے کہ یہ تو ہو سکتا ہے کہ کسی فعل متعدی کا مفعول مذکور نہ ہو۔ مگر فعل لازم کے ساتھ تو مفعول آ ہی نہیں سکتا۔ مثلاً بَعَثَ مُعَلِّمٌ (ایک استاد نے بھیجا)۔ یہ ایک مکمل جملہ ہے مگر اس میں ہم مفعول کا اضافہ کرکے بَعَثَ مُعَلِّمٌ وَلَدًا (ایک استاد نے ایک لڑکے کو بھیجا) کہہ سکتے ہیں مگر جَلَسَ الْمُعَلِّمُ (استاد بیٹھا) کے بعد کوئی مفعول نہیں لگایا جا سکتا۔ اس لیے جَلَسَ فعل لازم ہے۔ چنانچہ جَلَسَ کا مجہولی صیغہ جُلِسَ استعمال نہیں ہو سکتا۔ جبکہ بَعَثَ چونکہ فعل متعدی ہے اس لیے اس کا مجہولی صیغہ بُعِثَ استعمال ہوتا ہے۔

۲۴:۵ اب آپ نوٹ کریں کہ مشق نمبر۔ ۲۱ (الف) میں آپ سے فَعَلَ اور فَعِلَ کے وزن پر آنے والے افعال کی مجہولی گردان کرائی گئی لیکن فَعُلَ کے وزن پر آنے والے کسی فعل کی مجہولی گردان نہیں کرائی گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فَعُلَ کے وزن پر آنے والے تمام افعال ہمیشہ لازم ہوتے ہیں جبکہ فَعَلَ اور فَعِلَ کے وزن پر لازم اور متعدی دونوں طرح کے افعال آتے ہیں۔ مثلاً جَلَسَ (وہ بیٹھا) لازم ہے اور رَفَعَ (اس نے بلند کیا) متعدی ہے۔ اسی طرح فَرِحَ (وہ خوش ہوا) لازم ہے اور شَرِبَ (اس نے پیا) متعدی ہے۔ لیکن فَعُلَ کے وزن پر آنے والے تمام افعال لازم ہوتے ہیں۔ اس لیے اس وزن پر آنے والے کسی فعل کا مجہولی صیغہ استعمال نہیں ہوتا۔

مشق نمبر۔ ۲۳ (الف)

اردو میں ترجمہ کریں

(۱) هَلْ طَلَبْتَنِیْ فِی الدِّیْوَان؟ لَا! مَا طَلَبْتُکَ فِی الدِّیْوَانِ۔

(۲) لِمَ طُلِبْتَ فِی الدِّیْوَانِ؟ طُلِبْتُ لِلشَّهَادَةِ

(۳) حَسِبُوْا حَامِدًا عَالِمًا (۴) حُسِبَ حَامِدٌ عَالِمًا

(۵) کَتَبَ وَلَدُکَ وَوَلَدُهٗ وَاجِبَاتِ الْمَدْرَسَةِ ثُمَّ بُعِثَا

إِلَى الْمَدْرَسَةِ (۶) أَأَنْتَ شَرِبْتَ لَبَنًا ؟ (۷) شُرِبَ لَبَنٌ
(۸) كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
(۹) ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ (۱۰) إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ (۱۱) وَإِذَا الْمَوْؤُدَةُ
سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۔

عربی میں ترجمہ کریں

(۱) ایک شخص نے ایک بڑے شیر کو قتل کیا۔ (۲) ایک بڑا شیر قتل کیا گیا۔
(۳) میں نے حامد کے لڑکے کو طلب کیا۔ (۴) حامد کا لڑکا طلب کیا گیا۔
(۵) میری بہن نے مچھلی اور چاول کھائے۔ (۶) مچھلی اور چاول کھائے گئے۔
(۷) حامد نے محمود کو نیک گمان کیا۔ (۸) محمود کو نیک گمان کیا گیا۔
(۹) اس عورت کا لڑکا لڑائی میں قتل کیا گیا۔ (۱۰) مدرسہ کے استاد نے مجھے لاہور بھیجا۔
(۱۱) میں لاہور بھیجا گیا (۱۲) تمہارا بیٹا اور خادم کہاں بھیجے گئے ؟ وہ بازار بھیجے گئے۔
(۱۳) کیا ہوم ورک کر لیے گئے ؟ جی ہاں ! ہم لوگوں نے ہوم ورک کر لیا۔

مشق نمبر-۲۳ (ب)

مندرجہ ذیل جملوں پر حرکات اور اعراب لگائیں۔ جہاں کئی طرح سے اعرابی حرکات کا امکان ہو وہاں تمام ممکنہ صورتوں کے مطابق لگائیں اور ہر جملہ کا ترجمہ لکھیں :

(۱) قتل اسد شاة (۲) قتلت (۳) شرب رشيد القهوة
(۴) شربت القهوة (۵) حسب زيد رشيدا غنيا
(۶) حسب رشيد غنيا (۷) طلبت ولدك (۸) طلب ولدك
(۹) بعثت غلامى الى السوق (۱۰) بعثت الى السوق

ذخیرۂ الفاظ

سَئَلَ : پوچھنا ۔ مانگنا ۔

وَجِلَ : خوف محسوس کرنا ۔

شَهَادَةٌ : گواہی ۔

وَاجِبَاتُ الْمَدْرَسَةِ : ہوم ورک

صِيَامٌ : روزہ رکھنا ۔

ذِلَّةٌ : ذلّت ۔ خواری ۔

مَسْكَنَةٌ : فقیری ۔ کمزوری ۔

إِذَا : جب

مَوْءُودَةٌ : زندہ دفن کی ہوئی لڑکی ۔

فعل مضارع

مضارع معروف کی گردان اور اوزان

۲۵ : سبق نمبر ۲۷ کے پیراگراف ۵ : ۲۷ میں ہم نے آپ کو بتایا تھا کہ عربی میں بھی بلحاظ زمانہ فعل کی تقسیم سہ گانہ ہے یعنی ماضی ۔ حال اور مستقبل ۔ اس کے بعد ہم نے فعلِ ماضی کے متعلق کچھ باتیں سمجھ لی ہیں ۔ اب ہم نے حال اور مستقبل کے متعلق کچھ باتیں سمجھنی ہیں ۔ اس ضمن میں سب سے پہلی بات یہ نوٹ کر لیں کہ عربی میں حال اور مستقبل دونوں کے لیے ایک ہی فعل استعمال ہوتا ہے جسے فعل مضارع کہتے ہیں ۔ مثلاً فَتَحَ ماضی ہے اس کے معنی ہیں " اس نے کھولا " ۔ اس کا مضارع یَفْتَحُ ہے ۔ اس کے معنی ہیں " وہ کھولتا ہے یا وہ کھولے گا ۔ اس طرح فعل مضارع میں حال اور مستقبل دونوں کا مفہوم شامل ہوتا ہے ۔

۲۵ : ۲ فعل ماضی سے فعل مضارع بنانے کے لیے کچھ علامتیں استعمال ہوتی ہیں جو چار ہیں یعنی ی ۔ ت ۔ ا ۔ ن ۔ ان کو ملا کر " یتان " کہتے ہیں ۔ کس صیغے پر کون سی علامت لگائی جاتی ہے ؟ اس کا علم آپ کو ذیل میں دی گئی فعل مضارع کی گردان سے ہوگا ۔ اس لیے پہلے آپ گردان کا مطالعہ کر لیں پھر اس کے حوالہ سے کچھ باتیں آپ کو سمجھنی ہوں گی ۔

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	یَفْعَلُ وہ (ایک مرد) کرتا ہے یا کریگا	یَفْعَلَانِ وہ (دو مرد) کرتے ہیں یا کرینگے	یَفْعَلُوْنَ وہ (سب مرد) کرتے ہیں یا کرینگے
	مؤنث	تَفْعَلُ وہ (ایک عورت) کرتی ہے یا کریگی	تَفْعَلَانِ وہ (دو عورتیں) کرتی ہیں یا کرینگی	یَفْعَلْنَ وہ (سب عورتیں) کرتی ہیں یا کرینگی

		واحد	تثنیہ	جمع
مخاطب	مذکر	تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُوْنَ
		تو (ایک مرد) کرتا ہے یا کرے گا	تم (دو مرد) کرتے ہو یا کروگے	تم (سب) مرد کرتے ہو یا کروگے
	مؤنث	تَفْعَلِيْنَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلْنَ
		تو (ایک عورت) کرتی ہے یا کرےگی	تم (دو عورتیں) کرتی ہو یا کروگی	تم (سب) عورتیں کرتی ہو یا کر
متکلم	مذکر و مؤنث	اَفْعَلُ	نَفْعَلُ	نَفْعَلُ
		میں کرتا ہوں یا کرونگا	ہم کرتے ہیں یا کریں گے	ہم کرتے ہیں یا کریں گ

۲:۲۵ اب ذیل میں دیئے ہوئے نقشے پر غور کر کے مختلف صیغوں میں ہونے والی تبدی کو ذہن نشین کریں۔ حسب معمول اس میں ف ع ل کلمات کو تین چھوٹی لکیروں سے ظا کیا گیا ہے

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	يَ ـْـ ـَـ ـُـ	يَ ـْـ ـَـ ـَـ انِ	يَ ـْـ ـَـ ـُـ وْنَ
	مؤنث	تَ ـْـ ـَـ ـُـ	تَ ـْـ ـَـ ـَـ انِ	يَ ـْـ ـَـ ـْـ نَ
مخاطب	مذکر	تَ ـْـ ـَـ ـُـ	تَ ـْـ ـَـ ـَـ انِ	تَ ـْـ ـَـ ـُـ وْنَ
	مؤنث	تَ ـْـ ـَـ ـِـ يْنَ	تَ ـْـ ـَـ ـَـ انِ	تَ ـْـ ـَـ ـْـ نَ
متکلم		اَ ـْـ ـَـ ـُـ	نَ ـْـ ـَـ ـُـ	نَ ـْـ ـَـ ـُـ

۲۵:۴ مذکورہ نقشہ پر غور کرنے سے ایک بات یہ سمجھ میں آجانی چاہیئے کہ ماضی سے مضارع بنانے کے لیے ماضی پر علامت مضارع لگا کر فا کلمہ کو جزم دیتے ہیں اور لام کلمہ پر ضمہ (ـُ) لگاتے ہیں۔ صیغوں کی تبدیلی کی وجہ سے لام کلمہ کی حرکات میں تبدیلی آتی ہے لیکن فا کلمہ کی جزم اور علامت مضارع کی فتحہ (ـَ) برقرار رہتی ہیں۔ جبکہ عین کلمہ پر تینوں حرکتیں یعنی ضمہ (ـُ)، فتحہ (ـَ) اور کسرہ (ـِ) آتی ہیں۔ یعنی جس طرح ماضی کے تین اوزان فَعَلَ۔ فَعِلَ اور فَعُلَ ہیں اسی طرح مضارع کے بھی تین اوزان ہیں: یَفْعَلُ۔ یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ ہیں۔ اس کے متعلق تفصیلی بات ان شاء اللہ اگلے سبق میں ہوگی۔ فی الحال اس سبق کی مشق کرتے وقت مشق میں دیئے گئے فعل مضارع کی عین کلمہ کی حرکت کا خاص خیال رکھیں اور اس کے مطابق گردان کریں۔

۲۵:۵ مذکورہ بالا نقشہ کی مدد سے دوسری بات یہ نوٹ کریں کہ علامت مضارع "ی" مذکر غائب کے تینوں صیغوں کے علاوہ صرف جمع مؤنث غائب کے صیغہ میں لگائی جاتی ہے۔ علامت "ا" صرف واحد متکلم اور علامت "ن" صرف جمع متکلم میں لگتی ہے۔ باقی تمام صیغوں میں علامت "ت" لگتی ہے۔

۲۵:۶ امید ہے کہ آپ نے یہ بھی نوٹ کر لیا ہوگا کہ گردان میں "تَفْعَلُ" دو صیغوں میں مشترک ہے اس کی وجہ سے پریشان نہ ہوں۔ یہ جب جملوں میں استعمال ہوتے ہیں تو عبارت کی مدد سے ان کے صحیح صیغہ کے تعین میں مشکل نہیں ہوتی۔

۲۵:۷ فعل مضارع کے متعلق مزید باتیں سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ آپ مضارع کی گردان یاد کر لیں اور اس کی مشق کر لیں۔ ذیل میں چند افعال مضارع ایسے دیے جارہے ہیں جن کے ماضی کے معنیٰ آپ پڑھ چکے ہیں۔ ان سب کی مضارع کی گردان کرتے وقت عین کلمہ کی حرکت کا خاص خیال رکھیں۔

مشق نمبر-۳۴

(۱) یَبْعَثُ (۲) یَفْرَحُ (۳) یَحْسِبُ (۴) یَغْلِبُ (۵) یَدْخُلُ (۶) یَقْرُبُ

مضارع مجہول بنانے اور مضارع میں نفی یا مستقبل کے معنی پیدا کرنے کا طریقہ

۳۶ : مضارع کی گردان یاد کر لینے اور اس کے صیغوں کو پہچان لینے کے بعد مناسب ہے کہ آپ ان کو جملوں میں استعمال کرنے کی مشق کر لیں۔ لیکن مشق شروع کرنے سے پہلے مضارع کے متعلق چند باتیں اور ذہن نشین کر لیں۔

۲۶:۲ اگر فعل مضارع میں مستقبل کے معنی مخصوص کرنے ہوں تو مضارع سے پہلے سَ لگا دیتے ہیں۔ مثلاً یَفْتَحُ کے معنی ہیں "وہ کھولتا ہے یا کھولے گا"۔ لیکن سَیَفْتَحُ کے صرف ایک معنی ہیں "وہ کھولے گا"۔

۲۶:۳ مضارع کو مستقبل سے مخصوص کرنے کا دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ اس سے قبل سَوْفَ کا اضافہ کر دیتے ہیں جس کے معنی ہیں (عنقریب) مثلاً سَوْفَ تَعْلَمُوْن (عنقریب تم جان لوگے)۔

۲۶:۴ ماضی میں اگر نفی کے معنی پیدا کرنے ہوں تو اس سے پہلے مَا لگاتے ہیں. جیسے مَا ذَهَبْتُ (میں نہیں گیا)۔ مضارع میں نفی کے معنی پیدا کرنے کے لیے عام طور پر لَا لگایا جاتا ہے۔ مثلاً لَا تَذْهَبُ (تو نہیں جاتا ہے یا نہیں جائے گا) لیکن کبھی مَا بھی لگا دیا جاتا ہے جیسے مَا یَعْلَمُ (وہ نہیں جانتا ہے یا نہیں جانے گا)۔

۲۶:۵ مضارع کا مجہول بنانے میں بھی وہی آسانی ہے جو ماضی مجہول میں ہے یعنی مضارع معروف تو یَفْعَلُ ۔ یَفْعِلُ ۔ یَفْعُلُ ۔ تینوں میں سے کسی وزن پر بھی

آئے ان سب کے مجہول کا ایک ہی وزن ہوگا جو کہ يُفْعَلُ ہے۔ مثلاً يَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولے گا) سے يُفْتَحُ (وہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائے گا)۔ يَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا) سے يُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائیگا)۔ يَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا مدد کرے گا) سے يُنْصَرُ (وہ مدد کیا جاتا ہے یا مدد کیا جائے گا)۔

مشق نمبر۔ ۳۵

اردو میں ترجمہ کریں۔

(۱) هَلْ تَفْهَمُ الْقُرْآنَ ؟ لَا اَفْهَمُ الْقُرْآنَ ۔
(۲) هَلْ يَفْهَمُوْنَ اللِّسَانَ الْعَرَبِيَّ ؟ نَعَمْ ! يَفْهَمُوْنَهُ ۔
(۳) هَلْ كَتَبْتُمْ وَاجِبَاتِ الْمَدْرَسَةِ ؟ لَا ! بَلْ سَوْفَ نَكْتُبُهَا ۔
(۴) هَلْ تَشْرَبْنَ الْقَهْوَةَ ؟ نَحْنُ لَا نَشْرَبُ الْقَهْوَةَ ۔
(۵) هَلْ بُعِثْتُمَا اِلَى الدِّيْوَانِ الْيَوْمَ ؟ لَا ! بَلْ نُبْعَثُ غَدًا ۔
(۶) اَلنَّجْمُ وَ الشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ۔
(۷) فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۔
(۸) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا ۔
(۹) قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۔

عربی میں ترجمہ کریں

(۱) آج باغ کا دروازہ کھولا جائے گا۔
(۲) آج باغ کا دروازہ نہیں کھولا جائے گا۔
(۳) دربان کہاں گیا ؟ میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا۔

(۴) تم لوگ کس کی عبادت کرتے ہو ؟ ہم لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

(۵) کیا تو جانتا ہے کس نے تجھ کو خلق کیا ؟ میں جانتا ہوں اللہ نے مجھ کو خلق کیا

(۶) تم لوگ جانتے ہو جو میں کرتا ہوں اور میں جانتا ہوں جو تم لوگ کرتے ہو۔

ابواب ثلاثی مجرد

۳۷ : گذشتہ اسباق میں آپ نے یہ بات سمجھ لی ہے کہ عین کلمہ پر حرکات کی تبدیلی کی وجہ سے ماضی کے تین وزن بنتے ہیں یعنی فَعَلَ فَعِلَ اور فَعُلَ ۔ اور اسی طرح مضارع کے بھی تین وزن بنتے ہیں یعنی یَفْعَلُ ۔ یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ ۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی فعل کا ماضی ہمیں معلوم ہو تو اس کا مضارع ہم کس وزن پر بنائیں ؟ اس سبق میں ہم نے یہی بات سمجھنی اور سیکھنی ہے ۔

۳۷:۲ اگر ایسا ہوتا کہ ماضی میں عین کلمہ پر جو حرکت ہے مضارع میں بھی وہی رہتی یعنی فَعَلَ سے یَفْعَلُ ۔ فَعِلَ سے یَفْعِلُ اور فَعُلَ سے یَفْعُلُ بنتا تو ہمارا اور آپ کا کام بہت آسان ہو جاتا ۔ لیکن صورت حال ایسی نہیں ہے ۔ بلکہ حقیقی صورتحال اس طرح ہے کہ مثلاً جتنے افعال ماضی میں فَعَلَ کے وزن پر آتے ہیں ان میں سے کچھ کا مضارع تو یَفْعَلُ کے وزن پر ہی آتا ہے لیکن کچھ کا یَفْعِلُ اور کچھ کا یَفْعُلُ کے وزن پر آتا ہے ۔ اس صورتحال کو دیکھ کر طلباء کی اکثریت پریشان ہو جاتی ہے ۔ لیکن یہ اتنی پریشانی کی بات ہے نہیں جتنا آپ پریشان ہو رہے ہیں ۔

دراصل اس سبق کا مقصد ہی یہ ہے کہ آپ کو بتایا جائے کہ آپ مضارع کا وزن کیسے معلوم کریں گے اور اسے کیسے یاد رکھیں گے ۔ لیکن یہ طریقے سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ آپ اطمینان سے اور پوری توجہ کے ساتھ حقیقی صورتحال کا مکمل خاکہ ذہن نشین کر لیں ۔ پھر ان شاء اللہ آپ کو مشکل پیش نہیں آئے گی ۔

۳۷:۳ اوپر دی ہوئی مثال میں آپ نے دیکھا کہ فَعَلَ کے وزن پر آنے والے

ماضی کے تمام افعال تین گروپ میں تقسیم ہو جاتے ہیں اور یہ تقسیم ان کے مضارع
وزن کی بنیاد پر ہوتی ہے ۔ یعنی (۱) فَعَلَ ۔ يَفْعَلُ (۲) فَعَلَ ۔ يَفْعِلُ
(۳) اور فَعَلَ ۔ يَفْعُلُ ۔ اسی طرح اگر ہم فَعِلَ اور فَعُلَ کے وزن پر آ
والے ماضی کے تمام افعال تین ۔ تین کے گروپ میں تقسیم کر لیں تو کل نو گروپ د
میں آتے ہیں ۔ یعنی (۴) فَعِلَ ۔ يَفْعَلُ (۵) فَعِلَ ۔ يَفْعِلُ (۶) فَ
يَفْعُلُ اور (۷) فَعُلَ ۔ يَفْعَلُ (۸) فَعُلَ ۔ يَفْعِلُ (۹) فَعُلَ ۔ يَفْ
لیکن عربی میں نو کے بجائے زیادہ تر چھ ہی گروپ استعمال ہوتے ہیں ۔ اب ہم
سمجھنا ہے کہ وہ کون سے تین گروپ ہیں جو استعمال نہیں ہوتے ۔

۲۷:۴ اس بات کو ہم ایک مفروضہ کی مدد سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ ا
لیے نیچے دیا ہوا نقشہ دیکھیں :

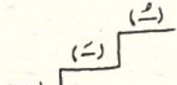

فرض کریں تین زینے ہیں ۔ سب سے اوپر ضمہ یعنی پیش (ـُـ) صاحب بر
ہیں ۔ درمیانی زینہ پر فتحہ یعنی زبر (ـَـ) بیٹھا ہوا ہے ۔ اور سب سے نیچے زینہ پر
(ـِـ) یعنی زیر صاحب تشریف فرما ہیں ۔ اب جب ہم پیش صاحب سے کہتے ہی
ایک زینہ اتر کر زبر اور پھر ایک زینہ اتر کر زیر والی جگہ آ جائیں تو وہ اپنے مقام بلند
نیچے آنے کے لیے تیار نہیں ہوتے اور صاف انکار کر دیتے ہیں ۔ اس کا
یہ ہے کہ فَعُلَ کے وزن پر آنے والے تمام افعال کا صرف ایک گروپ یعنی
يَفْعُلُ ہی استعمال ہو سکتا ہے اور باقی دو گروپ استعمال نہیں ہوتے ۔

۲۷:۵ اسی طرح جب ہم زیر (ـِـ) صاحبہ سے درخواست کرتے ہیں کہ
زینہ اوپر چڑھ کے زبر والی جگہ آ جائیں تو وہ کہنا مان لیتی ہیں ۔ لیکن جب ان سے

جاتا ہے کہ ایک زینہ اور اُوپر چڑھ کے پیش میں تبدیل ہو جائیں تو وہ کہتی ہیں کہ میرا سانس پھول گیا ہے۔ اب میں اور نہیں چڑھ سکتی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ فَعِلَ کے وزن پر آنے والے تمام افعال کے دو گروپ یعنی فَعِلَ۔ یَفْعَلُ اور فَعِلَ یَفْعِلُ استعمال ہو سکتے ہیں۔ لیکن تیسرا گروپ فَعِلَ۔ یَفْعُلُ استعمال نہیں ہوتا۔ اب باقی رہ گئے زبر صاحب (َ) تو انہیں ایک زینہ چڑھ کر پیش (ُ) یا ایک زینہ اتر کر زیر (ِ) میں تبدیل ہونے میں کوئی مشکل نہیں ہوتی اس لیے فَعَلَ کے وزن پر آنے والے افعال کے تینوں گروپ استعمال ہوتے ہیں۔ اس طرح کل چھ گروپ مستعمل ہیں۔

اس چیز کو آپ یوں بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت کے لحاظ سے ممکن نو صورتیں یہ ہو سکتی ہیں :-

	ماضی کا عین کلمہ	مضارع کا عین کلمہ	
۱	ـَـ	ـَـ	
۲	ـَـ	ـِـ	
۳	ـَـ	ـُـ	
۴	ـِـ	ـَـ	
۵	ـِـ	ـِـ	
۶	ـِـ	ـُـ	×
۷	ـُـ	ـَـ	×
۸	ـُـ	ـِـ	×
۹	ـُـ	ـُـ	

جن تین کے آگے کاٹا لگا ہے وہ استعمال نہیں ہوتیں یا شاذ و نادر استعمال ہوتی ہیں۔

باقی چھ عام مستعمل صورتیں ہیں۔

۳۷:۶ اب مسئلہ آتا ہے چھ میں سے ہر گروپ کی پہچان مقرر کرنے کا۔ اس کی ضرورت

یہ ہے کہ مثلاً ہمیں بتایا جاتا ہے کہ مادہ ف ۔ ت ۔ ح گروپ نمبر۔ ۱ سے متعلق ہے تو ہم سمجھ جائیں گے کہ اس کا ماضی فَتَحَ اور مضارع یَفْتَحُ آئے گا۔ اسی طرح اگر بتایا جائے کہ ض ۔ ر ۔ ب کا تعلق گروپ نمبر۔ ۲ سے ہے تو ہم اسے ضَرَبَ ۔ یَضْرِبُ بنالیں گے۔ علیٰ ھٰذا القیاس۔

۲۷:۷ عربی قواعد مرتب کرنے والوں نے طریقہ یہ اختیار کیا کہ ہر گروپ کا نام باب رکھا اور ہر باب میں استعمال ہونے والے افعال میں سے کسی ایک فعل کو منتخب کر کے اسے اس باب (گروپ) کا نمائندہ مقرر کر دیا اور اسی پر اس باب کا نام رکھ دیا۔ مثلاً گروپ نمبر۔ ۱ کا نام باب فَتَحَ اور گروپ نمبر۔ ۲ کا باب ضَرَبَ رکھ دیا۔ اب ہم ذیل میں ہر "مستقل گروپ" کے مقرر کردہ نام دے رہے ہیں: ہر ایک باب کے ساتھ اس کے لیے علامتِ اختصار بھی دی جا رہی ہے جو متعلقہ باب کے نام کا پہلا حرف ہی ہوتا ہے۔

گروپ نمبر	وزن	عین کلمہ کی حرکت		باب کا نام	علامت
		ماضی	مضارع		
۱	فَعَلَ ۔ یَفْعَلُ	ـَ	ـَ	فَتَحَ ۔ یَفْتَحُ	(ف)
۲	فَعَلَ ۔ یَفْعِلُ	ـَ	ـِ	ضَرَبَ ۔ یَضْرِبُ	(ض)
۳	فَعَلَ ۔ یَفْعُلُ	ـَ	ـُ	نَصَرَ ۔ یَنْصُرُ	(ن)
۴	فَعِلَ ۔ یَفْعَلُ	ـِ	ـَ	سَمِعَ ۔ یَسْمَعُ	(س)
۵	فَعِلَ ۔ یَفْعِلُ	ـِ	ـِ	حَسِبَ ۔ یَحْسِبُ	(ح)
۶	فَعُلَ ۔ یَفْعُلُ	ـُ	ـُ	کَرُمَ ۔ یَکْرُمُ	(ک)

ملاحظات : مندرجہ بالا چھ ابواب کو " ابواب ثلاثی مجرد " کہتے ہیں :

(۱) "ابواب" تو "باب" کی جمع ہے اور صرف ونحو کی اصطلاح میں "باب" سے مراد یہ ہے کہ کسی فعل کے صیغۂ ماضی و مضارع میں عین کلمہ کی حرکت کیا ہوگی۔ جیسے آپ اوپر کے نقشہ سے سمجھ سکتے ہیں۔

(۲) ان کو "ثلاثی" کے ابواب اس لیے کہتے ہیں کہ ان سب"، اصل مادہ تین حرفی ہوتا ہے۔ "ثلاثی" کا مطلب ہے "تین والا" اور مراد ہے "تین حرفی مادہ والا"۔ آگے چل کر آپ پڑھیں گے کہ بعض دفعہ اصل مادہ چار حرفی بھی ہوتا ہے۔ ایسے مادہ کو "رباعی" (چار حرف والا) کہتے۔ اس (رباعی) مادے کے ماضی مضارع کی بات بھی آگے آئے گی۔ یہاں اس کی بات آپ کو صرف "ثلاثی" کا مفہوم سمجھانے کے لیے کی گئی ہے۔ زیادہ تر افعال ثلاثی ہی ہوتے ہیں۔

(۳) مجرد کے معنی ہیں "درخت کی ایسی شاخ جس کی چھال اتار دی گئی ہو۔ یا ایسا آدمی جس کے کپڑے اتار لیے گئے ہوں اس عبارت کو بھی مجرد کہتے ہیں جس کو علامات ضبط (حرکات) سے خالی چھوڑا گیا ہو۔ اس طرح مجرد کا مطلب ہے " اپنی اصلی شکل میں"۔ آگے چل کر آپ دیکھیں گے کہ ثلاثی کے " ف ع ل " کے ساتھ بعض اور حروف کا اضافہ کر کے بھی ماضی اور مضارع کے صیغے بنا لیے جاتے ہیں۔ اس قسم کے (زائد اور اضافی حروف والے) فعل کو مزید فیہ (جس میں کچھ بڑھا دیا گیا) کہتے ہیں۔ مزید فیہ فعل کے بھی کچھ ابواب ہیں جو آپ آگے چل کر پڑھیں گے یہاں اس کا ذکر آپ کو فعل "مجرد" کا مفہوم سمجھانے کے لیے کیا گیا ہے۔ اس طرح "ابواب ثلاثی مجرد" کا مطلب ہے "فعل کے وہ ابواب جن کا اصل مادہ تین حرفی ہوتا ہے اور اس کے صیغۂ ماضی میں ف ع ل کے علاوہ اور کوئی زائد حرف نہیں ہوتا۔

(۴) ثلاثی مجرد کے ابواب کا نام عموماً ماضی اور مضارع کا پہلا پہلا صیغہ بول کر لیا جاتا ہے جیسے اوپر نقشے میں لکھا گیا ہے۔ تاہم اختصار کے لیے کبھی صرف ماضی کا صیغہ بول دینے پر اکتفا کیا جاتا ہے مثلاً باب نصر، باب سمع بھی کہہ دیتے ہیں۔

گویا یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ سننے والا ماضی کے صیغے سے اس کا مضارع سمجھ جاتا ہے۔ اس لیے آپ ان ابواب کو مندرجہ بالا نقشے کی مدد سے خوب اچھی طرح یاد کر لیں۔ اس کی آگے ضرورت پڑے گی۔

۲۷:۸ امید ہے عربی میں استعمال ہونے والے افعال کے چھ گروپ یا چھ ابواب کا خاکہ آپ کے ذہن میں واضح ہو گیا ہوگا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں یہ کس طرح معلوم ہو کہ کوئی فعل کس باب سے آتا ہے یعنی ماضی اور مضارع میں اس کے عین کلمہ کی حرکت کیا ہوگی؟ تو اب نوٹ کر لیجیے کہ اس علم کا ذریعہ اہل زبان ہیں۔ یعنی وہ کسی فعل کا ماضی۔ مضارع جس طرح استعمال کرتے ہیں ہمیں اسی طرح سیکھنا اور یاد کرنا ہوتا ہے۔ اس کی مثال انگریزی کے فعل کی تین شکلیں ہیں جو اہل زبان کے اس استعمال کے مطابق یاد کرنی پڑتی ہیں۔ اور اہل زبان کے اس استعمال کا پتہ ڈکشنری سے چلتا ہے۔ ڈکشنری سے دیکھ کر جہاں ہم کسی فعل کے معنی یاد کرتے ہیں وہیں اس کا باب بھی یاد کر لیتے ہیں۔ یا اگر کسی فعل کے معنی اور باب ہم نے کسی کتاب سے یا کسی سے سن کر یاد کیے تھے، بعد میں بھول گئے یا شبہ میں پڑ گئے، تو اس وقت بھی ڈکشنری سے مدد لیتے ہیں۔

۲۷:۹ عربی ڈکشنری کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ اس میں الفاظ حروف تہجی کی ترتیب سے نہیں لکھے ہوتے بلکہ ان کے مادے ابجدی ترتیب سے دیئے ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک مادے کے ساتھ سب سے پہلے اس کے ماضی اور مضارع کے معنی لکھے ہوتے ہیں۔ مثلاً تَفَرَّحَ کا لفظ آپ کو "ت" کی پٹی میں نہیں ملے گا۔ اس کا مادہ ف ر ح ہے۔ اس لیے یہ آپ کو ف کی پٹی میں مادہ "ف ر ح" کے تحت ملے گا۔ س کے ساتھ ہی اکثر ڈکشنریوں میں یہ نشاندہی بھی موجود ہوگی کہ یہ مادہ کس باب یا کن ابواب سے آتا ہے

۲۷:۱۰ ڈکشنری میں ماضی اور مضارع کے ساتھ باب کا نام ظاہر کرنے کے دو طریقے ہیں۔ (۱) پرانی ڈکشنریوں میں عموماً مادہ کے ساتھ قوسین (بریکٹ) میں متعلقہ باب کی علامت لکھ دی جاتی ہے۔ مثلاً فَرِحَ (س)۔ سَمِعَ یَسْمَعُ یعنی فَرِحَ

يَفْرَحُ آئے گا۔ اب آپ گردان کے صیغے کو سمجھ کر تَفْرَحْنَ کا ترجمہ کرلیں "تم سب عورتیں خوش ہوں گی"۔ (۲) جدید ڈکشنریوں میں ماضی کا صیغہ تو عین کلمہ کی حرکت سے لکھتے ہیں پھر ایک لکیر دے کر اس پر مضارع کی عین کلمہ کی حرکت لکھ دیتے ہیں۔ مثلاً فَرِحَ ـَ کا مطلب بھی وہی ہے۔ فَرِحَ يَفْرَحُ۔ ہم اس کتاب میں آپ کو کسی فعل کا باب بتانے کے لیے پہلا طریقہ استعمال کریں گے مثلاً فرح کے سامنے (س) بنا ہوگا اور معنی لکھے ہوں گے "خوش ہونا"۔ (س) دیکھ کر آپ کو معلوم ہوگیا کہ اس کا ماضی فَرِحَ اور مضارع يَفْرَحُ ہے۔ اسی طرح باب فَتَحَ کے لیے (ف) ضَرَبَ کے لیے (ض) وغیرہ لکھا ہوا ملے گا۔ جس سے باب کا علم ہوجاتا ہے۔

اس سبق کے ذخیرہ الفاظ میں ہم گذشتہ اسباق کے افعال دوبارہ لکھ کر ان کے ابواب کی نشاندہی کررہے ہیں تاکہ ان کے معنی آپ اس طریقہ سے یاد کریں جو آپ کو بتایا جارہا ہے۔

۲۷ : ۱۱ اب ہم اس سوال پر آگئے ہیں کہ ابواب کو یاد کرنے کا طریقہ کیا ہے! تو اس کے لیے اب آپ افعال کے معنی پرانے طریقے سے یاد نہ کریں۔ یعنی یوں نہ کہیں کہ "فَرِحَ" کے معنی خوش ہونا۔ کَتَبَ کے معنی لکھنا" بلکہ اس کا ماضی مضارع دونوں بول کر مصدری معنی بولیں۔ مثلاً یوں کہیں کہ "فَرِحَ ۔ يَفْرَحُ کے معنی خوش ہونا۔ کَتَبَ ۔ يَكْتُبُ کے معنی لکھنا" وغیرہ۔ ذخیرہ الفاظ میں لکھا ہوگا "دَخَلَ (ن) داخل ہونا"۔ آپ اس کو اس طرح یاد کریں "دَخَلَ ۔ يَدْخُلُ کے معنی داخل ہونا"۔ کہیں بھول چوک لگ جائے تو ڈکشنری دیکھیں۔ اب آپ ڈکشنری دیکھنے کے قدرے قابل ہوگئے ہیں۔ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ ابھی سے اس کے استعمال کی عادت بنالیں۔

۲۷ : ۱۲ یہ سبق کافی طویل ہوگیا ہے لیکن آپ کی دلچسپی اور سہولت کی خاطر چند ابواب کی خصوصیات کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نوٹ کرلیں کہ باب سَمِعَ سے آنے والے ابواب میں زیادہ تر (ہمیشہ نہیں) کسی ایسی صفت یا بات کا ذکر ہوتا

ہے جو وقتی اور عارضی ہوتی ہیں۔ مثلاً فَرِحَ (خوش ہونا)۔ حَزِنَ (غمگین ہونا) وغیرہ۔ نیز یہ کہ اس باب میں آنے والے افعال زیادہ تر (تمام نہیں) لازم ہوتے ہیں جبکہ باب کَرُمَ سے آنے والے افعال میں کسی ایسی صفت یا بات کا ذکر ہوتا ہے جو عارضی نہیں بلکہ دائمی ہوتی ہیں مثلاً حَسُنَ (خوبصورت ہونا)۔ شَجُعَ (بہادر ہونا)۔ نیز یہ کہ اس باب سے آنے والے تمام افعال لازم ہوتے ہیں۔ باب فَتَحَ کی خصوصیت کا تعلق مادہ کے حروف سے ہے اور وہ یہ ہے کہ اس میں عین کلمہ یا لام کلمہ کی جگہ حروف حلقی[1] میں سے کوئی ایک حرف ضرور ہوتا ہے۔ صرف چند مادے اس سے مستثنیٰ ہیں باب حَسِبَ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس سے گنتی کے صرف چند افعال آتے ہیں۔ اس لیے اس کا استعمال بہت کم ہے۔

ذخیرۂ الفاظ

دَخَلَ	(ن)	: داخل ہونا	فَرِحَ	(س)	: خوش ہونا
غَلَبَ	(ض)	: غالب ہونا	ضَحِكَ	(س)	: ہنسنا
قَرُبَ	(ک)	: قریب ہونا	بَعُدَ	(ک)	: دور ہونا
قَرَءَ	(ف)	: پڑھنا	فَتَحَ	(ف)	: کھولنا
كَتَبَ	(ن)	: لکھنا	أَكَلَ	(ن)	: کھانا
جَلَسَ	(ض)	: بیٹھنا	نَجَحَ	(ف)	: کامیاب ہونا
قَدِمَ	(س)	: آنا	مَرِضَ	(س)	: بیمار ہونا مریض ہونا
ذَهَبَ	(ف)	: جانا			
قَعَدَ	(ن)	: بیٹھنا	ضَرَبَ	(ض)	: مارنا
ذَكَرَ	(ن)	: یاد کرنا	رَفَعَ	(ف)	: بلند کرنا

---

[1] حروف حلقی یہ ہیں: ء ، ھ ۔ ع ح ۔ غ خ ۔

حَمِدَ	(س)	: تعریف کرنا	سَمِعَ	(س)	: سننا
خَلَقَ	(ن)	: پیدا کرنا	حَسِبَ	(ح)	: گمان کرنا
بَعَثَ	(ف)	: بھیجنا	شَرِبَ	(س)	: پینا
سَئَلَ	(ف)	: سوال کرنا	ذَبَحَ	(ف)	: ذبح کرنا
[redacted]		انگنا	وَجِلَ	(س)	: خوف محسوس کرنا

[redacted]

مشق نمبر ۳۶ (ب)

مندرجہ ذیل عبارات پر حرکات و اعراب لگائیں اور اردو میں ترجمہ کریں :

۱۔ یاعبد الرحمٰن ! متٰی تذهب الی المدرسه ؟
انااذهب بعد الفطور ۔

۲۔ هل تشربون القهوة عندی ؛ یاسیّدی! نحن شربناها
الآن ۔

۳۔ هل انت تقرء هذا الکتاب فی المدرسة ؟ نعم ! یقرء
هذاالکتاب فی المدرسة ۔

۴۔ طلعت الرّجال الجبل فی الصیف ثم نزلوا فی الشّتاء ۔

۵۔ اللّٰه یعلم ما فی صدودکم ۔

مشق نمبر ۳۶ (ج)

مندرجہ ذیل عبارات میں جو غلطیاں ہیں ان کی نشاندہی کریں۔ نیز انہیں درست کر
ہوئے دوبارہ لکھیں اور اردو میں ترجمہ کریں۔

۱۔ کَتَبَتْ الْمُعَلِّمَةُ۔ ۲۔ سَیَکْتُبُوْنَ الْمُعَلِّمُوْنَ.
۳۔ دَخَلاَ وَلَدَانَ فِی الْمَدْرَسَةَ ۔ ۴۔ فَرِحَ اَمِیْرُ
الْمَدْرَسَةِ الْبَنَاتِ ثُمَّ شَکَرَ مُعَلِّمَاتَ وَ مُنِحْنَ
جَائِزَةً ۵۔ طَلَبُوْا مِنِّیْ اِعَانَةٌ لِلْمَدْرَسَةِ الطَّیِّبَةِ

ماضی کی اقسام (حصہ دوم)

۳۹ : دراصل ماضی کی چھ اقسام اردو اور فارسی گرامر کی چیز ہے۔ عربی میں اس طرح ماضی کی اقسام نہیں ہیں۔ مگر اردو کی ماضی کی اقسام کے مفہوم کو عربی میں ظاہر کرنے کے لیے یہ قسمیں اور ان کے قواعد لکھے جارہے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں :

۳۹:۲ (۱) **ماضی بعید** : فعل ماضی پر کَانَ لگا دینے سے اس میں ماضی بعید کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جیسے ذَھَبَ کے معنی ہیں "وہ گیا"۔ جبکہ کَانَ ذَھَبَ کے معنی ہوں گے "وہ گیا تھا"۔ خیال رہے کہ کَانَ کی گردان متعلقہ فعل ماضی کے ساتھ چلتی ہے۔ یہ بات ذیل کے نقشہ سے واضح ہو جائے گی۔

کَانَ ذَھَبَ	کَانَا ذَھَبَا	کَانُوْا ذَھَبُوْا
وہ (ایک مرد) گیا تھا	وہ (دو مرد) گئے تھے	وہ (سب مرد) گئے تھے
کَانَتْ ذَھَبَتْ	کَانَتَا ذَھَبَتَا	کُنَّ ذَھَبْنَ
وہ (ایک عورت) گئی تھی	وہ (دو عورتیں) گئی تھیں	وہ (سب عورتیں) گئی تھیں
کُنْتَ ذَھَبْتَ	کُنْتُمَا ذَھَبْتُمَا	کُنْتُمْ ذَھَبْتُمْ
تو (ایک مرد) گیا تھا	تم (دو مرد) گئے تھے	تم (سب مرد) گئے تھے
کُنْتِ ذَھَبْتِ	کُنْتُمَا ذَھَبْتُمَا	کُنْتُنَّ ذَھَبْتُنَّ
تو (ایک عورت) گئی تھی	تم (دو عورتیں) گئی تھیں	تم (سب عورتیں) گئی تھیں
کُنْتُ ذَھَبْتُ	کُنَّا ذَھَبْنَا	
میں گیا تھا	ہم گئے تھے	

۳۹:۳ (۲) **ماضی استمراری** اس کو کہتے ہیں جس میں ماضی میں کام کے مسلسل ہوتے رہنے کا مفہوم ہو۔ مثلاً اردو میں ہم کہتے ہیں "وہ لکھتا تھا" مراد یہ ہے کہ "وہ لکھا کرتا تھا" یا "لکھ رہا تھا"۔ عربی میں فعل مضارع پر كَانَ لگانے سے ماضی استمراری کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً كَانَ يَكْتُبُ (وہ لکھتا تھا یا لکھ رہا تھا یا وہ لکھا کرتا تھا)۔ یہاں بھی كَانَ اور متعلقہ فعل مضارع کی گردان ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ ذیل کے نقشہ سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے:

كَانَ يَكْتُبُ	كَانَا يَكْتُبَانِ	كَانُوْا يَكْتُبُوْنَ
وہ (ایک مرد) لکھتا تھا	وہ (دو مرد) لکھتے تھے	وہ (سب مرد) لکھتے تھے
كَانَتْ تَكْتُبُ	كَانَتَا تَكْتُبَانِ	كُنَّ يَكْتُبْنَ
وہ (ایک عورت) لکھتی تھی	وہ (دو عورتیں) لکھتی تھیں	وہ (سب عورتیں) لکھتی تھیں
كُنْتَ تَكْتُبُ	كُنْتُمَا تَكْتُبَانِ	كُنْتُمْ تَكْتُبُوْنَ
تو (ایک مرد) لکھتا تھا	تم (دو مرد) لکھتے تھے	تم (سب مرد) لکھتے تھے
كُنْتِ تَكْتُبِيْنَ	كُنْتُمَا تَكْتُبَانِ	كُنْتُنَّ تَكْتُبْنَ
تو (ایک عورت) لکھتی تھی	تم (دو عورتیں) لکھتی تھیں	تم (سب عورتیں) لکھتی تھیں
كُنْتُ اَكْتُبُ	كُنَّا نَكْتُبُ	
میں لکھتا تھا	ہم لکھتے تھے	

اس فرق کو ذہن نشین کر لیجیے کہ فعل ماضی بعید کے لیے تو اصل فعل کا صیغہ ماضی بھی كَانَ کے ساتھ ساتھ چلتا ہے جبکہ فعل ماضی استمراری کے لیے كَانَ کا صیغۂ ماضی مگر اصل فعل کا صیغہ مضارع ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔

۳۹:۴ (۳) **ماضی قریب** اس میں حال ہی میں کام مکمل ہو جانے کا مفہوم ہوتا ہے مثلاً "وہ گیا ہے"۔ "اس نے لکھا ہے"۔ یا "وہ جا چکا ہے"۔ "وہ لکھ چکا ہے"۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جانے یا لکھنے کا کام تھوڑی دیر پہلے یعنی ماضی قریب میں ہوا ہے۔ عربی میں فعل ماضی پر صرف لفظ "قَدْ" لگانے

نہ صرف ماضی قریب کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں بلکہ اس میں ایک زور (تاکید کا مفہوم) بھی پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً قَدْ ذَهَبَ (وہ گیا ہے یا وہ جا چکا ہے)۔

۲۹:۵ (۴) **ماضی شکیّہ** اس کو کہتے ہیں جب زمانہ ماضی میں کسی کام کے ہونے کے متعلق شک پایا جاتا ہو۔ جیسے "اس نے لکھا ہوگا" یا "وہ لکھ چکا ہوگا"۔ عربی میں ماضی شکیّہ کے معنی پیدا کرنے کے لیے اصل فعل کے ماضی سے پہلے یَكُوْنُ لگاتے ہیں۔ مثلاً یَكُوْنُ كَتَبَ (اس نے لکھا ہوگا یا وہ لکھ چکا ہوگا)۔ اس میں كَانَ کے مضارع یَكُوْنُ اور اصل فعل کے صیغۂ ماضی کی گردان ساتھ ساتھ چلے گی۔ مثلاً یَكُوْنُ كَتَبَ ۔ یَكُوْنُوْنَ كَتَبُوْا ۔ تَكُوْنُ كَتَبَتْ وغیرہ۔

۲۹:۶ یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ اصل فعل کا فاعل اگر اسم ظاہر ہے تو: (i) یَكُوْنُ یا تَكُوْنُ (مذکر یا مؤنث) تو صیغۂ واحد ہی لگے گا۔ (ii) اس کے بعد اصل فعل کا فاعل یعنی اسم ظاہر آئے گا جو اب كَانَ کا اسم کہلائے گا۔ (iii) اس کے بعد اصل فعل اسم ظاہر کے صیغہ کے مطابق (واحد جمع مذکر مؤنث وغیرہ) آئے گا۔ مثلاً یَكُوْنُ الْمُعَلِّمُ كَتَبَ ۔ یَكُوْنُ الْمُعَلِّمُوْنَ كَتَبُوْا ۔ تَكُوْنُ الْمُعَلِّمَاتُ كَتَبْنَ ۔

۲۹:۷ لفظ لَعَلَّ (شاید) کے استعمال سے بھی ماضی شکیّہ کے معنی پیدا ہو سکتے ہیں۔ لیکن لَعَلَّ کے استعمال کے متعلق دو اہم باتیں ذہن نشین کر لیں۔ اوّلاً یہ کہ لَعَلَّ کبھی کسی فعل سے پہلے نہیں آتا بلکہ یہ ہمیشہ کسی اسم ظاہر پر یا کسی ضمیر پر داخل ہوگا۔ ثانیاً یہ کہ لَعَلَّ بھی اِنَّ کی طرح اپنے اسم کو نصب دیتا ہے۔ مثلاً لَعَلَّ الْمُعَلِّمَ كَتَبَ مَكْتُوْبًا (شاید استاد نے خط لکھا ہوگا) یا لَعَلَّهٗ كَتَبَ مَكْتُوْبًا (شاید اس نے خط لکھا ہوگا)۔

۲۹:۸ مذکورہ مثالوں سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس قسم کے جملوں کو عربی میں "فعل ماضی" کی کوئی قسم کہنا درست نہیں ہے۔ یہ دراصل جملہ اسمیہ پر لَعَلَّ داخل

کرنے کا مسئلہ ہے جس کے ذریعہ عربی میں فعل ماضی شکیہ کا مفہوم پیدا ہو سکتا ہے وہ بھی اس صورت میں جب جملہ اسمیہ کی خبر کوئی فعل ماضی کا صیغہ ہو۔ جیسے اَلْمُعَلِّمُ کَتَبَ (استاد نے لکھا) سے لَعَلَّ الْمُعَلِّمَ کَتَبَ (شاید استاد نے لکھا ہوگا) مگر ایسے جملہ اسمیہ کی خبر کوئی فعل مضارع ہو تو مفہوم تو شک کا پیدا ہوگا مگر وہ فعل مستقبل ہوگا۔ مثلاً لَعَلَّ الْمُعَلِّمَ یَکْتُبُ (شاید استاد لکھے گا)۔

۳۹:۹ (۵) **ماضی شرطیہ** میں ہمیشہ دو فعل آتے ہیں پہلے میں شرط بیان ہوتی ہے۔ دوسرے میں اس کا جواب ہوتا ہے۔ مثلاً "اگر تو بوتا تو کاٹتا" اس میں "بوتا" اور "کاٹتا" دو فعل ہیں۔ "بوتا" بیانِ شرط ہے اور "کاٹتا" جوابِ شرط ہے۔ عربی میں فعل ماضی میں شرط کے معنی پیدا کرنے کے لیے پہلے فعل یعنی بیانِ شرط پر "لَوْ" (اگر) لگاتے ہیں جس سے اس میں ماضی شرطیہ کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً لَوْ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ (اگر تو بوتا تو کاٹتا) یا لَوْ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ (اگر تو بوتا تو ضرور کاٹتا)۔

۳۹:۱۰ ماضی شرطیہ کے لیے کبھی لَوْ کے بعد کَانَ کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ کَانَ کے بعد فعل ماضی بھی لا سکتے ہیں جس سے ماضی بعید کا مفہوم پیدا ہوتا ہے اور فعل مضارع بھی لا سکتے ہیں جس سے ماضی استمراری کے معنی پیدا ہوتے ہیں لیکن دونوں صورتوں میں جملہ ماضی شرطیہ ہی رہتا ہے یعنی ماضی شرطیہ بعید یا ماضی شرطیہ استمراری مگر معنی میں فرق پڑتا ہے۔ اسے نوٹ کر لیں۔ لَوْ کُنْتَ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ "اگر تو نے بویا ہوتا (بزمانہ ماضی بعید) تو ضرور کاٹتا"۔ لَوْ کُنْتَ تَحْفَظُ دُرُوْسَكَ لَنَجَحْتَ "اگر تو اپنے اسباق یاد کرتا رہتا (بزمانہ ماضی استمراری) تو ضرور کامیاب ہوتا"۔ لَوْ کے ذریعے شرطیہ جملہ بنانے میں جواب شرط والے فعل پر شروع میں "لَ" ضرور لگنا چاہیے۔ یہ اردو میں 'تو ضرور' کے معنی دیتا ہے۔ اوپر دی گئی مثالوں پر غور کیجیے۔

۳۹:۱۱ (۶) **ماضی تمنی یا تمنائی**۔ فعل ماضی کے شروع میں لَیْتَمَا لگا

دینے سے فعل میں بزمانہ ماضی کسی تمنا کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً لَیْتَمَا نَجَحْتُ (کاش کہ میں کامیاب ہوتا)۔ لَیْتَ لگانے سے بھی جملہ میں تمنا کے معنی پیدا ہوتے ہیں لیکن اس کے استعمال کے متعلق یہ بات نوٹ کر لیں کہ لَعَلَّ کی طرح لَیْتَ بھی کسی فعل پر داخل نہیں ہوتا۔ اسی لیے اوپر فعل سے پہلے لاتے ہوئے "لَیْتَمَا" بنا کر لایا گیا ہے۔ لَیْتَ ہمیشہ کسی اسم یا ضمیر پر داخل ہوتا ہے۔

اور اپنے اسم کو نصب دیتا ہے۔ مثلاً لَیْتَ زَیْدًا نَجَحَ (کاش کہ زید کامیاب ہوتا)۔ یَالَیْتَنِیْ نَجَحْتُ (اے کاش میں کامیاب ہوتا)۔ غور سے دیکھا جائے تو یہ بھی دراصل جملہ اسمیہ ہی ہوتا ہے جس کی خبر کوئی جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ مبتدا کے شروع میں "لَیْتَ" لگتا ہے اور اب مبتدا کو لَیْتَ کا اسم کہتے ہیں۔ جو اِنَّ اور لَعَلَّ کے اسم کی طرح منصوب ہوتا ہے۔

مشق نمبر ۳۸

اردو میں ترجمہ کریں۔ نیز بتائیں کہ جملے میں ماضی کی کون سی قسم استعمال ہوئی ہے۔

(۱) یَا زَیْدُ! لِمَ غَضِبَتِ الْمُعَلِّمَةُ عَلٰی اُخْتِكَ؟ مَا كَانَتْ حَفِظَتْ دُرُوْسَهَا۔

(۲) هَلْ اَنْتَ تَحْفَظُ كُلَّ يَوْمٍ دَرْسَكَ؟ اَنَا كُنْتُ اَحْفَظُ كُلَّ يَوْمٍ لٰكِنْ بِالْاَمْسِ مَا حَفِظْتُ۔

(۳) هَلْ وَلَدُكَ فِی الْبَيْتِ؟ قَدْ خَرَجَ الْاٰنَ۔

(۴) وَاَيْنَ يُوْسُفُ؟ لَعَلَّهٗ ذَهَبَ اِلَى الْمَسْجِدِ۔

(۵) لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ۔

(۶) وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا۔

(۷) وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔

(۸) لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

عربی میں ترجمہ کریں :

(۱) اسکول کے لڑکے باغ میں گئے ہیں شاید وہ مغرب سے ذرا پہلے لوٹ آئیں ۔ (۲) کیا تم نے کل اپنا سبق یاد نہیں کیا تھا ؟ (۳) میں نے کل اپنا سبق یاد کیا تھا ۔ (۴) کیا مریم نے آج ہوم ورک لکھ لیا ہے ۔! (۵) جی ہاں ! اس نے لکھ لیا ہے ۔ (۶) ہم لوگ ہوم ورک کل کریں گے ۔ (۷) محلہ کے لڑکے ہر روز اپنے اسباق یاد کیا کرتے تھے ۔ وہ سب امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں ۔

ذخیرۂ الفاظ

كُلَّ يَوْمٍ : ہر روز
اَمْسِ : گزرا ہوا کل
صَاحِبٌ (ج اَصْحَابٌ) : ساتھی ۔ والا
تُرَابٌ : مٹی
حَفِظَ (س) : یاد کرنا
سَمِعَ (س) : سننا
اَلْيَوْمَ : آج
غَدًا : آنے والا کل
سَعِيْرٌ : دہکتی آگ ۔ دوزخ ۔
قُبَيْلَ : ذرا پہلے
غَضِبَ (س) : غصّہ ہونا
عَقَلَ (ض) : سمجھنا
لَوْ = اگر، کاش

ماضی کی اقسام (حصہ دوم)

۳۹ : دراصل ماضی کی چھ اقسام اردو اور فارسی گرامر کی چیز ہے۔ عربی میں اس طرح ماضی کی اقسام نہیں ہیں۔ مگر اردو کی ماضی کی اقسام کے مفہوم کو عربی میں ظاہر کرنے کے لیے یہ تقسیمیں اور ان کے قواعد لکھے جا رہے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں :

۳۹:۲ (۱) **ماضی بعید** : فعل ماضی پر کَانَ لگا دینے سے اس میں ماضی بعید کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جیسے ذَهَبَ کے معنی ہیں "وہ گیا"۔ جبکہ کَانَ ذَهَبَ کے معنی ہوں گے "وہ گیا تھا"۔ خیال رہے کہ کَانَ کی گردان متعلقہ فعل ماضی کے ساتھ چلتی ہے۔ یہ بات ذیل کے نقشہ سے واضح ہو جائے گی۔

کَانَ ذَهَبَ	کَانَا ذَهَبَا	کَانُوْا ذَهَبُوْا
وہ (ایک مرد) گیا تھا	وہ (دو مرد) گئے تھے	وہ (سب مرد) گئے تھے
کَانَتْ ذَهَبَتْ	کَانَتَا ذَهَبَتَا	کُنَّ ذَهَبْنَ
وہ (ایک عورت) گئی تھی	وہ (دو عورتیں) گئی تھیں	وہ (سب عورتیں) گئی تھیں
کُنْتَ ذَهَبْتَ	کُنْتُمَا ذَهَبْتُمَا	کُنْتُمْ ذَهَبْتُمْ
تو (ایک مرد) گیا تھا	تم (دو مرد) گئے تھے	تم (سب مرد) گئے تھے
کُنْتِ ذَهَبْتِ	کُنْتُمَا ذَهَبْتُمَا	کُنْتُنَّ ذَهَبْتُنَّ
تو (ایک عورت) گئی تھی	تم (دو عورتیں) گئی تھیں	تم (سب عورتیں) گئی تھیں
کُنْتُ ذَهَبْتُ	کُنَّا ذَهَبْنَا	
میں گیا تھا	ہم گئے تھے	

۳۹:۳ (۲) **ماضی استمراری** اس کو کہتے ہیں جس میں ماضی میں کام کے مسلسل ہوتے رہنے کا مفہوم ہو۔ مثلاً اردو میں ہم کہتے ہیں "وہ لکھتا تھا" مراد یہ ہے کہ "وہ لکھا کرتا تھا" یا "لکھ رہا تھا"۔ عربی میں فعل مضارع پر کَانَ لگانے سے ماضی استمراری کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً کَانَ یَکْتُبُ (وہ لکھتا تھا یا لکھ رہا تھا یا وہ لکھا کرتا تھا)۔ یہاں بھی کَانَ اور متعلقہ فعل مضارع کی گردان ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ ذیل کے نقشہ سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے:

کَانَ یَکْتُبُ	کَانَا یَکْتُبَانِ	کَانُوْا یَکْتُبُوْنَ
وہ (ایک مرد) لکھتا تھا	وہ (دو مرد) لکھتے تھے	وہ (سب مرد) لکھتے تھے
کَانَتْ تَکْتُبُ	کَانَتَا تَکْتُبَانِ	کُنَّ یَکْتُبْنَ
وہ (ایک عورت) لکھتی تھی	وہ (دو عورتیں) لکھتی تھیں	وہ (سب عورتیں) لکھتی تھیں
کُنْتَ تَکْتُبُ	کُنْتُمَا تَکْتُبَانِ	کُنْتُمْ تَکْتُبُوْنَ
تو (ایک مرد) لکھتا تھا	تم (دو مرد) لکھتے تھے	تم (سب مرد) لکھتے تھے
کُنْتِ تَکْتُبِیْنَ	کُنْتُمَا تَکْتُبَانِ	کُنْتُنَّ تَکْتُبْنَ
تو (ایک عورت) لکھتی تھی	تم (دو عورتیں) لکھتی تھیں	تم (سب عورتیں) لکھتی تھیں
کُنْتُ اَکْتُبُ	کُنَّا نَکْتُبُ	
میں لکھتا تھا	ہم لکھتے تھے	

اس فرق کو ذہن نشین کر لیجیے کہ فعل ماضی بعید کے لیے تو اصل فعل کا صیغہ ماضی بھی کَانَ کے ساتھ ساتھ چلتا ہے جبکہ فعل ماضی استمراری کے لیے کَانَ کا صیغۂ ماضی مگر اصل فعل کا صیغہ مضارع ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔

۳۹:۴ (۳) **ماضی قریب** اس میں حال ہی میں کام مکمل ہو جانے کا مفہوم ہوتا ہے مثلاً "وہ گیا ہے"۔ "اس نے لکھا ہے" یا "وہ جا چکا ہے" "وہ لکھ چکا ہے"۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جانے یا لکھنے کا کام تھوڑی دیر پہلے یعنی ماضی قریب میں ہوا ہے۔ عربی میں فعل ماضی پر صرف لفظ "قَدْ" لگانے

سے نہ صرف ماضی قریب کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں بلکہ اس میں ایک زور (تاکید کا مفہوم) بھی پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً قَدْ ذَهَبَ (وہ گیا ہے یا وہ جا چکا ہے)۔

۵ : ۲۹ (۴) **ماضی شکّیہ** اس کو کہتے ہیں جب زمانہ ماضی میں کسی کام کے ہونے کے متعلق شک پایا جاتا ہو۔ جیسے "اس نے لکھا ہوگا" یا "وہ لکھ چکا ہوگا"۔

کرنے کا مسئلہ ہے جس کے ذریعہ عربی میں فعل ماضی شکیہ کا مفہوم پیدا ہو سکتا ہے وہ بھی اس صورت میں جب جملہ اسمیہ کی خبر کوئی فعل ماضی کا صیغہ ہو۔ جیسے اَلْمُعَلِّمُ کَتَبَ (استاد نے لکھا) سے لَعَلَّ الْمُعَلِّمَ کَتَبَ (شاید استاد نے لکھا ہوگا)، مگر ایسے جملہ اسمیہ کی خبر کوئی فعل مضارع ہو تو مفہوم تو شک کا پیدا ہوگا مگر وہ فعل مستقبل ہوگا۔ مثلاً لَعَلَّ الْمُعَلِّمَ یَکْتُبُ (شاید استاد لکھے گا)۔

۳۹:۹ (۵)، **ماضی شرطیہ** میں ہمیشہ دو فعل آتے ہیں پہلے میں شرط بیان ہوتی ہے۔ دوسرے میں اس کا جواب ہوتا ہے۔ مثلاً "اگر تو بوتا تو کاٹتا"۔ اس میں "بوتا" اور "کاٹتا" دو فعل ہیں۔ "بوتا" بیان شرط ہے اور "کاٹتا" جواب شرط ہے۔ عربی میں فعل ماضی میں شرط کے معنی پیدا کرنے کے لیے پہلے فعل یعنی بیانِ شرط پر "لَوْ" (اگر) لگاتے ہیں جس سے اس میں ماضی شرطیہ کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً لَوْ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ (اگر تو بوتا تو کاٹتا) یا لَوْ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ (اگر تو بوتا تو ضرور کاٹتا)۔

۳۹:۱۰ ماضی شرطیہ کے لیے کبھی لَوْ کے بعد کَانَ کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ کَانَ کے بعد فعل ماضی بھی لا سکتے ہیں جس سے ماضی بعید کا مفہوم پیدا ہوتا ہے اور فعل مضارع بھی لا سکتے ہیں جس سے ماضی استمراری کے معنی پیدا ہوتے ہیں لیکن دونوں صورتوں میں جملہ ماضی شرطیہ ہی رہتا ہے یعنی ماضی شرطیہ بعید یا ماضی شرطیہ استمراری مگر معنی میں فرق پڑتا ہے۔ اسے نوٹ کریں۔ لَوْ کُنْتَ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ اگر تو نے بویا ہوتا (بزمانہ ماضی بعید) تو ضرور کاٹتا۔ لَوْ کُنْتَ تَحْفَظُ دُرُوْسَكَ لَنَجَحْتَ۔ اگر تو اپنے اسباق یاد کرتا رہتا (بزمانہ ماضی استمراری) تو ضرور کامیاب ہوتا۔ لَوْ کے ذریعے شرطیہ جملہ بنانے میں جواب شرط والے فعل پر شروع میں "لَ" ضرور لگنا چاہیے۔ یہ اردو میں 'تو ضرور' کے معنی دیتا ہے۔ اوپر دی گئی مثالوں پر غور کیجئے۔

۳۹:۱۱ (۶)، **ماضی تمنی یا تمنائی**۔ فعل ماضی کے شروع میں لَیْتَمَا لگا

دینے سے فعل میں بزمانہ ماضی کسی تمنا کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً لَيْتَمَا نَجَحْتُ (کاش کہ میں کامیاب ہوتا)۔ لَيْتَ لگانے سے بھی جملہ میں تمنا کے معنی پیدا ہوتے ہیں لیکن اس کے استعمال کے متعلق یہ بات نوٹ کر لیں کہ لَعَلَّ کی طرح لَيْتَ بھی کسی فعل پر داخل نہیں ہوتا۔ اسی لیے اوپر فعل سے پہلے لاتے ہوئے "لَيْتَمَا" بنا کر لایا گیا ہے۔ لَيْتَ ہمیشہ کسی اسم یا ضمیر پر داخل ہوتا ہے۔ اور اپنے اسم کو نصب دیتا ہے۔ مثلاً لَيْتَ زَيْدًا نَجَحَ (کاش کہ زید کامیاب ہوتا)۔ يَا لَيْتَنِيْ نَجَحْتُ (اے کاش میں کامیاب ہوتا)۔ غور سے دیکھا جائے تو یہ بھی دراصل جملہ اسمیہ ہی ہوتا ہے جس کی خبر کوئی جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ مبتدا کے شروع میں "لَيْتَ" لگتا ہے اور اب مبتداء کو لَيْتَ کا اسم کہتے ہیں۔ جو اِنَّ اور لَعَلَّ کے اسم کی طرح منصوب ہوتا ہے۔

مشق نمبر ۳۸

اردو میں ترجمہ کریں۔ نیز بتائیں کہ جملے میں ماضی کی کون سی قسم استعمال ہوئی ہے۔

(۱) يَا زَيْدُ! لِمَ غَضِبَتِ الْمُعَلِّمَةُ عَلٰى اُخْتِكَ؟ مَا كَانَتْ حَفِظَتْ دُرُوْسَهَا۔

(۲) هَلْ اَنْتَ تَحْفَظُ كُلَّ يَوْمٍ دَرْسَكَ؟ اَنَا كُنْتُ اَحْفَظُ كُلَّ يَوْمٍ لٰكِنْ بِالْاَمْسِ مَا حَفِظْتُ۔

(۳) هَلْ وَلَدُكَ فِي الْبَيْتِ؟ قَدْ خَرَجَ الْاٰنَ۔

(۴) وَاَيْنَ يُوْسُفُ؟ لَعَلَّهٗ ذَهَبَ اِلَى الْمَسْجِدِ۔

(۵) لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ۔

(۶) وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا۔

(۷) وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔

(۸) لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

عربی میں ترجمہ کریں :

(۱) اسکول کے لڑکے باغ میں گئے ہیں شاید وہ مغرب سے ذرا پہلے لوٹ آئیں ۔ (۲) کیا تم نے کل اپنا سبق یاد نہیں کیا تھا ؟ (۳) میں نے کل اپنا سبق یاد کیا تھا ۔ (۴) کیا مریم نے آج ہوم ورک لکھ لیا ہے ۔! (۵) جی ہاں ! اس نے لکھ لیا ہے ۔ (۶) ہم لوگ ہوم ورک کل کریں گے ۔ (۷) محلہ کے لڑکے ہر روز اپنے اسباق یاد کیا کرتے تھے ۔ وہ سب امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں ۔

ذخیرۂ الفاظ

كُلَّ يَوْمٍ : ہر روز
أَمْسِ : گزرا ہوا کل
صَاحِبٌ (ج أَصْحَابٌ) : ساتھی ۔ والا
تُرَابٌ : مٹی
حَفِظَ (س) : یاد کرنا
سَمِعَ (س) : سننا
اَلْيَوْمَ : آج
غَدًا : آنے والا کل
سَعِيْرٌ : دہکتی آگ ۔ دوزخ ۔
قُبَيْلَ : ذرا پہلے
غَضِبَ (س) : غصہ ہونا
عَقَلَ (ض) : سمجھنا
لَوْ = اگر، کاش

مضارع کے تغیرات (حصّہ اوّل)

نصب اور جزم

۴۰: عربی کے افعال میں سے فعل ماضی مبنی ہوتا ہے۔ یعنی اس کے پہلے صیغہ واحد مذکر غائب (فَعَلَ) میں لام کلمہ کی فتحہ (ـَ) تبدیل نہیں ہوتی۔ گردان میں اگرچہ اس پر ضمہ (ـُ) بھی آتا ہے۔ مثلاً صیغہ جمع مذکر غائب (فَعَلُوْا) میں۔ اور بہت سے صیغوں میں یہ ساکن بھی ہو جاتا ہے۔ مگر چونکہ پہلے صیغے میں فعل ماضی کے لام کلمہ کی حرکت فتحہ (ـَ) ہی رہتی ہے اور کسی وجہ سے تبدیل نہیں ہوتی اس لیے کہا جاتا ہے کہ فعل ماضی مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔

۴۰:۲ فعل ماضی کے برعکس فعل مضارع معرب ہے۔ یعنی اس کے پہلے صیغے میں تبدیلی واقع ہو سکتی ہے۔ اس کے لام کلمہ پر عموماً تو ضمہ (ـُ) ہوتا ہے۔ تاہم بعض صورتوں میں ضمہ کے بجائے اس پر فتحہ (ـَ) بھی آ سکتی ہے اور بعض صورتوں میں اس پر علامتِ سکون (ـْ) بھی لگ سکتی ہے یعنی مضارع کا پہلا صیغہ یَفْعَلُ سے تبدیل ہو کر یَفْعَلَ بھی ہو سکتا ہے اور یَفْعَلْ بھی ہو سکتا ہے۔ مضارع میں ان تبدیلیوں کا اس کی گردان پر بھی اثر پڑتا ہے۔ جیسا کہ آگے بیان ہوگا۔

۴۰:۳ جس طرح اسم کی تین حالتیں رفع۔ نصب اور جرّ ہوتی ہیں۔ اسی طرح فعل مضارع کی بھی تین حالتیں ہوتی ہیں۔ ان کو رفع۔ نصب اور جزم کہتے ہیں۔

فعل مضارع جب حالت رفع میں ہو تو مضارع مرفوع کہلاتا ہے۔ اسی طرح نصب کی حالت میں مضارع منصوب اور جزم کی صورت میں مضارع مجزوم کہلاتا ہے۔

۴:۴ آپ پڑھ چکے ہیں کہ کسی عبارت میں کسی اسم کے مرفوع۔ منصوب یا مجرور ہونے کی کچھ وجوہ ہوتی ہیں۔ اب یہ بات نوٹ کر لیجئے کہ فعل مضارع میں نصب اور جزم کی تو کچھ وجوہ ہوتی ہیں مگر فعل مضارع میں رفع کی کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب نصب یا جزم کی کوئی وجہ نہ ہو تو مضارع مرفوع ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہیئے کہ جب فعل مضارع اپنی اصلی حالت میں ہو (جیسا کہ آپ گردان میں پڑھ آئے ہیں) تو وہ مرفوع کہلاتا ہے۔ البتہ کسی وجہ کی بنیاد پر یہ منصوب یا مجزوم ہو جاتا ہے۔ دراصل گرامر والوں نے اسم کی تین حالتوں کے مقابلہ پر فعل مضارع کی تین حالتیں مقرر کی ہیں ورنہ فعل مضارع کی حالت رفع کسی تبدیلی کے نتیجے میں نہیں ہوتی۔ تبدیلی کی وجہ صرف نصب اور جزم میں ہوتی ہے (جس کا بیان آگے آرہا ہے)۔

۴:۵ یہ بھی نوٹ کیجئے کہ رفع اور نصب تو اسم میں بھی ہوتا ہے۔ اور فعل مضارع میں بھی۔ مگر جزم صرف مضارع کی ایک حالت ہوتی ہے جبکہ جرّ صرف اسم میں ہوتی ہے۔ اسم میں رفع۔ نصب اور جرّ کی پہلے آپ نے علامات یعنی آخری حرف کی تبدیلی کے لحاظ سے اسم کی مختلف شکلیں پڑھی تھیں۔ اس کے بعد رفع۔ نصب اور جرّ کے بعض اسباب کا مطالعہ کیا تھا۔ اسی طرح فعل مضارع میں بھی پہلے ہم آپ کو اس میں رفع، نصب اور جزم کی صورت یا شکل کے بارے میں بتائیں گے پھر ان کے اسباب کی بات کریں گے۔

۴:۶ مضارع مرفوع وہی ہے جو آپ "فعل مضارع" کے نام سے پڑھ چکے ہیں۔ اور اس کی گردان کے چودہ صیغوں سے بھی آپ واقف ہیں۔ جبکہ مضارع منصوب یا اس کی حالت نصب ایک تبدیلی ہے جو فعل مضارع کے آخری حصہ

میں واقع ہوتی ہے اور اس کی تین علامات یا شکلیں جو درج ذیل نقشہ سے سمجھی جاسکتی ہیں۔

يَفْعَلَ	يَفْعَلَا	يَفْعَلُوْا
تَفْعَلَ	تَفْعَلَا	يَفْعَلْنَ
تَفْعَلَ	تَفْعَلَا	تَفْعَلُوْا
تَفْعَلِيْ	تَفْعَلَا	تَفْعَلْنَ
أَفْعَلَ	نَفْعَلَ	

امید ہے مذکورہ نقشہ میں آپ نے نوٹ کرلیا ہوگا کہ:

۱۔ مضارع مرفوع کے جن پانچ صیغوں میں لام کلمہ پر ضمہ (ُ) آتا ہے، حالتِ نصب میں ان پر فتحہ لگتی ہے۔ یعنی يَفْعَلُ سے يَفْعَلَ اور تَفْعَلُ سے تَفْعَلَ ہوجاتا ہے۔ اسی طرح أَفْعَلَ اور نَفْعَلَ۔

۲۔ مضارع کی گردان میں جن نو (۹) صیغوں میں آخر پر نون (ن) آتا ہے ان میں سے دو کو چھوڑ کر باقی سات صیغوں کا یہ نون[1] حالتِ نصب میں گر جاتا ہے مثلاً يَفْعَلُوْنَ سے يَفْعَلُوْا اور تَفْعَلِيْنَ سے تَفْعَلِيْ وغیرہ رہ جاتا ہے۔

۳۔ فعل مضارع کے آخر پر نون والے دو صیغے ایسے ہیں جن کا نون حالتِ نصب میں نہیں گرتا۔ یعنی یہ دو صیغے حالتِ نصب میں بھی حالتِ رفع کی طرح رہتے ہیں۔ اور یہ دونوں جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر کے صیغے ہیں۔ چونکہ یہ دونوں صیغے جمع مؤنث (عورتوں) کے لیے آتے ہیں اس لیے ان صیغوں کے آخری نون کو "نون النسوۃ" (عورتوں والا نون) کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ مضارع منصوب کی گردان میں آنے والے نون ـــــ ماسوائے

---

[1] جسے نون عربی کہتے ہیں۔

نون النسوہ کے ـــ گر جاتے ہیں۔

۷ : ۴۰ مضارع مجزوم یا اس کی حالت جزم بھی مضارع مرفوع میں ایک تبدیلی ہے جو فعل مضارع کے آخری حصہ میں واقع ہوتی ہے اور اس کی بھی تین علامات یا شکلیں ہیں۔ یعنی :

۱۔ مضارع مرفوع کے جن پانچ صیغوں میں لام کلمہ پر ضمہ (ـُ) آتا ہے، حالتِ جزم میں ان پر علامتِ سکون (ـْ) لگتی ہے۔ یعنی یَفْعَلُ سے یَفْعَلْ اور اَفْعَلُ سے اَفْعَلْ وغیرہ ہو جاتا ہے۔

۲۔ مضارع مرفوع کی گردان میں جن نو (۹) صیغوں کے آخر پر نون آتا ہے۔ ان میں سے دو کو چھوڑ کر باقی سات صیغوں کا نون اعرابی گر جاتا ہے یعنی ـــــــ یَکْتُبُوْنَ سے یَکْتُبُوْا اور تَکْتُبِیْنَ سے تَکْتُبِیْ وغیرہ ہو جاتا ہے۔

۳۔ نصب کی طرح حالت جزم میں بھی نون النسوہ والے دونوں صیغے اپنی اصلی حالت پر یعنی مضارع مرفوع کی طرح ہی رہتے ہیں

مضارع مجزوم کی گردان کی صورت یوں ہو گی :

یَـ ـْـ ـَـ ـْ   یَـ ـْـ ـَـ ـَـ ا   یَـ ـْـ ـَـ ـُـ وْا

تَـ ـْـ ـَـ ـْ   تَـ ـْـ ـَـ ـَـ ا   یَـ ـْـ ـَـ ـْـ نَ

تَـ ـْـ ـَـ ـْ   تَـ ـْـ ـَـ ـَـ ا   تَـ ـْـ ـَـ ـُـ وْا

تَـ ـْـ ـَـ ـِـ ی   تَـ ـْـ ـَـ ـَـ ا   تَـ ـْـ ـَـ ـْـ نَ

اَ ـْـ ـَـ ـْ   نَـ ـْـ ـَـ ـْ

۴۰ : ۸ مندرجہ بالا بیان سے آپ یہ تو سمجھ گئے ہوں گے کہ :

(۱) مضارع منصوب اور مضارع مجزوم میں مشترک بات یہ ہے کہ دونوں کی گردان میں سات صیغوں میں نون اعرابی گر جاتا ہے اور دونوں میں نون النسوہ والے دونوں صیغوں کا نون برقرار رہتا ہے ۔

(۲) اور دونوں میں فرق یہ ہے کہ مضارع مرفوع میں لام کلمہ کے ضمہ والے پانچ صیغوں میں مضارع کی حالت نصب میں فتحہ (ـَ) اور حالت جزم میں علامت سکون (ـْ) لگتی ہے ۔

۴۰ : ۹ یہاں یہ بات بھی نوٹ کر لیجئے کہ چونکہ مضارع مجزوم کے پانچ صیغوں میں آخر پر علامتِ سکون (ـْ) آتی ہے اس لیے علامت سکون (ـْ) کو جزم کہنے کی غلطی عام ہو گئی ۔ جس طرح حرکات کو غلطی سے اعراب کہہ دیا جاتا ہے ۔ یاد رہے "جزم" تو فعل مضارع کی حالت کا نام ہے جس کا اثر اس کی گردان پر بھی پڑتا ہے ۔ جزم کوئی علامتِ ضبط (حرکات کی طرح) نہیں ہے ۔ مضارع مجزوم کے مذکورہ پانچ صیغوں کے لام کلمہ پر جزم نہیں ۔ بلکہ علامتِ سکون (ـْ) ہوتی ہے جو ان پانچ صیغوں میں فعل کے مجزوم ہونے کی علامت ہے ۔ اور جس حرف پر علامت سکون ہوتی ہے ۔ اسے "ساکن" کہتے ہیں ۔ مجزوم نہیں کہتے ۔

۴۰ : ۱۰ یہ بھی نوٹ کر لیجئے کہ بعض دفعہ کسی اسم یا فعل ماضی کے پہلے صیغہ کے بعد کوئی علامتِ وقف ہو (یعنی آیت پر ٹھہرنا ہو) تو ایسی صورت میں آخری حرف کو ساکن ہی پڑھا جاتا ہے ۔ مثلاً كِتَابٌ مُّبِيْنٌ ۝ ۔ وَمَا كَسَبَ ۝ ۔ ایسی صورت میں "ن" یا "ب" کو ساکن کی طرح پڑھتے ہیں لیکن اس سے وہ اسم یا فعل مجزوم نہیں کہلاتا ۔ اسی طرح بعض دفعہ مضارع مجزوم کے آخری ساکن حرف کو آگے ملانے کے لیے کسرہ (ـِ) دی جاتی ہے جیسے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ ۔ یہاں دراصل "نَجْعَلْ" ہے ۔ جسے آگے ملانے کے لیے کسرہ دی گئی ہے ۔ ایسی صورت میں مضارع مجرور نہیں کہلاتا ۔ اس لیے کہ حالتِ جرّ

کا تو فعل سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ یہ تو اسم کی ایک حالت ہوتی ہے جس کی ایک علامت بعض دفعہ کسرہ ہوتی ہے۔

۱۱:۰۴ اب ہم آپ کو یہ بتائیں گے کہ کن اسباب اور عوامل کی بناء پر مضارع میں یہ تغیرات ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ مضارع مرفوع کا تو کوئی سبب نہیں ہوتا۔ البتہ مضارع مرفوع کے حالت نصب یا حالت جزم میں تبدیل ہونے کی کوئی وجہ ہوتی ہے۔ لہٰذا اب ہم مضارع میں نصب یا جزم کے اسباب اور عوامل کی بات کریں گے۔

مشق نمبر ۳۹

مندرجہ ذیل افعال میں مرفوع اور منصوب کا تعین کریں:

يَنْجَحُوْنَ ۔ نَسْمَعَ ۔ تَكْتُبِىْ ۔ يَأْكُلْنَ ۔ تَنْصُرُ ۔
يَضْحَكَا ۔ تَدْخُلَانِ ۔ تَضْرِبُوْا ۔ اَفْتَحَ ۔ تَشْرَبُوْا ۔
يَذْبَحُ ۔ تَجْلِسْنَ ۔

مندرجہ ذیل افعال میں مرفوع اور مجزوم کا تعین کریں۔

نَقْعُدْ ۔ يَشْرَبْنَ ۔ يَشْكُرُوْنَ ۔ تَطْلُبِىْ ۔ تَضْرِبِيْنَ ۔
اَفْتَحْ ۔ نَعْلَمُ ۔ يَشْرَبْ ۔ نَفْتَحْ ۔ تَلْعَبَانِ ۔
تَسْمَعْنَ ۔

نواصب مضارع

۴۱ : فعل مضارع کے منصوب ہونے کی متعدد وجوہ ہو سکتی ہیں۔ جن میں سے بعض اہم وجوہ کا ذکر ہم یہاں کریں گے۔ بعض چیزیں بہت آگے چل کر بیان ہوں گی۔ چار حرف فعل مضارع کے ناصب کہلاتے ہیں۔ یعنی یہ اگر مضارع کے شروع میں آ جائیں تو مضارع منصوب ہو جاتا ہے اور اصلی نواصب یہی چار ہیں۔ یعنی (۱) لَنْ (۲) أَنْ (۳) إِذَنْ (جو قرآن کریم میں إِذًا لکھا جاتا ہے)۔ (۴) کَیْ۔ ہم ان سب پر الگ الگ بات کر کے ان حروف سے پیدا ہونے والی لفظی اور معنوی تبدیلیوں کا بیان کرتے ہیں۔ چونکہ ان نواصب میں سے زیادہ کثیر الاستعمال "لَنْ" ہے۔ اس لئے پہلے اس کی بات کرتے ہیں۔

۴۱:۲ لفظ "لَنْ" کے اپنے کوئی الگ معنی نہیں ہیں مگر مضارع پر "لَنْ" داخل ہونے سے اس میں دو طرح کی معنوی تبدیلی آتی ہے۔ اوّلاً یہ کہ اس میں زوردار نفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں اور ثانیاً یہ کہ اس کے معنی زمانہ مستقبل کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔ مثلاً لَنْ یَّفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کرے گا)۔ یوں کہہ سکتے ہیں کہ "لَنْ" کے معنی ایک طرح سے "ہرگز نہیں ہوگا کہ ..." ہوتے ہیں — اب ہم ذیل میں مضارع مرفوع اور مضارع منصوب بِلَنْ کی گردان دے رہے ہیں۔

تاکہ آپ ہر صیغہ میں ہونے والی تبدیلیوں کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں ۔

مضارع مرفوع	مضارع منصوب (لن کے ساتھ)
يَفْعَلُ (وہ ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا)	لَنْ يَّفْعَلَ (وہ ایک مرد ہرگز نہیں کرے گا)
يَفْعَلَانِ (وہ دو مرد کرتے ہیں یا کریں گے)	لَنْ يَّفْعَلَا (وہ دو مرد ہرگز نہیں کریں گے)
يَفْعَلُوْنَ (وہ سب مرد کرتے ہیں یا کرینگے)	لَنْ يَّفْعَلُوْا (وہ سب مرد ہرگز نہیں کریں گے)
تَفْعَلُ (وہ ایک عورت کرتی ہے یا کریگی)	لَنْ تَفْعَلَ (وہ ایک عورت ہرگز نہیں کریگی)
تَفْعَلَانِ (وہ دو عورتیں کرتی ہیں یا کرینگی)	لَنْ تَفْعَلَا (وہ دو عورتیں ہرگز نہیں کریں گی)
يَفْعَلْنَ (وہ سب عورتیں کرتی ہیں یا کرینگی)	لَنْ يَّفْعَلْنَ (وہ سب عورتیں ہرگز نہیں کریں گی)
تَفْعَلُ (تو ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا)	لَنْ تَفْعَلَ (تو ایک مرد ہرگز نہیں کرے گا)
تَفْعَلَانِ (تم دو مرد کرتے ہو یا کروگے)	لَنْ تَفْعَلَا (تم دو مرد ہرگز نہیں کروگے)
تَفْعَلُوْنَ (تم سب مرد کرتے ہو یا کروگے)	لَنْ تَفْعَلُوْا (تم سب مرد ہرگز نہیں کروگے)
تَفْعَلِيْنَ (تو ایک عورت کرتی ہے یا کریگی)	لَنْ تَفْعَلِيْ (تو ایک عورت ہرگز نہیں کرے گی)
تَفْعَلَانِ (تم دو عورتیں کرتی ہو یا کروگی)	لَنْ تَفْعَلَا (تم دو عورتیں ہرگز نہیں کروگی)
تَفْعَلْنَ (تم سب عورتیں کرتی ہو یا کروگی)	لَنْ تَفْعَلْنَ (تم سب عورتیں ہرگز نہیں کروگی)
اَفْعَلُ (میں کرتا ہوں یا کروں گا)	لَنْ اَفْعَلَ (میں ہرگز نہیں کروں گا)
نَفْعَلُ (ہم کرتے ہیں یا کریں گے)	لَنْ نَفْعَلَ (ہم ہرگز نہیں کریں گے)

۳:۱۴ امید ہے کہ مذکورہ گردان میں آپ نے نوٹ کرلیا ہوگا (۱) لام کلمہ کے ضمہ

(ـُ) والے صیغوں میں اب فتحہ (ـَ) آگئی ہے۔ (۲) جمع مؤنث کے دونوں صیغوں نے تبدیلی قبول نہیں کی اور ان کے نون نسوہ برقرار ہے۔ (۳) جبکہ باقی سات صیغوں سے ان کے نون اعرابی گر گئے۔ یہاں ایک اور اہم بات یہ بھی نوٹ کرلیں کہ جمع مذکر سالم کے دونوں صیغوں سے جب نون اعرابی گرتا ہے (یعنی مضارع منصوب یا مجزوم میں) تو ان کے آگے ایک الف کا اضافہ کردیا جاتا ہے۔ یہ الف پڑھا نہیں جاتا صرف لکھا جاتا ہے۔ یعنی يَفْعَلُوْنَ اور تَفْعَلُوْنَ سے نون اعرابی گرنے کے بعد انہیں دراصل يَفْعَلُوْ اور تَفْعَلُوْ ہونا چاہئے تھا لیکن ان کے آگے الف زائد کا اضافہ کرکے يَفْعَلُوْا اور تَفْعَلُوْا لکھا جاتا ہے۔

۴۱:۴ یہی قاعدہ فعل ماضی کے صیغہ جمع مذکر غائب (فَعَلُوْا) کا ہے اسے واو الجمع کہتے ہیں۔ ہاں اگر واو الجمع والے صیغۂ فعل (ماضی یا مضارع منصوب و مجزوم) کے بعد اگر کوئی ضمیر مفعول آئے تو یہ الف نہیں لکھا جاتا۔ مثلاً فَعَلُوْهُ یا ضَرَبُوْهُ (ان سب مردوں نے اسے مارا)۔ اسی طرح لَنْ يَّفْعَلُوْهُ یا لَنْ يَّنْصُرُوْهُ (وہ سب مرد اس کی ہرگز مدد نہیں کریں گے)۔

۴۱:۵ یاد رہے کہ واو الجمع کے آگے زائد الف لکھنے کا قاعدہ صرف افعال میں جمع مذکر کے صیغوں کے لئے ہے۔ کسی اسم کے جمع مذکر سالم سے جب مضاف ہوتے وقت نون اعرابی گرتا ہے تو وہاں الف کا اضافہ نہیں ہوتا۔ مثلاً مُسْلِمُوْنَ سے مُسْلِمُوْ ہوگا۔ جیسے مُسْلِمُوْ مَدِيْنَةٍ (کسی شہر کے مسلمان)۔ اسی طرح صَالِحُوْنَ سے صَالِحُوْ ہوگا۔ جیسے صَالِحُو الْمَدِيْنَةِ (مدینہ کے نیک لوگ)۔

۴۱:۶ لَنْ کے علاوہ باقی نواصب مضارع (جو شروع میں دیئے گئے ہیں) بھی جب مضارع پر داخل ہوتے ہیں تو اسے نصب دیتے ہیں اور اس کے مختلف صیغوں میں اوپر بیان کردہ تبدیلیاں لاتے ہیں۔ یعنی ان کے ساتھ بھی مضارع کی گردان اسی طرح ہوگی جیسے لَنْ کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ البتہ ہم ان حروف کے معانی لکھ دیئے ہیں تاکہ مضارع کے ساتھ ان کے استعمال سے پیدا ہونے

والی معنوی تبدیلی کو بھی آپ سمجھ سکیں۔

۷:۱۴ (۲) أَنْ (کہ)۔ مثلاً أَمَرْتُهٗ أَنْ يَذْهَبَ (میں نے اسے حکم دیا کہ وہ جائے) (۳) إِذَنْ یا إِذًا (تب تو۔ پھر تو)۔ مثلاً إِذَنْ يَنْجَحَ (پھر تو وہ کامیاب ہوگا) یا إِذَنْ تَفْرَحُوْا (تب تو تم لوگ خوش ہوگے) ان ترجموں سے ظاہر ہے کہ اس سے پہلے ایک اور جملہ آتا ہے جس کا نتیجہ یا ردِعمل " إِذَنْ " سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ (۴) كَيْ (تاکہ) مثلاً أَقْرَءُ كَيْ تَفْهَمَا (میں پڑھتا ہوں تاکہ تم دونوں سمجھو)۔ اصلی مناصب مضارع تو یہی چار حرف ہیں۔ ان کے علاوہ دو حرفِ ناصب ایسے بھی ہیں کہ دراصل ان کے ساتھ مذکورہ نواصب میں سے کوئی ایک مقدّر (یعنی خود بخود موجود یا Understood) ہوتا ہے۔ یہ دو ہیں۔ " لِ " (تاکہ) اور " حَتّٰی " (یہاں تک کہ)۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۸:۱۴ " لِ " کو لام كَيْ بھی کہتے ہیں۔ گویا یہ كَيْ (تاکہ) کا ہی کام دیتا ہے۔ معنی کے لحاظ سے بھی اور مضارع کو منصوب کرنے کے لحاظ سے بھی۔ مثلاً مَنَحْتُكِ كِتَابًا لِتَقْرَئِيْ (میں نے تجھ عورت کو ایک کتاب دی تاکہ تو پڑھے)۔ امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ اس " لِ " کو لام كَيْ کیوں کہتے ہیں۔ اس لیے کہ یہ بھی وہی " كَيْ " والے معنی دیتا ہے۔ بلکہ " لِ " " كَيْ " اور " لِكَيْ " ایک ہی طرح استعمال ہوتے ہیں۔

۹:۱۴ بعض دفعہ " لِ " ۔ " أَنْ " کے ساتھ مل کر بصورت " لِأَنْ " (تاکہ) استعمال ہوتا ہے۔ " لِأَنْ " عموماً مضارع منفی سے پہلے آتا ہے اور اس صورت میں " لِأَنْ لَا ...... " کو " لِئَلَّا ...... " لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ مثلاً مَنَحْتُكَ كِتَابًا لِئَلَّا تَجْهَلَ (میں نے تجھ کو ایک کتاب دی تاکہ تو جاہل نہ رہے)

۱۰:۱۴ اسی طرح کا ایک ناصب مضارع " حَتّٰی " بھی ہے۔ یہ بھی دراصل " حَتّٰی أَنْ " (یہاں تک کہ) ہوتا ہے جس میں أَنْ محذوف (غیر مذکور)

ہو جاتا ہے اور صرف " حتّٰی " استعمال ہوتا ہے لیکن مضارع کو نصب اسی محذوف أن کی وجہ سے آتی ہے۔ مثلاً حتّٰی یَفْرَحَ (یہاں تک کہ وہ خوش ہو جائے)۔ ظاہر ہے اس حتّٰی کا استعمال بھی إِذَنْ اور لام کَیْ کی طرح ایک سابقہ جملہ کے بعد آنے والے جملے میں ہوتا ہے۔ ابتداءً یہ نہیں آسکتے۔ ناصب مضارع ہونے کے علاوہ حتّٰی کے کچھ اور استعمال بھی ہیں جو آپ آگے چل کر پڑھیں گے۔

مشق نمبر ۴۰ (ا)

مندرجہ ذیل افعال کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں :-

۱۔ لَنْ يَكْتُبَ

۲۔ اَنْ يُضْرِبَ

۳۔ لِيَفْهَمَ

مشق نمبر ۴۰ (ب)

۱۔ لَنْ تَبْلُغَ الْمَسْجِدَ حَتّٰى تَلْعَقَ الصَّبْرَ۔

۲۔ لِمَ لَا تَشْرَبُ اللَّبَنَ كَیْ يَنْفَعَكَ۔

۳۔ كَانَ سَعِيْدٌ يَقْرَعُ الْبَابَ فَفَتَحْتُ لَهُ الْبَابَ لِيَدْخُلَ عَلَيْنَا۔

۴۔ اَذِنْتُ لَهٗ لِئَلَّا يَحْزَنَ۔

۵۔ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً

۶- أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ ۔
۷- أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللّٰهَ ۔

عربی میں ترجمہ کریں

۱- میں آج ہرگز قہوہ نہیں پیوں گی ۔
۲- اللہ نے انسان کو پیدا کیا تاکہ وہ (لوگ) اس کی عبادت کریں ۔
۳- ہم قرآن پڑھتے ہیں تاکہ اس کو سمجھیں ۔
۴- وہ دونوں ہرگز نہ ٹلیں گے یہاں تک کہ تم ان کو اجازت دو ۔
۵- تم دروازہ کھٹکھٹا رہے تھے تو اس نے تمہارے لیے دروازہ کھول دیا تاکہ تم غمگین نہ ہو ۔

ذخیرۂ الفاظ

أَذِنَ (س) : اجازت دینا۔
بَرِحَ (س) : ٹلنا - ہٹنا۔
بَلَغَ (ن) : پہنچنا۔
حَزَنَ (ن) : غمگین کرنا
لَعِقَ (س) : چاٹنا
مَجْدٌ : بزرگی

أَمَرَ (ن) : حکم دینا
قَرَعَ (ف) : کھٹکھٹانا
ذَبَحَ (ف) : ذبح کرنا
حَزِنَ (س) : غمگین ہونا
نَفَعَ (ف) : فائدہ دینا

مضارع مجزوم

۴۲: گذشتہ سبق میں ہم بعض ان حروفِ عاملہ کا جائزہ لے چکے ہیں جو مضارع کو نصب دیتے ہیں۔ اب اس سبق میں ہم نے بعض ایسے "عوامل" کا جائزہ لینا ہے جو مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ ایسے حروف و اسماء کو جوازمِ مضارع کہتے ہیں۔ یہ جوازم دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو صرف ایک فعل (مضارع) کو جزم دیتے ہیں۔ اور دوسرے وہ جو دو فعلوں (مضارع) کو جزم دیتے ہیں۔

۴۲:۲ صرف ایک فعل کو جزم دینے والے حروف بھی نواصب کی طرح اصلاً تو چار ہی ہیں یعنی (۱) "لَمْ" (۲) "لَمَّا" (۳) "ل" اسے لامِ امر کہتے ہیں۔ (۴) "لَا" اسے لائے نہی کہتے ہیں۔ جبکہ دو فعلوں کو جزم دینے والا اہم حرفِ جازم تو اِنْ (اگر) ہے اور بعض اسماء استفہام مثلاً مَنْ۔ مَا۔ مَتٰی۔ اَیْنَ۔ اَیَّانَ۔ اَیٌّ وغیرہ بھی مضارع کے دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں۔ اس وقت ان کو اسماء الشرط کہتے ہیں اور یہ جملہ شرطیہ میں استعمال ہوتے ہیں اور شرط اور جوابِ شرط میں آنے والے دونوں فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ پہلے ہم ایک فعل مضارع کو جزم دینے والے حروفِ جازمہ میں سے پہلے دو یعنی لَمْ اور لَمَّا کے استعمال اور معنی کی بات کرتے ہیں۔ باقی دو حروف یعنی لامِ امر اور لائے نہی پر ان شاء اللہ اگلے اسباق میں بات ہوگی۔

۴۲:۳ کسی فعل مضارع پر جب "لَمْ" داخل ہوتا ہے تو وہ بھی اعرابی اور معنوی دونوں تبدیلی لاتا ہے۔ اعرابی تبدیلی یہ آتی ہے کہ مضارع مجزوم ہو جاتا ہے۔ یعنی اس کے لام کلمہ پر ضمہ (ـُـ) والے صیغوں میں علامتِ سکون (ـْـ) لگ جاتی ہے۔ اور نون النسوہ کے علاوہ باقی نون اعرابی والے صیغوں کا "نون" گر جاتا ہے۔

۴:۲۲ لفظ "لَمْ" کے الگ کوئی معنی نہیں مگر جب یہ (لَمْ) مضارع پر داخل ہوتا ہے تو وہ بھی دو طرح کی معنوی تبدیلی لاتا ہے۔ اوّلاً یہ کہ مضارع میں زوردار نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور ثانیاً یہ کہ مضارع کے معنی ماضی کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔ مثلاً لَمْ يَفْعَلْ (اس نے کیا ہی نہیں)۔ ماضی کے شروع میں "مَا" لگانے سے بھی ماضی منفی ہو جاتا ہے جیسے مَا فَعَلَ (اس نے نہیں کیا)۔ مگر "لَمْ" میں زور اور تاکید کے ساتھ نفی کا مفہوم ہوتا ہے جسے ہم اردو میں "ہی" اور "بالکل" کے ذریعے ظاہر کر سکتے ہیں مثلاً لَمْ يَفْعَلْ کا درست ترجمہ ہوگا "اس نے کیا ہی نہیں" یا "اس نے بالکل نہیں کیا"۔ اب ہم ذیل میں مضارعِ مرفوع اور مضارع مجزوم بِلَمْ کی گردان دے رہے ہیں تاکہ آپ ہر صیغے میں ہونے والی تبدیلیوں کو ذہن نشین کر لیں۔

مضارع مرفوع	مضارع مجزوم (لَمْ کے ساتھ)
يَفْعَلُ (وہ ایک مرد کرتا ہے یا کریگا)	لَمْ يَفْعَلْ (اس ایک مرد نے کیا ہی نہیں)
يَفْعَلَانِ	لَمْ يَفْعَلَا
يَفْعَلُوْنَ	لَمْ يَفْعَلُوْا
تَفْعَلُ (وہ ایک عورت کرتی ہے یا کریگی)	لَمْ تَفْعَلْ (اس ایک عورت نے کیا ہی نہیں)
تَفْعَلَانِ	لَمْ تَفْعَلَا
يَفْعَلْنَ	لَمْ يَفْعَلْنَ
تَفْعَلُ (تو ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا)	لَمْ تَفْعَلْ (تو ایک مرد نے کیا ہی نہیں)
تَفْعَلَانِ	لَمْ تَفْعَلَا
تَفْعَلُوْنَ	لَمْ تَفْعَلُوْا

تَفْعَلِیْنَ (تو ایک عورت کرتی ہے یا کریگی)	لَمْ تَفْعَلِیْ (تو ایک عورت نے کیا ہی نہیں)
تَفْعَلَانِ	لَمْ تَفْعَلَا
تَفْعَلْنَ	لَمْ تَفْعَلْنَ
أَفْعَلُ (میں کرتا ہوں یا کروں گا)	لَمْ أَفْعَلْ (میں نے کیا ہی نہیں)
نَفْعَلُ	لَمْ نَفْعَلْ

۴۲:۵ امید ہے کہ مذکورہ بالا گردانوں کے تقابل سے آپ نے مندرجہ ذیل باتیں نوٹ کرلی ہوں گی۔

۱۔ جن صیغوں میں مضارع کے لام کلمہ پر ضمہ ہے وہاں لَمْ داخل ہونے کی وجہ سے لام کلمہ پر علامتِ سکون آگئی۔

۲۔ جن سات صیغوں میں نون اعرابی آتے ہیں ان سب سے لَمْ داخل ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گر گئے۔

۳۔ جمع مذکر غائب اور مخاطب کے صیغوں سے جب نون اعرابی گرا تو اس کی آخری واؤ ۔ جسے واو الجمع کہتے ہیں ۔ کے بعد ایک الف کا اضافہ کر دیا گیا جو پڑھا نہیں جاتا۔

۴۔ جمع مؤنث غائب اور مخاطب دونوں صیغوں نے کوئی تبدیلی قبول نہیں کی۔

۴۲:۶ دوسرا جازم مضارع حرف "لمّا" ہے بحیثیت جازم اس کا ترجمہ "ابھی تک نہیں ...." کر سکتے ہیں۔ (خیال رہے لَمَّا کے کچھ اور معنی بھی ہیں جو ہم آگے چل کر پڑھیں گے۔) مضارع پر جب لَمَّا داخل ہوتا ہے تو معنوی اور اعرابی دونوں تبدیلیاں لاتا ہے۔ یعنی ایک تو مضارع کو مجزوم کر دیتا ہے۔ دوسرے اس میں ماضی کے ساتھ "ابھی تک نہیں" کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً لَمَّا یَفْعَلْ (اس ایک مرد نے ابھی تک نہیں کیا)۔

۴۲:۷ دو فعلوں (مضارع) کو جزم دینے والے حروف و اسماء میں سے ہم یہاں صرف ایک حرف "اِنْ" (اگر) کا ذکر کریں گے۔ باقی کے استعمال آپ آگے چل کر پڑھیں گے۔ تاہم اگر آپ نے اِنْ کا استعمال سمجھ لیا تو آگے چل کر باقی حروف یا اسماء شرط کا استعمال سمجھ لینا آسان ہوگا۔

۴۲:۸ اِنْ (اگر) جازم مضارع بھی ہے اور بلحاظ معنی حرف شرط بھی ہے جس جملہ میں اِنْ آئے وہ جملہ شرطیہ کا پہلا حصہ یعنی "بیان شرط" یا صرف "شرط" کہلاتا ہے۔ اس کے بعد لازماً ایک اور جملہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جسے "جواب شرط" یا "جزاء" کہتے ہیں۔ مثلاً "اگر تو مجھے مارے گا ــــ تو میں تجھے ماروں گا"۔ اس میں پہلا حصہ "اگر تو مجھے مارے گا" شرط ہے۔ اور دوسرا حصہ "تو میں تجھے ماروں گا" جواب شرط یا جزاء ہے۔ اگر شرط اور جواب شرط دونوں میں فعل مضارع استعمال ہوا ہو (جو عموماً ہوتا ہے) اور شرط بھی اِنْ سے بیان کرنی ہو تو حصہ شرط والے مضارع سے پہلے اِنْ لگے گا اور مضارع مجزوم ہوگا اور جواب شرط والا فعل مضارع خود بخود مجزوم ہو جائے گا۔ (یہی صورت تمام حروفِ شرط اور اسماءِ شرط میں ہوتی ہے)۔ اس قاعدہ کی روشنی میں آپ مذکورہ جملہ "اگر تو مجھے مارے گا تو میں تجھے ماروں گا" کا عربی ترجمہ آسانی سے کر سکتے ہیں یعنی اِنْ تَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْكَ۔

۴۲:۹ اِنْ فعل ماضی پر داخل ہوتا ہے لیکن یہ فعل ماضی میں کوئی اعرابی تغیر نہیں لاتا۔ البتہ اس کی وجہ سے معنوی تبدیلی یہ آتی ہے کہ ماضی میں مستقبل کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لیے کہ شرط ماضی پر نہیں بلکہ مستقبل پر ہوتی ہے۔ مثلاً اِنْ قَرَأْتَ فَهِمْتَ (اگر تو پڑھے گا تو سمجھے گا۔)

مشق نمبر ۴۱ (الف)

مندرجہ ذیل افعال کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں۔

(۱) لَمْ يَفْهَمْ (۲) لَمَّا يَكْتُبْ (۳) اِنْ يَضْرِبْ

مشق نمبر ۴۱ (ب)

اردو میں ترجمہ کریں:

۱۔ إِنْ لَمْ تَبْذُلْ جُهْدَكَ لَنْ تَنْجَحَ يَوْمَ الْاِمْتِحَانِ
۲۔ إِنْ تَكْسَلْ تَنْدَمْ۔
۳۔ إِنْ تَذْهَبْ إِلٰى حَدِيْقَةِ الْحَيْوَانَاتِ تَنْظُرْ عَجَائِبَ خَلْقِ اللّٰهِ۔
۴۔ وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ۔
۵۔ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا۔
۶۔ أَلَمْ تَعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔
۷۔ إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ۔

عربی میں ترجمہ کریں:

۱۔ اگر تو میری مدد کرے گا تو میں تیری مدد کروں گا۔
۲۔ ہم نے قہوہ نہیں پیا اور ہم ہرگز نہیں پئیں گے۔
۳۔ عورتوں نے ابھی تک ناشتہ نہیں کھایا۔
۴۔ اگر تم سستی کرو گے تو شرمندہ ہو گے۔
۵۔ سورج اب تک طلوع نہیں ہوا۔
۶۔ اگر تم لوگوں نے خط نہیں لکھا تو غمگین ہو گے۔
۷۔ کیا ہم لوگوں کو معلوم نہیں کہ اللہ غفور رحیم ہے۔

ذخیرۂ الفاظ

بَذَلَ (ن) : خرچ کرنا۔
نَجَحَ (ف) : کامیاب ہونا
كَسِلَ (س) : سستی کرنا
نَدِمَ (س) : شرمندہ ہونا
نَظَرَ (ن) : دیکھنا
طَلَعَ (ن) : طلوع ہونا

فعل مضارع کا تاکیدی اسلوب

۴۳:۱ اس کتاب کے حصّہ اوّل کے سبق نمبر ۱۱ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ جملہ اسمیہ میں اگر تاکید کا مفہوم پیدا کرنا ہو تو لفظ " اِنَّ " کا استعمال ہوتا ہے۔ اب اس سبق میں ہم پڑھیں گے کہ کسی فعل مضارع میں اگر تاکید کا مفہوم پیدا کرنا ہو تو اس کا کیا طریقہ ہوگا۔ اس بات کو سمجھنے کے لیے ہم تھوڑا سا مختلف انداز اختیار کریں گے تاکہ بات پوری طرح ذہن نشین ہو جائے۔ پھر ہم آپ کو بتائیں گے کہ یہ عام طور پر استعمال کس طرح ہوتا ہے۔

۴۳:۲ دیکھیں یَفْعَلُ کے معنی ہیں " وہ کرتا ہے یا کرے گا " اب اگر اس میں تاکید کے معنی پیدا کرنا ہو تو اس کے لام کلمہ کو فتحہ (ـَ) دے کر ایک نون ساکن (جسے نون خفیفہ کہتے ہیں) بڑھا دیں گے۔ اس طرح یَفْعَلَنْ کے معنی ہو جائیں گے " وہ ضرور کرے گا "۔ اب اگر دوہری تاکید کرنی ہو تو نون ساکن کے بجائے نون مشدّد (جسے نون ثقیلہ کہتے ہیں) بڑھائیں گے۔ اس طرح یَفْعَلَنَّ کے معنی ہوں گے " وہ ضرور ہی کرے گا "۔ اب اگر اس پر بھی مزید تاکید مقصود ہو تو مضارع سے قبل لام تاکید " لَ " کا اضافہ کر دیں تو یہ لَیَفْعَلَنَّ ہو جائے گا۔ یعنی وہ لازماً کریگا۔

۴۳:۳ وضاحت کے لیے مذکورہ بالا ترتیب اختیار کرنے سے دراصل یہ بات ذہن نشین کرانا مقصود تھا کہ فعل مضارع پر جب شروع میں لام تاکید اور آخر پہ نون ثقیلہ لگا ہوا ہو تو یہ انتہائی تاکید کا اسلوب ہے۔ ورنہ نون خفیفہ اور ثقیلہ

عام طور پر لام تاکید کے ساتھ ہی استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں نون ثقیلہ یعنی لَیَفْعَلَنَّ کا اسلوب زیادہ مستعمل ہے۔ جبکہ نون خفیفہ یعنی لَیَفْعَلَنْ کا استعمال کافی کم ہے۔

۴۳:۴ ایک اہم بات یہ نوٹ کر لیں کہ نون خفیفہ اور ثقیلہ کے بغیر اگر صرف (لَ)، لام تاکید مضارع پر آئے تو اس کی وجہ سے نہ تو مضارع میں اعرابی تبدیلی آتی ہے اور نہ ہی تاکید کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ البتہ مضارع زمانہ حال کے ساتھ مخصوص ہو جاتا ہے۔ یعنی لَیَفْعَلُ کے معنی ہوں گے " وہ کر رہا ہے "۔

۴۳:۵ لام تاکید اور نون خفیفہ یا ثقیلہ لگنے سے فعل مضارع کے صرف پہلے صیغہ میں ہی تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ اس کی پوری گردان پر اثر پڑتا ہے۔ اب ہم ذیل میں لام تاکید اور نون ثقیلہ کے ساتھ مضارع کی گردان دے رہے ہیں تاکہ آپ مختلف صیغوں میں ہونے والی تبدیلی کو نوٹ کر لیں۔ اس کی وضاحت کے لیے پہلے کالم میں سادہ مضارع دیا ہے۔ دوسرے کالم میں وہ شکل دی ہے جو بظاہر تبدیلی کے بغیر ہونی چاہیئے تھی۔ تیسرے کالم میں وہ شکل دی ہے جو تبدیلی کی وجہ سے مستعمل ہے اور آخری کالم میں ہونے والی تبدیلی کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۱	۲	۳	۴
یَفْعَلُ یَفْعَلَانِ	لَیَفْعَلُ نَ لَیَفْعَلَانِ نَّ	لَیَفْعَلَنَّ لَیَفْعَلَانِّ	لام کلمہ مفتوح ہوگیا۔ نون اعرابی گر گیا اور نون ثقیلہ مکسور ہوگیا۔
یَفْعَلُوْنَ	لَیَفْعَلُوْنَ نَّ	لَیَفْعَلُنَّ	واو جمع اور نون اعرابی گر گیا۔
تَفْعَلُ تَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُ نَّ لَتَفْعَلَانِ نَّ	لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَانِّ	لام کلمہ مفتوح ہوگیا۔ یہاں بھی نون اعرابی گر گیا اور نون

			ثقیلہ مکسور ہوگیا۔
يَفْعَلْنَ	لَيَفْعَلْنَ نَّ	لَيَفْعَلْنَانِّ	یہاں نون نسوہ نہیں گرا۔ اسے نون ثقیلہ سے ملانے کے لیے ایک الف کا اضافہ کیا گیا اور نون ثقیلہ کو مکسور کیا۔
تَفْعَلُ	لَتَفْعَلُ نَّ	لَتَفْعَلَنَّ	لام کلمہ مفتوح ہوگیا۔
تَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِ نَّ	لَتَفْعَلَانِّ	نون اعرابی گرگیا اور نون ثقیلہ مکسور ہوگیا۔
تَفْعَلُوْنَ	لَتَفْعَلُوْنَ نَّ	لَتَفْعَلُنَّ	واو جمع اور نون اعرابی گرگیا۔
تَفْعَلِيْنَ	لَتَفْعَلِيْنَ نَّ	لَتَفْعَلِنَّ	یہاں ی اور نون اعرابی گرگیا۔
تَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِ نَّ	لَتَفْعَلَانِّ	نون اعرابی گرگیا اور نون ثقیلہ مکسور ہوگیا۔
تَفْعَلْنَ	لَتَفْعَلْنَ نَّ	لَتَفْعَلْنَانِّ	نون نسوہ نہیں گرا۔ اسے نون ثقیلہ سے ملانے کے لیے ایک الف کا اضافہ کیا گیا اور نون ثقیلہ کو مکسور کیا۔
اَفْعَلُ	لَاَفْعَلُ نَّ	لَاَفْعَلَنَّ	دونوں میں لام کلمہ مفتوح ہوگیا ہے
نَفْعَلُ	لَنَفْعَلُ نَّ	لَنَفْعَلَنَّ	

۴۳:۶ نون خفیفہ کی گردان نسبتاً آسان ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لام تاکید اور نون خفیفہ کے ساتھ مضارع کے تمام صیغے استعمال نہیں ہوتے۔ ذیل میں ہم اس کی گردان دے رہے ہیں۔ جو صیغے استعمال نہیں ہوتے۔ ان کے آگے کراس (×) لگا دیا گیا ہے۔ اس میں بھی کالم کی ترتیب وہی ہے جو ثقیلہ کی گردان میں ہے۔

١	٢	٣	۴
يَفْعَلُ	لَيَفْعَلُ نْ	لَيَفْعَلَنْ	لام کلمہ مفتوح ہوگیا۔
يَفْعَلَانِ	×	×	
يَفْعَلُوْنَ	لَيَفْعَلُوْنَ نْ	لَيَفْعَلُنْ	واو جمع اور نون اعرابی گرگیا۔
تَفْعَلُ	لَتَفْعَلُ نْ	لَتَفْعَلَنْ	لام کلمہ مفتوح ہوگیا۔
تَفْعَلَانِ	×	×	
يَفْعَلْنَ	×	×	
تَفْعَلُ	لَتَفْعَلُ نْ	لَتَفْعَلَنْ	لام کلمہ مفتوح ہوگیا۔
تَفْعَلَانِ	×	×	
تَفْعَلُوْنَ	لَتَفْعَلُوْنَ نْ	لَتَفْعَلُنْ	واو جمع اور نون اعرابی گرگیا۔
تَفْعَلِيْنَ	لَتَفْعَلِيْنَ نْ	لَتَفْعَلِنْ	ی اور نون اعرابی گرگیا۔
تَفْعَلَانِ	×	×	
تَفْعَلْنَ	×	×	
اَفْعَلُ	لَاَفْعَلُ نْ	لَاَفْعَلَنْ	دونوں میں لام کلمہ مفتوح ہے۔
نَفْعَلُ	لَنَفْعَلُ نْ	لَنَفْعَلَنْ	

۴۳:۷ ایک بات یہ بھی ذہن نشین کرلیں کہ کبھی کبھی نون خفیفہ کو تنوین سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے لَيَكُوْنَنْ کے بجائے لَيَكُوْنًا (وہ ضرور ہوگا) یا لَنَسْفَعَنْ کے

بجائے لَنَسْفَعًا (ہم ضرور گھسیٹیں گے)۔

مشق نمبر ۲۴ (الف)

مندرجہ ذیل افعال سے نون ثقیلہ اور نون خفیفہ کی گردان لکھیں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں:

i ۔ دَخَلَ (ن) : داخل ہونا۔

ii ۔ حَمَلَ (ض) : اٹھانا۔

iii ۔ رَفَعَ (ف) : بلند کرنا۔

مشق نمبر ۲۴ (ب)

مندرجہ ذیل افعال کا مادہ بتائیں۔ صیغہ بتائیں اور ترجمہ لکھیں:

(i)۔ لَاَكْتُبَنَّ (ii)۔ لَنَذْهَبَنَّ (iii)۔ لَتَحْضُرَنَّ

(iv)۔ لَيَسْمَعْنَانِّ (v)۔ لَيَرْفَعُنَّ (vi)۔ لَتَحْمِلِنَّ

(vii)۔ لَتَحْمِلَنَّ (viii)۔ لَتَحْمِلُنَّ (ix)۔ لَتَرْفَعْنَانِّ

(x)۔ لَتَرْفَعَانِّ ۔

مشق نمبر ۲۴ (ج)

اردو میں ترجمہ کریں

۱۔ لَاَكْتُبَنَّ الْيَوْمَ مَكْتُوْبًا اِلٰى مُعَلِّمِيْ۔

۲۔ لَنَذْهَبَنَّ غَدًا اِلَى الْحَدِيْقَةِ ۔

۳۔ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۔

۴۔ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ۔

۵۔ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۔

۶۔ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۔

فعل امر حاضر

۱۴:۱ اب تک ہم نے فعل ماضی اور فعل مضارع کے استعمال سے متعلق کچھ قواعد سیکھے ہیں۔ اب ہمیں فعل امر سیکھنا ہے۔ جس فعل میں کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے۔ اسے فعل امر کہتے ہیں۔ مثلاً ہم کہتے ہیں "تم یہ کرو" اس میں ایسے شخص کے لیے حکم ہے جو حاضر یعنی سامنے موجود ہے۔ یا ہم کہتے ہیں "اسے چاہیے کہ وہ یہ کرے"۔ اس میں ایسے شخص کے لیے حکم ہے جو غائب ہے یعنی سامنے موجود نہیں۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ "مجھ پر یہ لازم ہے کہ میں یہ کروں"۔ اس میں خود متکلم کے لیے ایک طرح سے حکم ہے۔ اب اس سبق میں ہم پہلے صیغہ حاضر سے فعل امر بنانے کا طریقہ سیکھیں گے اور انشاء اللہ اگلے سبق میں صیغہ غائب اور متکلّم سے فعل امر بنانے کا طریقہ سیکھیں گے۔

۱۴:۲ اس ضمن میں پہلی بات یہ نوٹ کرلیں کہ فعل امر ہمیشہ فعل مضارع میں کچھ تبدیلیاں کرکے بنایا جاتا ہے اور اس کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کرنے ہوتے ہیں:

۱۔ صیغہ حاضر کی علامت مضارع (ت) ہٹادیں۔

۲۔ علامت مضارع ہٹانے کے بعد مضارع کا پہلا حرف ساکن آئے گا۔ پڑھنے کے لیے اس سے پہلے ایک ہمزۃ الوصل لگادیں۔

۳۔ مضارع کے عین کلمہ پر اگر ضمّہ (ـُ) ہے تو ہمزۃ الوصل پر بھی ضمہ (ـُ) لگادیں۔ اور اگر مضارع کے ع کلمہ پر فتحہ (ـَ) یا کسرہ (ـِ) ہے تو ہمزۃ الوصل کو کو کسرہ (ـِ) دیں۔

۴۔ مضارع کے لام کلمے کو جزم (ـْ) دے دیں۔

مندرجہ بالا چار قواعد کی روشنی میں تَنْصُرُ سے فعل امر اُنْصُرْ (تو مدد کر) تَذْهَبُ سے اِذْهَبْ (تو جا) اور تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ (تو مار) ہو جائے گا۔

۳:۴۴ ظاہر ہے کہ فعل امر حاضر کے کل صیغے (مخاطب یا حاضر کی ضمیروں کی طرح) چھ ہی ہوں گے۔ اس طرح فعل امر حاضر کی مکمل گردان اس طرح ہوگی: (یہ گردان پہلے کی طرح "ف ع ل" سے لکھی گئی ہے جسے آپ حسبِ ضرورت کسی بھی فعل کے ساتھ بدل کر استعمال کر سکتے ہیں):

		واحد	تثنیہ	جمع
مخاطب	مذکر	اِفْعَلْ تو (ایک مرد) کر	اِفْعَلَا تم (دو مرد) کرو	اِفْعَلُوْا تم (سب مرد) کرو
	مونث	اِفْعَلِیْ تو (ایک عورت) کر	اِفْعَلَا تم (دو عورتیں) کرو	اِفْعَلْنَ تم (سب عورتیں کرو

۴:۴۴ امید ہے کہ مذکورہ گردان میں آپ نے نوٹ کر لیا ہوگا کہ تمام نون اعرابی گر گئے ہیں۔ جمع مذکر کے صیغے میں واو جمع کے بعد ایک الف کا اضافہ کیا گیا ہے جبکہ نون نسوۃ نے کوئی تبدیلی قبول نہیں کی۔ یعنی فعل امر بناتے وقت صیغہ مضارع (کا آخری حصہ) بالکل مجزوم ہو جاتا ہے۔ یہ بات (کہ فعل امر مجزوم ہوتا ہے) یاد رکھئے۔ آگے چل کر یہ آپ کو بعض قواعد سمجھنے میں مدد دے گی۔

۵:۴۴ اس بات کو یاد رکھیں کہ فعل امر کا ابتدائی الف چونکہ ہمزۃ الوصل ہوتا ہے اس لیے ماقبل سے ملا کر پڑھتے وقت یہ تلفظ میں گر جاتا ہے جبکہ تحریرًا موجود رہتا ہے مثلاً اُنْصُرْ سے وَانْصُرْ اور اِضْرِبْ سے وَاضْرِبْ۔

مشق نمبر ۴۳ (ا)

مندرجہ ذیل افعال سے امر حاضر کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں:

۱ - عَبَدَ (ن) : عبادت کرنا
۲ - جَعَلَ (ف) : بنانا
۳ - شَرِبَ (س) : پینا

مشق نمبر ۴۳ (ب)

مندرجہ ذیل جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے اعراب کی وجہ بتائیں اور اردو میں ترجمہ کریں :

۱ - تَعَالَ يَا مَحْمُوْدُ وَاجْلِسْ عَلَى الْكُرْسِيِّ فَاشْرَبِ الْقَهْوَةَ.
۲ - يَا أَحْمَدُ ! اِقْرَأْ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ لِأَسْمَعَ قِرَاءَتَكَ.
۳ - يَاۤ أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ.
۴ - رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ أَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ
۵ - يَا مَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرَّاكِعِيْنَ

عربی میں ترجمہ کریں:

۱ - اے فاطمہ ! اس کرسی پر بیٹھو اور اس باغ کی طرف دیکھو ۔
۲ - تم دونوں اللہ کی عبادت کرو ۔
۳ - تم سب (مذکر) گھر میں داخل ہو جاؤ اور وہاں بیٹھ جاؤ ۔
۴ - اے حامد ! اللہ کا شکر کر ۔
۵ - تم سب (مؤنث) مدرسہ جاؤ اور قرآن پڑھو ۔

ذخیرۂ الفاظ

تَعَالَ = آؤ   هُنَاكَ : وہاں

قَرَءَ (ف) : پڑھنا   هُنَا = یہاں

جَعَلَ (ف) : بنانا   هٰهُنَا : یہیں

قَنَتَ (ن) : عبادت کرنا   رَزَقَ (ن)، : عطا کرنا۔ دینا

رَكَعَ (ف) : رکوع کرنا   سَجَدَ (ن)، : سجدہ کرنا

نَظَرَ (ن) : دیکھنا

امرِ غائب و متکلّم

۴۵: صیغہ غائب اور متکلّم میں بھی فعل امر فعل مضارع سے ہی بنتا ہے اور اسے "امر غائب" کہتے ہیں۔ گرامر کی اصطلاح میں صیغہ متکلم کے "امر" کو بھی امر غائب ہی شمار کیا جاتا ہے۔ اس لیے کہ دونوں (امر غائب یا متکلم) کے بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے۔

۴۵:۲ گذشتہ اسباق کے پیراگراف ۴۲:۲ میں ہم نے کہا تھا کہ لام امر اور لائے نہی پر آگے بات ہوگی۔ اب سمجھ لیجیے کہ "امر غائب" اسی لام امر (لِ) سے بنتا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ "چاہیے کہ" سے کیا جاسکتا ہے۔ اور "امر غائب" بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع کے صیغہ غائب اور متکلّم کے شروع میں (علامتِ مضارع گرائے بغیر) لام امر (لِ) لگادیں اور مضارع کا آخری حصہ مجزوم کردیں۔ جیسے یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے) سے لِیَنْصُرْ (اسے چاہیے کہ مدد کرے)۔ اسی طرح امر غائب کی گردان (غائب اور متکلّم کے صیغوں میں) یوں ہوگی۔

لِیَفْعَلْ	لِیَفْعَلَا	لِیَفْعَلُوْا
اس ایک مرد کو چاہیے کہ کرے	ان دو مَردوں کو چاہیے کہ کریں	ان سب مردوں کو چاہیے کہ کریں۔
لِتَفْعَلْ	لِتَفْعَلَا	لِیَفْعَلْنَ
اس ایک عورت کو چاہیے کہ کرے	ان دو عورتوں کو چاہیے کہ کریں	ان سب عورتوں کو چاہیے کہ کریں۔
لِاَفْعَلْ	لِنَفْعَلْ	
مجھے چاہیے کہ کروں	ہمیں چاہیے کہ کریں۔	

۴۵:۳ آپ کو بتایا جاچکا ہے کہ لام امر (لِ) کی طرح ایک لام کَیْ (لِ) بھی ہوتا ہے جس کے معنی ہوتے ہیں "تاکہ"۔ گویا یہی (لِ) جب لام امر کے طور پر آتا ہے تو معنی دیتا ہے "چاہیے کہ ....." اور یہی (لِ) جب لام کَیْ کے طور پر آتا ہے تو اس کے معنی ہوتے ہیں "تاکہ"۔ ان دونوں کی پہچان میں آپ کو مشکل نہیں ہوگی۔ اگر آپ ان کے استعمال کے متعلق دو فرق ذہن نشین کر لیں۔

۴۵:۴ لام کَیْ اور لام امر کے استعمال کے متعلق پہلا فرق آپ کے علم میں ہے اس کا اعادہ کر لیں کہ لام کَیْ مضارع کو نصب دیتا ہے جبکہ لام امر اسے مجزوم کرتا ہے۔ مثلاً لِيَنْصُرَ کے معنی ہیں "تاکہ وہ مدد کرے"۔ جبکہ لِيَنْصُرْ کے معنی ہیں "اسے چاہیے کہ مدد کرے"۔ آپ نے دیکھا کہ دونوں جگہ (لِ) ہی استعمال ہوتا ہے۔ ایک جگہ اس کے معنی "تاکہ" ہیں۔ اس لیے اسے لام کَیْ (یعنی تاکہ کے معنی والا لام) کہتے ہیں۔ دوسری جگہ اس کے معنی "چاہیے کہ" ہیں۔ اس لیے اسے لام امر (حکم کے معنی دینے والا لام) کہتے ہیں۔

۴۵:۵ لام کَیْ اور لام امر کا دوسرا اہم فرق یہ ہے کہ لام امر سے پہلے اگر وَ یا فَ آ جائے تو لام امر ساکن ہو جاتا ہے لیکن لام کَیْ ساکن نہیں ہوتا۔ مثلاً فَلْيَخْرُجْ (پس اس کو چاہیے کہ نکل جائے۔) وَلْيَكْتُبْ (اور اسے چاہیے کہ لکھے)۔ یہ دراصل فَلِيَخْرُجْ اور وَلِيَكْتُبْ ہی تھا مگر شروع میں فَ اور وَ نے آکر لام امر کو ساکن کر دیا۔ جبکہ وَلِيَكْتُبَ کے معنی ہوں گے (اور تاکہ وہ لکھے)۔ نوٹ کریں کہ یہاں بھی شروع میں وَ آیا ہے لیکن اس نے لام کَیْ کو ساکن نہیں کیا۔ لام امر اور لام کَیْ کے اس فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

مشق نمبر ۴۴ (الف)

مندرجہ ذیل افعال سے امر غائب و متکلم کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں۔

۱۔ اَكَلَ (ن) : کھانا

۲ - سَبَحَ (ف) : تیرنا

۳ - رَجَعَ (ض) : واپس آنا

مشق نمبر ۴۴ (ب)

مندرجہ ذیل جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے اعراب کی وضاحت کریں اور اس کی وجہ بتائیں اور اردو میں ترجمہ کریں :

۱ - اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ لِیَرْحَمَکُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ ۔

۲ - فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلًا ۔

۳ - لِیَشْرَحِ الْمُعَلِّمُ الدَّرْسَ لِیَفْهَمَ الطُّلَّابُ ۔

۴ - لِنَعْبُدْ رَبَّنَا وَ لْنَحْمَدْهُ ۔

۵ - لِنَشْهَدْ اَنَّ اللّٰهَ رَبُّنَا لِنَدْخُلَ الْجَنَّةَ ۔

۶ - فَلْیَنْصُرُوا الْمُسْلِمِیْنَ لِیَنْجَحُوْا ۔

۷ - فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا

عربی میں ترجمہ کریں :

(۱) ان سب عورتوں کو چاہیے کہ وہ قرآن پڑھیں ۔ (۲) ہمیں چاہیے کہ ہم عصر کے بعد کھیلیں (۳) اسے چاہیے کہ وہ محنت کرے تاکہ وہ کامیاب ہو جائے (۴) ہمیں چاہیے کہ ہم کم ہنسیں (۵) اُن دو لڑکوں کو چاہیے کہ وہ سائیکل پر سوار ہو جائیں ۔ (۶) اُن سب مَردوں کو چاہیے کہ وہ اپنے رب کی عبادت کریں تاکہ ان کا رب انہیں بخش دے ۔

ذخیرۂ الفاظ

رَحِمَ (س) : رحم کرنا   طُلَّابٌ : طالب کی جمع   لَعِبَ (س) : کھیلنا

شَرَحَ (ف) : کھولنا ۔ واضح کرنا   شَهِدَ (س+ک) : گواہی دینا

رَکِبَ (س) : سوار ہونا   دَرَّاجَةٌ : سائیکل   جَهَدَ (ف) محنت کرنا

فعل امر مجہول

۴۶ : اب تک ہم نے فعل امر کے جو صیغے سیکھے ہیں وہ فعل امر معروف کے تھے ۔ اب ہم فعل امر مجہول بنانے کا طریقہ سیکھیں گے ۔ لیکن اس سے پہلے اردو جملوں کی مدد سے ہم فعل امر معروف اور مجہول کے مفہوم کو ذہن نشین کرلیں ۔ مثلاً ہم کہتے ہیں "محمود کو چاہیے کہ وہ دوا پئے" ۔ یہ صیغہ غائب میں امر معروف ہے ۔ لیکن اگر ہم کہیں "چاہیے کہ دوا پی جائے" ، تو یہ صیغہ غائب میں امر مجہول ہے ۔ اسی طرح "تم مارو" یہ صیغہ حاضر میں امر معروف ہے ۔ اور "چاہیے کہ تم مارے جاؤ" یہ صیغہ حاضر میں امر مجہول ہے ۔

۴۶:۲ اب ہمیں یہ سیکھنا ہے کہ عربی میں امر مجہول کا مفہوم پیدا کرنے کا کیا طریقہ ہے ۔ اس سلسلہ میں پہلی بات یہ نوٹ کریں کہ گذشتہ اسباق میں امر معروف بنانے کے لیے ہم نے جو بھی تبدیلی کی وہ مضارع معروف میں کی تھی ۔ اسی طرح امر مجہول بنانے کے لیے جو بھی تبدیلی ہوگی وہ مضارع مجہول میں ہوگی یعنی امر معروف مضارع معروف سے اور امر مجہول مضارع مجہول سے بنتا ہے ۔

۴۶:۳ دوسری بات یہ نوٹ کریں کہ امر معروف بناتے وقت صیغہ حاضر کا طریقہ مختلف ہے اور صیغہ غائب و متکلم کا طریقہ مختلف ہے ۔ یعنی صیغہ حاضر میں علامت مضارع گرا کر اور همزة الوصل لگا کر فعل مضارع کو مجزوم کرتے ہیں جبکہ صیغہ غائب و متکلم میں علامت مضارع کو برقرار رکھتے ہوئے اس سے قبل لام امر لگا کر فعل مضارع کو مجزوم کرتے ہیں ۔ لیکن امر مجہول بنانے کے لیے ایسا کوئی فرق نہیں ہوتا اور مضارع مجہول کے تمام صیغوں سے امر مجہول بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے ۔

۴۶:۴ اور وہ طریقہ یہ ہے کہ مضارع مجہول میں علامت مضارع سے قبل لام امر لگا دیتے ہیں اور فعل مضارع کو مجزوم کر دیتے ہیں ۔ مثلاً يُشْرَبُ (وہ پیا جاتا

ہے یا پیا جائے گا) سے لِیُشْرَبْ (چاہیے کہ وہ پیا جائے)۔ ذیل میں امر معروف اور امر مجہول کی مکمل گردان آمنے سامنے دی جا رہی ہے تاکہ آپ دونوں کے فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ (خصوصاً امر حاضر اور امر غائب کے صیغوں کا فرق)۔

غائب

مذکر

امر معروف

لِیَضْرِبْ "اس (ایک مرد) کو چاہیے کہ مارے"

لِیَضْرِبَا "ان (دو مردوں) کو چاہیے کہ ماریں"

لِیَضْرِبُوْا "ان (سب مردوں) کو چاہیے کہ ماریں"

امر مجہول

لِیُضْرَبْ "چاہیے کہ وہ (ایک مرد) مارا جائے"

لِیُضْرَبَا "چاہیے کہ وہ (دو مرد) مارے جائیں"

لِیُضْرَبُوْا "چاہیے کہ وہ (سب مرد) مارے جائیں"

مؤنث

امر معروف

لِتَضْرِبْ "اس (ایک عورت) کو چاہیے کہ مارے"

لِتَضْرِبَا "ان (دو عورتوں) کو چاہیے کہ ماریں"

لِیَضْرِبْنَ "ان (سب عورتوں) کو چاہیے کہ ماریں"

امر مجہول

لِتُضْرَبْ "چاہیے کہ وہ (ایک عورت) ماری جائے"

لِتُضْرَبَا "چاہیے کہ وہ (دو عورتیں) ماری جائیں"

لِیُضْرَبْنَ "چاہیے کہ وہ (سب عورتیں) ماری جائیں"

حاضر

مذکّر

امرمعروف امرمعروف

اِضْرِبْ " تو (ایک مرد) مار "
اِضْرِبَا " تم (دو مرد) مارو "
اِضْرِبُوْا " تم (سب مرد) مارو "

امرمجہول

لِتُضْرَبْ " چاہیے کہ تو (ایک مرد) مارا جائے "
لِتُضْرَبَا " چاہیے کہ تم (دو مرد) مارے جاؤ "
لِتُضْرَبُوْا " چاہیے کہ تم (سب مرد) مارے جاؤ "

مؤنث

امرمعروف

اِضْرِبِیْ " تو (ایک عورت) مار "
اِضْرِبَا " تم (دو عورتیں) مارو "
اِضْرِبْنَ " تم (سب عورتیں) مارو "

امرمجہول

لِتُضْرَبِیْ " چاہیے کہ تو (ایک عورت) ماری جائے "
لِتُضْرَبَا " چاہیے کہ تم (دو عورتیں) ماری جاؤ "
لِتُضْرَبْنَ " چاہیے کہ تم (سب عورتیں) ماری جاؤ "

امر معروف

متکلم

لِأَضْرِبْ	"مجھے چاہیے کہ میں ماروں۔"
لِنَضْرِبْ	"ہمیں چاہیے کہ ہم ماریں۔"

امر مجہول

لِأُضْرَبْ	"چاہیے کہ میں مارا جاؤں"
لِنُضْرَبْ	"چاہیے کہ ہم مارے جائیں۔"

مشق نمبر ۴۵

فعل رَحِمَ (س) سے امر معروف اور مجہول کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں ۔

فعل نہی

:۴۷ اب ہمیں عربی میں فعل نہی بنانے کا طریقہ سمجھنا ہے لیکن اس سے پہلے لفظ "نہی" اور اردو میں مستعمل لفظ "نہیں" کا فرق سمجھ لیں۔ اردو میں لفظ "نہیں" میں کسی کام کے نہ ہونے یعنی NEGATIVE کا مفہوم ہوتا ہے مثلاً "حامد نے خط نہیں لکھا"۔ اس کے لیے "نفی" کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے اور ایسے فعل کو "فعل منفی" کہتے ہیں۔ جبکہ "نہی" میں کسی کام سے منع کرنے کا مفہوم ہوتا ہے یعنی اس کام سے روکنے کے حکم کا مفہوم ہوتا ہے۔ مثلاً "حامد کو چاہیئے کہ وہ خط نہ لکھے" یا "تم خط مت لکھو"۔ اس کے لیے "فعل نہی" کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔

۲ : ۴۷ عربی فعل میں نہی کا مفہوم پیدا کرنے کے لیے فعل مضارع سے قبل "لا" کا اضافہ کر کے اس صیغہ مضارع کو مجزوم کر دیتے ہیں۔ مثلاً تَكْتُبُ کے معنی ہیں "تو لکھتا ہے"۔ لَا تَكْتُبْ کے معنی ہو گئے "تو مت لکھ"۔ اسی طرح يَكْتُبُ کے معنی ہیں "وہ لکھتا ہے"۔ لَا يَكْتُبْ کے معنی ہو گئے "چاہیئے کہ وہ مت لکھے"۔

۳ : ۴۷ لفظ "لَا" کے استعمال کے سلسلہ میں ایک بات اور ذہن نشین کر لیں۔ فعل مضارع میں نفی کا مفہوم پیدا کرنے کے لیے بھی عام طور پر "لا" کا استعمال ہوتا ہے جسے لائے نفی کہتے ہیں اور یہ غیر عامل ہوتا ہے یعنی جب مضارع پر لائے نفی داخل ہوتا ہے تو مضارع میں کوئی اعرابی تبدیلی نہیں لاتا صرف اس فعل میں نفی کا مفہوم پیدا کرتا ہے۔ مثلاً تَكْتُبُ (تو لکھتا ہے) سے لَا تَكْتُبُ (تو نہیں لکھتا ہے)، اس کے برعکس لائے نہی عامل ہے اور وہ مضارع کو مجزوم کرتا ہے۔ مثلاً لَا تَكْتُبْ (تو مت لکھ) یا لَا تَكْتُبُوْا (تم لوگ مت لکھو)۔

۴ : ۴۷ اب ایک بات اور ذہن نشین کر لیں۔ فعل امر اور فعل نہی، دونوں کے لیے

نون ثقیلہ اور خفیفہ بھی استعمال ہوتے ہیں مثلاً اِضْرِبْ (تو مار) سے اِضْرِبَنّ (تو ضرور مار) لَا تَضْرِبْ (تو مت مار) سے لَا تَضْرِبَنّ (تو ہرگز مت مار)۔ وغیرہ۔

مشق نمبر ۴۶ (الف)

فعل کَتَبَ (ن) سے فعل نہی معروف و مجہول کی گردان لکھیں اور ہر صیغہ کے معنی بھی لکھیں۔

مشق نمبر ۴۶ (ب)

مندرجہ عبارت پر حرکات و اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں!

انظر یا خالد الیٰ کتابک واقرأ درسک ولا تنظر الیٰ یمینک و الیٰ یسارک۔ وان لم تفهم فاسئل استاذک۔ و اِذَا فرغت من الدرس فاذهب اِلیٰ بیتک ولا تلعب مع الاولاد فی الطریق و احفظ دروسک بعد صلوٰۃ المغرب واکتب واجبات المدرسۃ ولا تکن من الغافلین۔ واعلم انّ الغافل والکسلان لا یَنجَحانِ یوم الامتحان۔

مشق نمبر ۴۶ (ج)

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں۔ خط کشیدہ الفاظ کے اعراب کی وضاحت کریں اور اس کی وجہ بتائیں۔

۱۔ یَا بَنِیَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ۔

۲۔ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔

۳۔ لَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ۔

۴۔ اِذْهَبْ بِكِتَابِىْ هٰذَا ۔

۵۔ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ ۔

۶۔ لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ

۷۔ يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىْ اِلٰى رَبِّكِ ۔

۸۔ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ
عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۔

۹۔ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ
عَامِهِمْ هٰذَا ۔

۱۰۔ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ قرآن سیکھو پھر اس پر عمل کرو تاکہ تم آخرت میں کامیاب ہو جاؤ۔

۲۔ تم دونوں یہاں نہ کھیلو بلکہ میدان میں کھیلو تاکہ ہم پڑھ سکیں۔

۳۔ اے ابلیس! تجھے کس چیز نے روکا کہ تو سجدہ کرے؟

۴۔ اے دربان! دروازہ کھول تاکہ ہم سکول میں داخل ہو سکیں۔ میں دروازہ نہیں
کھولوں گا تم سب واپس چلے جاؤ۔

۵۔ تم کل سکول کیوں نہیں گئے؟ کل ہم نے بہت زیادہ سبق پڑھا۔ تجھے چاہیے
کہ تو آج کا سبق اچھی طرح یاد کرلے تاکہ تو کل شرمندہ نہ ہو۔

۶۔ تم سب عورتیں یہاں سے چلی جاؤ تاکہ ہم یہاں کھیل سکیں۔

۷۔ تمہیں چاہیے کہ تم اپنی کتابیں کھولو اور اپنا سبق یاد کرو۔

۸۔ تم دونوں عورتیں خوش کیوں نہیں ہوئیں۔

۹۔ یقیناً اللہ ہماری مدد کرے گا وہ ہمارے ساتھ ہے۔

۱۰۔ ان سب کو چاہیے کہ وہ قرآن مجید پڑھیں اور اس کو یاد کریں پھر اس پر عمل کریں۔

ابواب ثلاثی مزید فیہ (حصہ اول)

۴۸:۱ سبق نمبر ۴۷ میں ہم نے ثلاثی مجرد کے چھ ابواب پڑھے تھے۔ یعنی باب فَتَحَ، باب ضَرَبَ وغیرہ۔ اب ہم ثلاثی مزید فیہ کے کچھ ابواب کا مطالعہ کریں گے لیکن اس سے پہلے ضروری ہے کہ "ثلاثی مجرد" اور "ثلاثی مزید فیہ" کی اصطلاحات کا مفہوم ہمارے ذہن میں واضح ہو۔

۴۸:۲ سبق ۴۷:۷ کے آخر پر ہم نے ابواب ثلاثی مجرد کے نقشے کے بعد "ثلاثی" اور "مجرد" کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کئے تھے۔ اور وہیں مختصراً "مزید فیہ" کا ذکر کرتے ہوئے وعدہ کیا تھا کہ اس پر آگے چل کر بات ہوگی۔ چنانچہ اب ہم آپ کو "ثلاثی مزید فیہ" اور اس کے بعض ابواب کے متعلق کچھ بتائیں گے۔

۴۸:۳ آپ پڑھ چکے ہیں کہ فعل ثلاثی مجرد کا مطلب ہے تین حرفی مادہ کا ایسا فعل جس کے اصلی حروف میں کسی مزید حرف کا اضافہ نہ کیا جائے۔ اور فعل ثلاثی مزید فیہ کا مطلب ہے تین حرفی مادہ کا ایسا فعل جس کے اصلی تین حروف کے ساتھ کسی حرف یا کچھ حروف کا اضاف کیا گیا ہو اور یہ اضافہ فعل ماضی کے پہلے صیغے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ کسی فعل ثلاثی مجرد کے ماضی کا پہلا صیغہ ہی وہ لفظ ہے جس میں مادہ کے اصلی تین حروف موجود ہوتے ہیں۔ چنانچہ ثلاثی مزید فیہ کے فعلِ ماضی کے پہلے صیغے میں حروفِ اصلی یعنی ف ع ل کے ساتھ اضافہ شدہ حروف صاف پہچانے جاتے ہیں۔

۴۸:۴ یہ بار بار ہم نے "ماضی کے پہلے صیغے" کی بات اس لیے کی ہے کہ آپ یہ سمجھ لیں کہ فعل کی تمام گردانوں (ماضی کی ہو یا مضارع کی)، میں بھی تو ہر صیغے میں بعض حروف کا اضاف

ہوتا ہے ۔ جیسے فَعَلَ سے فَعَلَا ۔ فَعَلُوْا ۔ وغیرہ ، تو یہ بات یاد رکھئے کہ یہ گردان کے صیغوں والا اضافہ فعل کو مزید فیہ نہیں بناتا کیونکہ گردان کے صیغوں کے آخر میں ہونے والی تبدیلی یا اضافہ تو صیغوں کی علامت ہوتا ہے اور یہ مجرّد اور مزید فیہ کی گردانوں میں ایک جیسا ہوتا ہے جیسا کہ آپ آگے چل کر دیکھیں گے ۔ چنانچہ مجرّد یا مزید فیہ کی اصل پہچان اس کے ماضی کے پہلے صیغے سے ہوتی ہے ۔

۴۸:۵ ثلاثی مزید فیہ کے فعل کے ماضی کے پہلے صیغے میں زائد حروف کا اضافہ کبھی ایک حرف کا ہوتا ہے ۔ کبھی دو حرف کا اور کبھی تین حروف کا ۔ ان تبدیلیوں سے ثلاثی مزید فیہ کے بہت سے نئے ابواب بنتے ہیں ۔ لیکن زیادہ استعمال ہونیوالے ابواب صرف آٹھ ہیں ۔ اس لیے ہم اپنے موجودہ اسباق کو انہی آٹھ ابواب تک محدود رکھیں گے ۔

۴۸:۶ ذیل میں ہم مذکورہ آٹھ ابواب کے فعل ماضی کے پہلے صیغے کا وزن لکھتے ہیں ۔ اصلی حروف کو ف ع ل سے ظاہر کرکے بھی اور ف ع ل میں سے ہر ایک کے لیے ایک چھوٹی لکیر (ـــ) ڈال کر بھی ، تاکہ آپ کو زائد حروف کا فوراً پتہ چل سکے ۔ یہاں یہ بات بھی نوٹ کرلیں کہ یہ اوزان ہم زائد حروف کی تعداد کے مطابق ترتیب دے کر لکھیں گے ۔ یعنی پہلے ایک حرف کے اضافے والے ماضی ، پھر دو حرف کے اضافے والے ماضی اور پھر تین حرف کے اضافے والے ماضی ۔

(۱) اَفْعَلَ = أَ ـْـ ـَـ ـَـ
(۲) فَعَّلَ : ـَـ ـْـ ـَـ ـَـ
(۳) فَاعَلَ : ـَـ ا ـَـ ـَـ
(۴) تَفَعَّلَ : تَ ـَـ ـْـ ـَـ ـَـ
(۵) تَفَاعَلَ : تَ ـَـ ا ـَـ ـَـ
(۶) اِفْتَعَلَ : إِ ـْـ تَ ـَـ ـَـ
(۷) اِنْفَعَلَ : إِ نْ ـَـ ـَـ ـَـ
(۸) اِسْتَفْعَلَ : إِ سْ تَ ـْـ ـَـ ـَـ

۴۸:۷ امید ہے کہ مذکورہ بالا اوزان میں آپ نے نوٹ کر لیا ہوگا کہ پہلے فعل یعنی أَفْعَلَ میں صرف ایک ہمزۂ مفتوحہ کا شروع میں اضافہ کیا گیا ہے۔ اس وزن پر آنے والے نمونے کے چند الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:

(i) أَكْرَمَ (مادہ ک ر م سے) : اس نے عزت افزائی کی۔

(ii) أَحْسَنَ (مادہ ح س ن سے) : اس نے بھلائی کی، حُسنِ سلوک کیا۔

اسی طرح فَعَّلَ کے وزن میں نوٹ کریں کہ اس میں مادہ ہی کے ایک حرف یعنی ع کلمہ کو دو دفعہ شامل کیا گیا ہے۔ اس طرح ع کلمہ کا ایک حرف اضافی ہے۔ مثلاً

(i) عَلَّمَ (مادہ ع ل م سے) : اس نے پڑھایا۔ تعلیم دی۔

(ii) قَبَّلَ (مادہ ق ب ل سے) : اس نے چوم لیا۔ بوسہ لیا۔

فاعَلَ کے وزن میں ف کلمہ کے بعد ایک الف کا اضافہ ہے مثلاً

(i) قَابَلَ (مادہ ق ب ل سے) : اس نے مقابلہ کیا۔

(ii) شَاهَدَ (مادہ ش ھ د سے) : اس نے مشاہدہ کیا۔

تَفَعَّلَ کے وزن میں شروع میں "ت" کا اضافہ ہے اور ع کلمہ میں اس کا ایک حرف اضافی ہے (فَعَّلَ کی طرح) مثلاً

(i) تَعَلَّمَ (مادہ ع ل م سے) : اس نے سیکھا۔

(ii) تَقَبَّلَ (مادہ ق ب ل سے) : اس نے قبول کیا۔

تَفَاعَلَ کے وزن میں "ت" کا اضافہ ہے اور پھر ف کلمہ کے بعد "الف" کا اضافہ ہے مثلاً

(i) تَعَاوَنَ (مادہ ع و ن سے) : اس نے تعاون کیا۔

(ii) تَفَاخَرَ (مادہ ف خ ر سے) : اس نے دوسرے پر فخر کیا۔

إِفْتَعَلَ کے وزن میں ایک "ھمزۃ" کا اضافہ ہے اور ف کلمہ کے بعد ایک "ت" کا اضافہ ہے مثلاً

(i) اِمْتَحَنَ (مادہ م ح ن سے) : اس نے امتحان لیا ۔ آزمایا۔

(ii) اِعْتَمَدَ (مادہ ع م د سے) : اس نے اعتماد کیا ۔

اِنْفَعَلَ کے وزن میں شروع میں ہی "اِنْ" کا اضافہ کیا گیا ہے مثلاً

(i) اِنْقَلَبَ (مادہ ق ل ب سے) : وہ پلٹ گیا یا بدل گیا ۔

(ii) اِنْکَشَفَ (مادہ ک ش ف سے) : وہ کھل گیا ۔ ظاہر ہو گیا ۔

اِسْتَفْعَلَ میں شروع میں ہی بصورت "اِسْتَ" تین حروف زائد آتے ہیں مثلاً

(i) اِسْتَغْفَرَ (مادہ غ ف ر سے) : اس نے مغفرت مانگی ۔

(ii) اِسْتَحْکَمَ (مادہ ح ک م سے) : اس نے مضبوط کیا ۔ پکا کیا ۔

۴۸ : ۸ مذکورہ بالا اوزان کے سلسلے میں ایک اہم بات یہ نوٹ کر لیں کہ ان میں سے جو وزن ھمزۃ سے شروع ہوتا ہے اس کا ھمزۃ دراصل ھمزۃ الوصل ہوتا ہے اس لیے پیچھے کسی لفظ سے ملا کر پڑھتے وقت وہ تلفظ میں ساکت ہو جاتا ہے۔ مثلاً اِنْفَعَلَ سے وَانْفَعَلَ یا اِمْتَحَنَ سے وَامْتَحَنَ ۔

۴۸ : ۹ اب یہ بھی نوٹ کر لیں کہ أَفْعَلَ کے وزن میں جو ھمزۃ ہے وہ ھمزۃ الوصل نہیں ہے ۔ اس لیے وہ پیچھے سے ملا کر پڑھتے وقت بھی بدستور قائم رہتا ہے مثلاً أَفْعَلَ سے وَأَفْعَلَ یا أَحْسَنَ سے ۔ وَأَحْسَنَ ۔ اسے ھمزۃ القطع کہتے ہیں۔

مشق نمبر ۔ ۴۷ (الف)

مندرجہ ذیل مادّوں کو قوسین میں دیئے گئے وزن میں ڈھالیں۔

ک ر م ۔ خ ر ج ۔ ب ع د ۔ ر ش د ۔ ج ل س ۔ (أَفْعَلَ)
ر غ ب ۔ ع ذ ب ۔ ق ر ب ۔ ک ذ ب ۔ ص د ق ۔ (فَعَّلَ)
ط ل ب ۔ ق ت ل ۔ ق ب ل ۔ ش ر ک ۔ خ ل ف ۔ (فَاعَلَ)

ق ر ب ۔ ذ ک ر ۔ ف ک ر ۔ ق د س ۔ ک ل م ۔ (تَفَعَّلَ)
ف خ ر ۔ ع ق ب ۔ ق ب ل ۔ ک ث ر ۔ ب ع د ۔ (تَفَاعَلَ)
ن ش ر ۔ ع ر ف ۔ م ح ن ۔ ک س ب ۔ ع د ل ۔ (اِفْتَعَلَ)
ش ر ح ۔ ق ل ب ۔ ق ط ع ۔ ک ش ف ۔ ح ر ف ۔ (اِنْفَعَلَ)
خ ر ج ۔ خ ب ر ۔ ح ق ر ۔ ب د ل ۔ ب ع د ۔ (اِسْتَفْعَلَ)

مشق نمبر ۔ ۴۷ (ب)

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں نیز ان کا مادہ بتائیں۔

اِجْتَهَدَ : اس نے کوشش کی۔ اِسْتَحْسَنَ : اس نے اچھا سمجھا۔
أَصْلَحَ : اس نے درست کیا۔ بَلَّغَ : اس نے پہنچا دیا۔
نَزَّلَ : اس نے اتارا۔ أَنْزَلَ : اس نے اتارا۔
خَاصَمَ : اس نے جھگڑا کیا۔ تَعَجَّبَ : اس نے تعجب کیا۔
دَافَعَ : اس نے مدافعت کی۔ اِجْتَنَبَ : اس نے پرہیز کیا۔
اِسْتَخْرَجَ : اس نے نکالا۔ اِنْكَشَفَ : وہ کھل گیا۔
أَرْشَدَ : اس نے راہ دکھائی۔ اِكْتَسَبَ : اس نے کمایا۔
اِسْتَنْصَرَ : اس نے مدد چاہی۔ اِنْهَدَمَ : وہ گر گیا۔
بَاعَدَ : وہ دور ہو گیا۔

ابوابِ ثلاثی مزید فیہ (حصہ دوم)

۴۹ : آپ نے فعل مجرد میں پڑھا تھا کہ ماضی اگر فَعَلَ کے وزن پر ہو تو اس کے مضارع کے پہلے صیغے کی تین ممکن صورتیں ہو سکتی ہیں یعنی یَفْعَلُ ۔ یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ ۔ اور اگر ماضی فَعِلَ کے وزن پر ہو تو مضارع کی دو صورتیں ممکن ہوتی ہیں یعنی یَفْعَلُ اور یَفْعِلُ ۔ لیکن افعالِ مزید فیہ کے ضمن میں یہ بات بہت اہم ہے اور اسے یاد کرلیں کہ مزید فیہ کے ماضی کے جو اوزان آپ نے گذشتہ سبق میں پڑھے ہیں ان میں سے ہر ایک کا مضارع کا پہلا صیغہ ایک ہی مقررہ وزن پر آئے گا جو ہم ابھی آگے چل کر آپ کو بتائیں گے ۔

۴۹:۱ دوسری قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ ثلاثی مجرد میں فعل سے مصدر بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے یعنی کوئی مقررہ وزن نہیں ہے ۔ بس اہلِ زبان سے سُن کر یا ڈکشنری میں دیکھ کر ان کا مصدر معلوم کیا جاتا ہے ۔ اس کے برعکس مزید فیہ کے ہر صیغۂ ماضی اور مضارع کے مقرر کردہ وزن کی طرح اس کے مصدر کا بھی ایک مقرر وزن ہوتا ہے اور مصدر کا یہ وزن ہی دراصل باب کا نام ہوتا ہے ۔

۴۹:۲ ذیل میں ہم پچھلے سبق میں پڑھے ہوئے مزید فیہ کے آٹھ ابواب کے ماضی کا اسی ترتیب سے وزن لکھ رہے ہیں اور ہر ایک کے ساتھ اس کے مضارع اور مصدر کا وزن دے رہے ہیں ۔ اسے ذرا توجہ سے پڑھیں اور سمجھنے کی کوشش کریں ۔

نمبر شمار	ماضی		مضارع		مصدر (باب کا نام)	
۱	أَفْعَلَ	أَ ـْ ـَ ـَ	يُفْعِلُ	يُ ـْ ـِ ـُ	إِفْعَالٌ	إِ ـْ ـَ ا ـٌ
۲	فَعَّلَ	ـَ ـْ ـَ ـَ	يُفَعِّلُ	يُ ـَ ـْ ـِ ـُ	تَفْعِيْلٌ	تَ ـْ ـِ يْ ـٌ
۳	فَاعَلَ	ـَ ا ـَ ـَ	يُفَاعِلُ	يُ ـَ ا ـِ ـُ	مُفَاعَلَةٌ	مُ ـَ ا ـَ ـَ ـةٌ
۴	تَفَعَّلَ	تَ ـَ ـْ ـَ ـَ	يَتَفَعَّلُ	يَ تَ ـَ ـْ ـَ ـُ	تَفَعُّلٌ	تَ ـَ ـْ ـُ ـٌ
۵	تَفَاعَلَ	تَ ـَ ا ـَ ـَ	يَتَفَاعَلُ	يَ تَ ـَ ا ـَ ـُ	تَفَاعُلٌ	تَ ـَ ا ـُ ـٌ
۶	اِفْتَعَلَ	اِ ـْ تَ ـَ ـَ	يَفْتَعِلُ	يَ ـْ تَ ـِ ـُ	اِفْتِعَالٌ	اِ ـْ تِ ـَ ا ـٌ
۷	اِنْفَعَلَ	اِنْ ـَ ـَ ـَ	يَنْفَعِلُ	يَ نْ ـَ ـِ ـُ	اِنْفِعَالٌ	اِنْ ـِ ـَ ا ـٌ
۸	اِسْتَفْعَلَ	اِسْ تَ ـْ ـَ ـَ	يَسْتَفْعِلُ	يَ سْ تَ ـْ ـِ ـُ	اِسْتِفْعَالٌ	اِسْ تِ ـْ ـَ ا ـٌ

۲ : ۹۴ مذکورہ بالا جدول میں امید ہے آپ نے یہ بات نوٹ کر لی ہو گی کہ آٹھوں ابواب کے ماضی کے صیغوں میں ع کلمہ پر فتحہ (ـَ) آئی ہے جبکہ مضارع کے صیغوں کی صورتحال اس طرح ہے :

(i) پہلے تین ابواب کے مضارع کے صیغوں یعنی يُفْعِلُ ۔ يُفَعِّلُ اور يُفَاعِلُ کی علامتِ مضارع پر ضمہ (ـُ) اور ع کلمہ پر کسرہ (ـِ) آئی ہے ۔

(ii) اس کے بعد کے دو ابواب کے مضارع کے صیغوں یعنی يَتَفَعَّلُ اور يَتَفَاعَلُ کی علامتِ مضارع پر بھی اور ع کلمہ پر بھی فتحہ (ـَ) آئی ہے ۔

(iii) جبکہ آخری تین ابواب کے مضارع کے صیغوں یعنی يَفْتَعِلُ ۔ يَنْفَعِلُ اور يَسْتَفْعِلُ کی علامتِ مضارع پر فتحہ (ـَ) برقرار رہتی ہے لیکن ع کلمہ کی کسرہ (ـِ) واپس آجاتی ہے ۔

مذکورہ بالا تجزیہ کو اگر آپ ذہن نشین کر لیں تو ان ابواب کے ماضی اور مضارع کے صیغوں کے اوزان یاد رکھنے میں آپ کو بہت سہولت ہو جائے گی ۔

۴۹:۴ ایک اہم بات یہ بھی نوٹ کرلیں کہ ثلاثی مجرد میں کوئی فعل خواہ کسی باب سے آئے یعنی اس کے ع کلمے پر خواہ کوئی حرکت ہو، جب وہ ثلاثی مزید فیہ میں آئے گا تو اس کے ع کلمے کی حرکت متعلقہ باب کے ماضی اور مضارع کے صیغوں کے وزن کے مطابق ہوگی۔ مثلاً ثلاثی مجرد میں سَمِعَ ۔ یَسْمَعُ آتا ہے لیکن یہی فعل جب باب افتعال میں آئے گا تو اس کا ماضی اور مضارع اِسْتَمَعَ ۔ یَسْتَمِعُ بنے گا۔ اسی طرح کَرُمَ ۔ یَکْرُمُ جب باب انفعال میں آئے گا تو اس کا ماضی اور مضارع اُکْرَمَ ۔ یُکْرِمُ ہوگا ۔

۴۹:۵ مصدر کے جو اوزان بطور "باب کا نام" دیے گئے ہیں ان میں یہ بھی اضافہ کرلیجئے کہ ان میں سے بعض ابواب کا مصدر دو طرح سے یعنی ایک دوسرے وزن پر بھی آتا ہے ۔ تاہم باب کا نام یہی رہتا ہے جو اوپر جدول میں لکھا گیا ہے۔ مصدر کے متبادل اوزان یہ ہیں :۔

(i) باب تفعیل کا مصدر تَفْعِلَۃٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے ذَکَّرَ ۔ یُذَکِّرُ (یاد دلانا) سے مصدر تَذْکِیْرٌ بھی ہے اور تَذْکِرَۃٌ بھی ہے مگر جَرَّبَ ۔ یُجَرِّبُ (آزمانا) کا مصدر تَجْرِیْبٌ بہت کم استعمال ہوتا ہے عموماً تَجْرِبَۃٌ استعمال ہوتا ہے ۔

(ii) باب مُفَاعَلَۃٌ بعض دفعہ فِعَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے مثلاً جَاھَدَ ۔ یُجَاھِدُ (جہاد کرنا) کا مصدر مُجَاھَدَۃٌ بھی ہے اور جِھَادٌ بھی ۔ مگر قَابَلَ ۔ یُقَابِلُ (آمنے سامنے ہونا ۔ مقابلہ کرنا) کا مصدر قِبَالٌ استعمال

قَابَلَ ۔ یُقَابِلُ مُقَابَلَۃٌ استعمال ہوتا ہے ۔

نہیں ہوتا بلکہ مُقَابَلَۃٌ استعمال ہوتا ہے ۔

۴۹:۶ ایک اور بات بھی ابھی سے ذہن میں رکھ لیجئے ۔ اگرچہ اس کے استعمال کا موقعہ آگے چل کر آئے گا، اور وہ یہ کہ مزید فیہ فعل کے اگر ماضی اور مضارع کا پہلا صیغہ بول کر ساتھ مصدر بھی بولنا ہو تو اس صورت میں مصدر کو منصوب پڑھا اور لکھا جاتا ہے

ضروری ہے جب ماضی اور مضارع کا صیغہ بول کر ساتھ مصدر بولا جائے ورنہ ویسے "سکھانا" کی عربی "تَعْلِيْمٌ" ہی کہیں گے۔ نصب کی اس وجہ سے آگے مفعول کی بحث میں بات ہوگی۔

مشق نمبر ۴۸ (الف)

مندرجہ ذیل مادوں کو قوسین میں دیئے گئے باب میں ڈھالیں یعنی ہر ایک مادہ سے دیے گئے باب کے ماضی اور مضارع کا پہلا صیغہ لکھیں اور اس کا مصدر بحالتِ نصب لکھیں:

مثلاً أَكْرَمَ - يُكْرِمُ - إِكْرَامًا

تمام کلمات پر مکمل حرکات دے کر لکھیں۔

ک ر م - خ ر ج - ب ع د - ر ش د - ج ل س۔ (إِفْعَالٌ)
ر غ ب - ع ذ ب - ق ر ب - ک ذ ب - ص د ق۔ (تَفْعِيْلٌ)
ط ل ب - ق ت ل - ق ب ل - ش ر ک - خ ل ف۔ (مُفَاعَلَةٌ)
ق ر ب - ذ ک ر - ف ک ر - ق د س - ک ل م۔ (تَفَعُّلٌ)
ف خ ر - ع ق ب - ق ب ل - ک ث ر - ب ع د۔ (تَفَاعُلٌ)
ن ش ر - ع ر ف - م ح ن - ک س ب - ع د ل۔ (اِفْتِعَالٌ)
ش ر ح - ق ل ب - ق ط ع - ک ش ف - ح ر ف۔ (اِنْفِعَالٌ)
خ ر ج - خ ب ر - ح ق ر - ب د ل - ب ع د۔ (اِسْتِفْعَالٌ)

مشق نمبر ۴۸ (ب)

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی (مصدری) یاد کیجئے اور ہر ایک کا مادہ اور باب بتائیں۔

اِجْتِهَادٌ	کوشش کرنا	اِسْتِحْسَانٌ	اچھا سمجھنا

إِصْلَاحٌ : درست کرنا
تَنْزِيلٌ : آتارنا
تَخَاصُمٌ : باہم جھگڑنا
دِفَاعٌ : مدافعت کرنا
اِسْتِخْرَاجٌ : نکالنا
اِرْشَادٌ : راہ دکھانا
اِكْتِسَابٌ : کمانا
اِنْهِدَامٌ : گرنا
تَعَاقُبٌ : ایک دوسرے کے پیچھے ہونا۔

تَبْلِيغٌ : پہنچا دینا
اِنْزَالٌ : آتارنا
تَعَجُّبٌ : تعجب کرنا
اِجْتِنَابٌ : پرہیز کرنا
اِنْكِشَافٌ : کھلنا
مُدَافَعَةٌ : مدافعت کرنا
اِسْتِنْصَارٌ : مدد چاہنا
مُعَاشَرَةٌ : باہم زندگی بسر کرنا
تَبَاعُدٌ : ایک دوسرے سے دور ہونا

مشق نمبر ۴۸ (ج)

مندرجہ ذیل الفاظ کا مادہ اور باب بتائیں نیز یہ بھی بتائیں کہ وہ ماضی کا صیغہ ہے یا مضارع کا یا مصدر ہے۔ واضح رہے کہ ان میں سے بیشتر الفاظ کے معنی ابھی آپ کو نہیں بتائے گئے۔ اور یہاں یہی مشق کروانی مقصود ہے کہ اگر کسی لفظ کے معنی آپ کو نہیں معلوم ہیں تو ڈکشنری میں اس کے معنی دیکھنے کے لیے اس کا مادہ اور باب پہچاننا ضروری ہے۔

أَرْسَلَ ۔ يُقَرِّبُ ۔ إِرْسَالٌ ۔ تَغَيَّرَ ۔ تَقْرِيبٌ ۔
اِرْتِكَابٌ ۔ يَسْتَكْبِرُ ۔ يَتَغَيَّرُ ۔ اِنْقِلَابٌ ۔ تَبَارَكَ ۔
تَبَسُّمٌ ۔ عَجَّلَ ۔ اِسْتِصْوَابٌ ۔ اِنْحِرَافٌ ۔ اِسْتَقْبَلَ ۔
يَشْتَرِكُ ۔ يُخْبِلُ ۔ يُخَرِّبُ ۔

ابواب ثلاثی مزید فیہ (حصہ سوم)

۵۰: اب جبکہ آپ مزید فیہ کے کچھ ابواب کے فعل ماضی اور فعل مضارع کا پہلا صیغہ بنانا سیکھ گئے ہیں تو اب ضروری ہے کہ ہر باب کے ماضی اور مضارع کی مکمل گردان بھی سیکھ لیں۔ سردست ہم ان ابواب سے فعلِ معروف کی گردان پر توجہ دیں گے۔ واضح رہے کہ گذشتہ دو سبقوں میں تمام افعال کی صرف معروف صورت ہی کی بات کی گئی ہے۔ آگے چل کر انشاءاللہ ہم فعل مجہول (مزید فیہ) کی بات الگ سبق میں کرینگے۔

۵۰:۱ مزید فیہ افعال کی گردان اصولی طور پر فعلِ مجرد کی گردان کی طرح ہی ہوتی ہے۔ البتہ جس طرح فعل مجرد میں گردان کے اندر ع کلمہ کی حرکت کو برقرار رکھنے کا خاص خیال رکھنا پڑتا ہے اسی طرح مزید فیہ کی گردانوں میں بھی زائد حروف کی حرکات اور ع کلمہ کی حرکت کو پوری گردان میں برقرار رکھا جاتا ہے۔

۵۰:۲ اب ہم ذیل میں نمونے کے طور پر باب افعال کے فعل ماضی اور مضارع کی مکمل گردان لکھ رہے ہیں۔ اس مثال کو سامنے رکھتے ہوئے آپ بقیہ ابواب کے فعل ماضی اور مضارع کی مکمل گردان خود لکھ سکتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ انہیں لکھ لیں بلکہ انہیں بآواز بلند دہرا دہرا کر اچھی طرح یاد کرلیں۔ اگر آپ یہ محنت کرلیں گے تو آئندہ جملوں میں استعمال ہونے والے مختلف افعال کے صحیح باب اور صیغہ کی شناخت اور ان کے صحیح ترجمے میں آپ کو کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔

بابِ إفعال ۔ ماضی کی گردان

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر :	أَفْعَلَ	أَفْعَلَا	أَفْعَلُوْا
	مؤنث :	أَفْعَلَتْ	أَفْعَلَتَا	أَفْعَلْنَ
مخاطب	مذکر :	أَفْعَلْتَ	أَفْعَلْتُمَا	أَفْعَلْتُمْ
	مؤنث :	أَفْعَلْتِ	أَفْعَلْتُمَا	أَفْعَلْتُنَّ
متکلم	مذکر :	أَفْعَلْتُ	أَفْعَلْنَا	أَفْعَلْنَا
	مؤنث :			

بابِ إفعال ۔ مضارع کی گردان

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر :	يُفْعِلُ	يُفْعِلَانِ	يُفْعِلُوْنَ
	مؤنث :	تُفْعِلُ	تُفْعِلَانِ	يُفْعِلْنَ
مخاطب	مذکر :	تُفْعِلُ	تُفْعِلَانِ	تُفْعِلُوْنَ
	مؤنث :	تُفْعِلِيْنَ	تُفْعِلَانِ	تُفْعِلْنَ
متکلم	مذکر :	أُفْعِلُ	نُفْعِلُ	نُفْعِلُ
	مؤنث :			

۵۰:۲ اگر آپ نے باب افعال کے علاوہ بقیہ ابواب کی مکمل گردانیں لکھ کر یاد کر لی ہیں تو ان کے متعلق مندرجہ ذیل باتیں اچھی طرح ذہن نشین کر لیں آگے چل کر ان سے آپ کو بہت مدد ملے گی ۔

(۱) خیال رہے کہ باب افعال کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ماضی کے ہر صیغے کی ابتدا ھمزہ مفتوحہ (أَ) سے ہوتی ہے ۔ باقی کسی باب میں یہ چیز نہیں ہے ۔ اور یہ بات ہم آپ کو بتا چکے ہیں کہ باب افعال کا یہ ابتدائی ھمزہ ۔ ھمزۃ القطع ہوتا ہے ۔ یعنی پیچھے کسی حرف سے ملتے وقت بھی برقرار رہتا ہے ۔ نیز اس کے ماضی کے ہر صیغے میں ع کلمہ کی فتحہ (ـَ) برقرار رہتی ہے ۔ جبکہ مضارع کے ہر صیغے میں علامتِ مضارع پر ضمہ (ـُ) اور ع کلمہ کی کسرہ (ـِ) برقرار رہتی ہے ۔

(۱۱) باب تفعیل کا ع کلمہ مشدد ہوتا ہے ۔ پوری گردان میں اس تشدید کو برقرار رکھنا ضروری ہے ۔ اس کے ماضی کے ہر صیغے میں ع کلمہ (مشدد) پر فتحہ (ـَ) رہتی ہے ۔ جبکہ مضارع کے ہر صیغے میں علامتِ مضارع پر ضمہ (ـُ) اور ع کلمہ (مشدّد) کی کسرہ (ـِ) برقرار رہتی ہے ۔

(۱۱۱) باب مفاعلہ کے ماضی اور مضارع دونوں میں ف کلمہ کے بعد ایک الف لکھنے میں اور تلفظ میں آئے گا ۔ اسے جلدی میں بولتے وقت نظر انداز نہ کیا جائے ۔ اس کے ماضی کے ہر صیغے میں ع کلمہ پر فتحہ (ـَ) آتی ہے ۔ جبکہ مضارع کے ہر صیغے میں علامتِ مضارع پر ضمہ (ـُ) اور ع کلمہ پر کسرہ (ـِ) آتی ہے ۔

(۱۷) اوپر کے تینوں ابواب یعنی افعال ۔ تفعیل اور مفاعلۃ کے ماضی کے پہلے صیغے میں چار حروف ہیں ۔ اب یہ بات یاد کر لیں کہ جس فعل کے بھی ماضی کے پہلے صیغے میں چار حروف ہوں گے ان کا مضارع علامتِ مضارع کی ضمہ (ـُ) کے ساتھ ہی آتا ہے ۔ اس قاعدے کو یاد کر لیں ۔ آگے چل کر یہ مزید کام دے گا ۔

(۷) باب تفعّل اور باب تفاعل دونوں کے ماضی کا صیغہ تاءِ مفتوحہ (تَ)

سے شروع ہوتا ہے جو پُوری گردان میں برقرار رہتی ہے۔ ان کے ماضی اور مضارع دونوں کے تمام صیغوں میں ل کلمہ کے علاوہ تمام حروف فتحہ (ـَ) والے ہوتے ہیں۔ جبکہ ل کلمہ کی حرکت اپنے قاعدے کے مطابق ماضی میں فتحہ (ـَ) اور مضارع میں ضمہ (ـُ) ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی نوٹ کریں کہ فعل مجرّد کی طرح ان دونوں ابواب میں بھی علامتِ مضارع مفتوحہ (ـَ) ہوتی ہے۔ لیکن فعل مجرّد کے برخلاف ان دونوں ابواب کا ف کلمہ ساکن (ـْ) نہیں ہوتا بلکہ مفتوح ہوتا ہے۔

(vi) بقیہ تین ابواب یعنی افتعال۔ انفعال اور استفعال کے ماضی کے تمام صیغوں کی ابتداء ہمزہ مکسورہ سے ہوتی ہے جو ھمزۃ الوصل ہوتا ہے۔ ان کے ماضی کے صیغوں میں ع کلمہ مفتوح (ـَ) رہتا ہے۔ جبکہ مضارع کے تمام صیغوں میں علامتِ مضارع مفتوح (ـَ) اور ع کلمہ مکسور (ـِ) رہتا ہے۔

(vii) باب افتعال اور انفعال کے ماضی۔ مضارع اور مصدر ملتے جلتے ہوتے ہیں اور بعض دفعہ دونوں ہی "اِنْ" سے شروع ہوتے ہیں۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب باب افتعال میں "ف" کلمہ "ن" ہوتا ہے۔ مثلاً اِنْتِظَار۔ اِنْتِظَام۔ اِنْتِشَار وغیرہ۔ باب افتعال کے مصدر ہیں۔ جبکہ انحراف۔ اِنْکِشَاف۔ اِنْہِدَام وغیرہ باب انفعال کے مصدر ہیں۔ اس میں پہچان کا عام قاعدہ یہ ہے کہ اگر "اِن" کے بعد "تِ" ہو تو نوّے فی صد یہی امید ہے کہ وہ باب افتعال ہوگا۔ اور اگر "اِن" کے بعد "تِ" کے علاوہ کوئی دوسرا حرف ہو تو وہ باب انفعال ہوگا۔

۵۰:۴ ابواب ثلاثی مزید فیہ کے سلسلے میں ایک بات یہ بھی ذہن نشین کر لیں کہ کوئی سہ حرفی مادہ ثلاثی مجرّد سے جب مزید فیہ میں ڈھلتا ہے تو اس کے مفہوم میں کچھ تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ یہ تبدیلی کیا ہوتی ہے اور کیسے ہوتی ہے اس کی تفصیل ان شاء اللہ ہم آگے چل کر "خصوصیاتِ ابواب" میں پڑھیں گے۔ فی الحال اس سبق میں ہم چند مادوں سے مجرّد اور مزید فیہ میں آنے والے افعال کے معنی دے رہے ہیں تاکہ آپ ان کے مفاہیم میں ہونے والی تبدیلیوں سے روشناس ہو سکیں۔

صلاحٌ : درست کرنا
نْـزِیْلٌ : اتارنا
خَاصُمٌ : باہم جھگڑنا
دِفَاعٌ : مدافعت کرنا
اِسْتِخْرَاجٌ : نکالنا
اِرشَادٌ : راہ دکھانا
اکْتِسَابٌ : کمانا
انْهِدَامٌ : گرنا
تَعَاقُبٌ : ایک دوسرے کے پیچھے ہونا ۔

تَبْلِیْغٌ : پہنچا دینا
اِنْزَالٌ : اتارنا
تَعَجُّبٌ : تعجب کرنا
اِجْتِنَابٌ : پرہیز کرنا
اِنْکِشَافٌ : کھلنا
مُدَافَعَةٌ : مدافعت کرنا
اِسْتِنْصَارٌ : مدد چاہنا
مُعَاشَرَةٌ : باہم زندگی بسر کرنا
تَبَاعُدٌ : ایک دوسرے سے دور ہونا

مشق نمبر ۴۸ (ج)

مندرجہ ذیل الفاظ کا مادہ اور باب بتائیں نیز یہ بھی بتائیں کہ وہ ماضی کا صیغہ ہے ارع کا یا مصدر ہے ۔ واضح رہے کہ ان میں سے بیشتر الفاظ کے معنی ابھی آپ یں بتائے گئے ۔ اور یہاں یہی مشق کروانی مقصود ہے کہ اگر کسی لفظ کے معنی و نہیں معلوم ہیں تو ڈکشنری میں اس کے معنی دیکھنے کے لیے اس کا مادہ اور باب نا ضروری ہے ۔

أَرْسَلَ ۔ یُقَرِّبُ ۔ إِرْسَالٌ ۔ تَغَیَّرَ ۔ تَقْرِیْبٌ ۔
اِرْتِکَابٌ ۔ یَسْتَکْبِرُ ۔ یَتَغَیَّرُ ۔ اِنْقِلَابٌ ۔ تَبَارَکَ ۔
تَبَسَّمُ ۔ عَجَّلَ ۔ اِسْتِصْوَابٌ ۔ اِنْحِرَافٌ ۔ اِسْتَقْبَلَ ۔
یَشْتَرِکُ ۔ یُخْبِلُ ۔ یُخَرِّبُ ۔

ابواب ثلاثی مزید فیہ (حصہ سوم)

۵۰: اب جبکہ آپ مزید فیہ کے کچھ ابواب کے فعل ماضی اور فعل مضارع کا پہلا صیغہ بنانا سیکھ گئے ہیں تو اب ضروری ہے کہ ہر باب کے ماضی اور مضارع کی مکمل گردان بھی سیکھ لیں ۔ سرِدست ہم ان ابواب سے فعلِ معروف کی گردان پر توجہ دیں گے ۔ واضح رہے کہ گذشتہ دو سبقوں میں تمام افعال کی صرف معروف صورت ہی کی بات کی گئی ہے ۔ آگے چل کر انشاءاللہ ہم فعل مجہول (مزید فیہ) کی بات الگ سبق میں کرینگے ۔

۵۰:۱ مزید فیہ افعال کی گردان اصولی طور پر فعلِ مجرد کی گردان کی طرح ہی ہوتی ہے ۔ البتہ جس طرح فعل مجرد میں گردان کے اندر ع کلمہ کی حرکت کو برقرار رکھنے کا خاص خیال رکھنا پڑتا ہے اسی طرح مزید فیہ کی گردانوں میں بھی زائد حروف کی حرکات اور ع کلمہ کی حرکت کو پوری گردان میں برقرار رکھا جاتا ہے ۔

۵۰:۲ اب ہم ذیل میں نمونے کے طور پر باب افعال کے فعل ماضی اور مضارع کی مکمل گردان لکھ رہے ہیں ۔ اس مثال کو سامنے رکھتے ہوئے آپ بقیہ ابواب کے فعل ماضی اور مضارع کی مکمل گردان خود لکھ سکتے ہیں ۔ نہ صرف یہ کہ انہیں لکھ لیں بلکہ انہیں بآواز بلند دہرا دہرا کر اچھی طرح یاد کر لیں ۔ اگر آپ یہ محنت کر لیں گے تو آئندہ جملوں میں استعمال ہونے والے مختلف افعال کے صحیح باب اور صیغہ کی شناخت اور ان کے صحیح ترجمے میں آپ کو کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی ۔

بابِ إفعَال ۔ ماضی کی گردان

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر :	أَفْعَلَ	أَفْعَلَا	أَفْعَلُوْا
	مؤنث :	أَفْعَلَتْ	أَفْعَلَتَا	أَفْعَلْنَ
مخاطب	مذکر :	أَفْعَلْتَ	أَفْعَلْتُمَا	أَفْعَلْتُمْ
	مؤنث :	أَفْعَلْتِ	أَفْعَلْتُمَا	أَفْعَلْتُنَّ
متکلم	مذکر :	أَفْعَلْتُ	أَفْعَلْنَا	أَفْعَلْنَا
	مؤنث :			

بابِ إفعَال ۔ مضارع کی گردان

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر :	يُفْعِلُ	يُفْعِلَانِ	يُفْعِلُوْنَ
	مؤنث :	تُفْعِلُ	تُفْعِلَانِ	يُفْعِلْنَ
مخاطب	مذکر :	تُفْعِلُ	تُفْعِلَانِ	تُفْعِلُوْنَ
	مؤنث :	تُفْعِلِيْنَ	تُفْعِلَانِ	تُفْعِلْنَ
متکلم	مذکر :	أُفْعِلُ	نُفْعِلُ	نُفْعِلُ
	مؤنث :			

۵۰:۴ اگر آپ نے باب افعال کے علاوہ بقیہ ابواب کی مکمل گردانیں لکھ کر یاد کر لی ہیں تو ان کے متعلق مندرجہ ذیل باتیں اچھی طرح ذہن نشین کر لیں آگے چل کر ان سے آپ کو بہت مدد ملے گی ۔

(i) خیال رہے کہ باب افعال کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ماضی کے ہر صیغے کی ابتدا ھمزہ مفتوحہ (أَ) سے ہوتی ہے ۔ باقی کسی باب میں یہ چیز نہیں ہے ۔ اور یہ بات ہم آپ کو بتا چکے ہیں کہ باب افعال کا یہ ابتدائی ھمزہ ۔ ھمزۃ القطع ہوتا ہے ۔ یعنی پیچھے کسی حرف سے ملتے وقت بھی برقرار رہتا ہے ۔ نیز اس کے ماضی کے ہر صیغے میں ع کلمہ کی فتحہ (ـَ) برقرار رہتی ہے ۔ جبکہ مضارع کے ہر صیغے میں علامت مضارع پر ضمّہ (ـُ) اور ع کلمہ کی کسرہ (ـِ) برقرار رہتی ہے ۔

(ii) باب تفعیل کا ع کلمہ مشدد ہوتا ہے ۔ پوری گردان میں اس تشدید کو برقرار رکھنا ضروری ہے ۔ اس کے ماضی کے ہر صیغے میں ع کلمہ (مشدد) پر فتحہ (ـَ) رہتی ہے ۔ جبکہ مضارع کے ہر صیغے میں علامتِ مضارع پر ضمّہ (ـُ) اور ع کلمہ (مشدد) کی کسرہ (ـِ) برقرار رہتی ہے ۔

(iii) باب مفاعلہ کے ماضی اور مضارع دونوں میں ف کلمہ کے بعد ایک الف لکھنے میں اور تلفظ میں آئے گا ۔ اسے جلدی میں بولتے وقت نظر انداز نہ کیا جائے ۔ اس کے ماضی کے ہر صیغے میں ع کلمہ پر فتحہ (ـَ) آتی ہے ۔ جبکہ مضارع کے ہر صیغے میں علامتِ مضارع پر ضمہ (ـُ) اور ع کلمہ پر کسرہ (ـِ) آتی ہے ۔

(iv) اوپر کے تینوں ابواب یعنی افعال ۔ تفعیل اور مفاعلة کے ماضی کے پہلے صیغے میں چار حروف ہیں ۔ اب یہ بات یاد کر لیں کہ جس فعل کے بھی ماضی کے پہلے صیغے میں چار حروف ہوں گے ان کا مضارع علامتِ مضارع کی ضمّہ (ـُ) کے ساتھ ہی آتا ہے ۔ اس قاعدے کو یاد کر لیں ۔ آگے چل کر یہ مزید کام دے گا ۔

(v) باب تفعّل اور باب تفاعل دونوں کے ماضی کا صیغہ تاءِ مفتوحہ (تَ)

سے شروع ہوتا ہے جو پُوری گردان میں برقرار رہتی ہے۔ ان کے ماضی اور مضارع دونوں کے تمام صیغوں میں ل کلمہ کے علاوہ تمام حروف فتحہ (ـَ) والے ہوتے ہیں۔ جبکہ ل کلمہ کی حرکت اپنے قاعدے کے مطابق ماضی میں فتحہ (ـَ) اور مضارع میں ضمہ (ـُ) ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی نوٹ کریں کہ فعل مجرّد کی طرح ان دونوں ابواب میں بھی علامتِ مضارع مفتوحہ (ـَ) ہوتی ہے۔ لیکن فعل مجرّد کے برخلاف ان دونوں ابواب کا ف کلمہ ساکن (ـْ) نہیں ہوتا بلکہ مفتوح ہوتا ہے۔

(vi) بقیہ تین ابواب یعنی افتعال۔ انفعال اور استفعال کے ماضی کے تمام صیغوں کی ابتداء ہمزہ مکسورہ سے ہوتی ہے جو ھمزۃ الوصل ہوتا ہے۔ ان کے ماضی کے صیغوں میں ع کلمہ مفتوح (ـَ) رہتا ہے۔ جبکہ مضارع کے تمام صیغوں میں علامتِ مضارع مفتوح (ـَ) اور ع کلمہ مکسور (ـِ) رہتا ہے۔

(vii) باب افتعال اور انفعال کے ماضی۔ مضارع اور مصدر ملتے جلتے ہوتے ہیں اور بعض دفعہ دونوں ہی " اِنْ " سے شروع ہوتے ہیں۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب باب افتعال میں " ف " کلمہ " ن " ہوتا ہے۔ مثلاً اِنْتِظَار۔ اِنْتِظَام۔ اِنْتِشَار وغیرہ۔ باب افتعال کے مصدر ہیں۔ جبکہ انحراف۔ اِنْكِشَاف۔ اِنْهِدَام وغیرہ باب انفعال کے مصدر ہیں۔ اس میں پہچان کا عام قاعدہ یہ ہے کہ اگر " اِن " کے بعد " تِ " ہو تو نوّے فی صد یہی امید ہے کہ وہ باب افتعال ہوگا۔ اور اگر " اِن " کے بعد " تِ " کے علاوہ کوئی دوسرا حرف ہو تو وہ باب انفعال ہوگا۔

__۵۰:۴__ ابواب ثلاثی مزید فیہ کے سلسلے میں ایک بات یہ بھی ذہن نشین کرلیں کہ کوئی سہ حرفی مادہ ثلاثی مجرّد سے جب مزید فیہ میں ڈھلتا ہے تو اس کے مفہوم میں کچھ تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ یہ تبدیلی کیا ہوتی ہے اور کیسے ہوتی ہے اس کی تفصیل انشاء اللہ ہم آگے چل کر " خصوصیاتِ ابواب " میں پڑھیں گے۔ فی الحال اس سبق میں ہم چند مادوں سے مجرّد اور مزید فیہ میں آنے والے افعال کے معنی دے رہے ہیں تاکہ آپ ان کے مفاہیم میں ہونے والی تبدیلیوں سے روشناس ہوسکیں۔

مشق نمبر ۴۹ (الف)

ذیل میں دیے گئے افعال کے معنی یاد کریں۔

ثلاثی مجرّد		ثلاثی مزید فیہ	
افعال	معنی	افعال	معنی
خَرَجَ	باہر نکلنا	أَخْرَجَ	باہر نکالنا
رَشَدَ	ہدایت پانا	أَرْشَدَ	ہدایت دینا
		إِسْتَرْشَدَ	ہدایت طلب کرنا
قَرُبَ	قریب ہونا	قَرَّبَ	قریب کرنا
		قَارَبَ	ایکدوسرے کے قریب ہونا
		تَقَرَّبَ	قربت تلاش کرنا
كَذَبَ	جھوٹ بولنا	كَذَّبَ	جھٹلانا
		تَكَاذَبَ	ایک دوسرے کو جھوٹا کہنا
عَلِمَ	جاننا	عَلَّمَ	سکھلانا
		تَعَلَّمَ	سیکھنا
		إِسْتَعْلَمَ	دریافت کرنا.
فَتَحَ	کھولنا	تَفَتَّحَ	کھلنا
كَسَبَ	کمانا	أَكْسَبَ	(مال یا علم) حاصل کرانا
		إِكْتَسَبَ	اہتمام سے کمانا
		تَكَسَّبَ	کمانے کی کوشش کرنا
نَصَرَ	مدد کرنا	نَاصَرَ	ایکدوسرے کی مدد کرنا
		إِسْتَنْصَرَ	مدد طلب کرنا

مشق نمبر ۴۹ (الف)

ذیل میں دیے گئے افعال کے معنی یاد کریں ۔

ثلاثی مجرد		ثلاثی مزید فیہ	
افعال	معنی	افعال	معنی
خَرَجَ	باہر نکلنا	أَخْرَجَ	باہر نکالنا
رَشَدَ	ہُدایت پانا	أَرْشَدَ	ہدایت دینا
		اِسْتَرْشَدَ	ہدایت طلب کرنا
قَرُبَ	قریب ہونا	قَرَّبَ	قریب کرنا
		قَارَبَ	ایکدوسرے کے قریب ہونا
		تَقَرَّبَ	قربت تلاش کرنا
كَذَبَ	جھوٹ بولنا	كَذَّبَ	جھٹلانا
		تَكَاذَبَ	ایک دوسرے کو جھوٹا کہنا
عَلِمَ	جاننا	عَلَّمَ	سکھلانا
		تَعَلَّمَ	سیکھنا
		اِسْتَعْلَمَ	دریافت کرنا.
فَتَحَ	کھولنا	تَفَتَّحَ	کھلنا
كَسَبَ	کمانا	أَكْسَبَ	(مال یا علم حاصل کرانا
		اِكْتَسَبَ	اہتمام سے کمانا
		تَكَسَّبَ	کمانے کی کوشش کرنا
نَصَرَ	مدد کرنا	نَاصَرَ	ایکدوسرے کی مدد کرنا
		اِسْتَنْصَرَ	مدد طلب کرنا

ثلاثی مجرد		ثلاثی مزید فیہ	
افعال	معنی	افعال	معنی
صَرَفَ	پھیرنا۔ واپس کرنا	اِنْصَرَفَ	پھرنا
غَسَلَ	دھونا۔ پانی سے میل کچیل دور کرنا	اِغْتَسَلَ	نہانا
ضَرَبَ	مارنا	ضَارَبَ	ایک دوسرے کو مارنا
خَبَرَ	حقیقتِ حال سے واقف ہونا	اَخْبَرَ	حقیقت سے آگاہ کرنا۔ خبر دینا۔
نَفَقَ	خرچ ہونا	اَنْفَقَ	خرچ کرنا
فَخَرَ	فخر کرنا	تَفَاخَرَ	ایکدوسرے پر فخر کرنا۔
بَتَرَ (ن)	کاٹنا	اِسْتَحْسَنَ	اچھا سمجھنا
بَتِرَ (س)	کٹ جانا		

مشق نمبر ۹۴ (ب)

پیراگراف ۷ : ۴۸ میں ہر باب مزید فیہ کے نمونے کے دو دو الفاظ لکھے گئے تھے اور ان کے معنی بتائے گئے تھے۔ اب آپ ان میں سے ہر لفظ کے ماضی اور مضارع کی مکمل گردان اس کے متعلقہ باب میں کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں۔

مشق نمبر ۹۴ (ج)

عربی سے اردو میں ترجمہ کریں۔ خط کشیدہ الفاظ کا مادہ۔ باب اور صیغہ بتائیں۔

۱۔ اِغْتَسَلَ خَالِدٌ أَمْسِ   ۲۔ تَضَارَبَ الْوَلَدَانِ فِي الْمَدْرَسَةِ
فَأَخْرَجَهُمَا أَمِيرُهَا مِنْهَا   ۳۔ إِسْتَنْصَرَ الْمُسْلِمُونَ إِخْوَانَهُمْ

فَنَصَرُوْهُمْ ۴۔ أَخْبَرَ الْوَلَدُ وَالِدَهُ فَكَذَّبَهُ ۵۔ ضَرَبْنَا
الْجِدَارَ بِالْأَحْجَارِ فَانْهَدَمَ ۶۔ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ
وَعَلَّمَهُ (ح) ۷۔ إِسْتَرْشَدَ الطُّلَّابُ مِنَ الْأُسْتَاذِ فَأَرْشَدَهُمْ
۸۔ أَكْرَمَ النَّاسُ إِمَامَهُمْ ۹۔ يُقَاتِلُ الْمُسْلِمُوْنَ الْكُفَّارَ
۱۰۔ يَكْتَسِبُ الزَّوْجُ وَتُنْفِقُ الزَّوْجَةُ

اردو سے عربی میں ترجمہ کریں :

۱۔ لوگوں نے اللہ سے مغفرت طلب کی۔ ۲۔ لوگوں نے خالد کی بات سے تعجب کیا۔
۳۔ استاد نے شاگردوں کو نکالا تو وہ نکل گئے ۴۔ طلبہ نے کوشش کی اور وہ امتحان میں
کامیاب ہوگئے۔ ۵۔ لوگوں نے صدر کے خطاب کو اچھا سمجھا ۶۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے لوگوں کے اخلاق کی اصلاح کی۔ ۷۔ درخت کٹ گیا اور دیوار گر گئی۔
۸۔ اللہ نے کتاب ہدایت اپنے رسول پر نازل کی ۹۔ لوگوں نے ایک دوسرے پر فخر کیا تو رسول اللہ
ناراض ہوگئے۔

ثلاثی مزید فیہ (فعل امر و نہی)

۵۱ اس سے پہلے آپ فعل ثلاثی مجرد سے فعل امر اور فعل نہی بنانے کے قاعدے پڑھ چکے ہیں۔ اب آپ ابواب مزید فیہ سے فعل امر اور فعل نہی بنانے کے قاعدے سیکھیں گے۔

۵۱:۲ ثلاثی مجرد میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ فعل امر حاضر (یا مخاطب) بنانے کا طریقہ مختلف ہے فعل غائب (جس میں متکلم بھی شامل ہوتا ہے) بنانے کا طریقہ مختلف ہے جبکہ فعل نہی حاضر ہو یا غائب سب ایک ہی طریقے سے بنتا ہے۔ یہی صورت حال ابواب مزید فیہ سے فعل امر اور فعل نہی بنانے میں ہوگی۔ نیز یہ بھی نوٹ کرلیں کہ جس طرح ثلاثی مجرد میں فعل امر اور فعل نہی اس کے فعل مضارع سے بنتا ہے اسی طرح ابواب مزید فیہ میں بھی اس کے فعل مضارع سے فعل امر اور فعل نہی بنائے جائیں گے۔

۵۱:۳ ابواب مزید فیہ سے فعل امر حاضر بنانے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کرنے ہوتے ہیں۔

(i) ثلاثی مجرد ہی کی طرح مزید فیہ کے فعل مضارع کے صیغۂ حاضر کی علامتِ مضارع (ت) ہٹادیں۔

(ii) ثلاثی مجرد میں علامتِ مضارع ہٹانے کے بعد مضارع کا پہلا حرف ساکن آتا تھا لیکن مزید فیہ میں آپ کو غور کرنا ہوگا کہ علامتِ مضارع ہٹانے کے بعد مضارع کا پہلا حرف ساکن ہے یا متحرک۔

(iii) علامتِ مضارع ہٹانے کے بعد مضارع کا پہلا حرف اگر متحرک ہے تو

همزۃ الوصل لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ صورتِ حال آپ کو چار ابواب یعنی باب تفعیل۔ باب مفاعلہ۔ باب تفعّل اور باب تفاعل میں ملے گی۔

(۶) علامتِ مضارع ہٹانے کے بعد مضارع کا پہلا حرف اگر ساکن ہے (اور ایسا مذکورہ چار ابواب کے علاوہ باقی تمام ابواب میں ہوگا خواہ وہ مجرد ہو یا مزید فیہ) تو باب افتعال ـــ باب انفعال اور باب استفعال میں همزۃ الوصل لگایا جائے گا۔ اور اسے کسرہ (ـِ) دی جائے گی جبکہ باب افعال میں همزۃ القطع لگایا جائیگا۔ اور اسے فتحہ (ـَ) دی جائے گی۔ باب افعال کے فعل امر حاضر کی یہ دونوں خصوصیات خاص طور پر نوٹ کر لیجئے۔

(۷) ثلاثی مجرد ہی کی طرح ابوابِ مزید فیہ میں بھی مضارع کے ل کلمے مجزوم کر دیے جائیں گے۔

۵۱:۴ ہمیں امید ہے کہ مذکورہ بالا طریقۂ کار کا اطلاق کرتے ہوئے مزید فیہ کے ابواب سے فعل امر حاضر اب آپ خود بنا سکتے ہیں۔ لیکن آپ کی سہولت کے لیے ہم دو مثالیں دے رہے ہیں جس سے مزید وضاحت ہو جائے گی۔

(i) باب تفعیل کے ایک مصدر "تَعْلِيْمٌ" کو لیجئے۔ اس کا فعل مضارع "يُعَلِّمُ" ہے۔ اور اس کا مخاطب کا صیغہ "تُعَلِّمُ" ہے۔ اس کی علامت مضارع گرانے کے بعد "عَلِّمُ" باقی بچا۔ جس کا پہلا حرف متحرک ہے۔ اس لیے اس کے شروع میں همزہ لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد اس کے لام کلمہ کو مجزوم کیا جائے گا تو اس کا آخری حرف "م" ساکن ہو جائے گا۔ اس طرح آپ کے پاس فعل امر کا پہلا صیغہ "عَلِّمْ" ہوگا۔ اسی طرح تثنیہ کا صیغہ "عَلِّمَا" ـــ جمع مذکر کا صیغہ "عَلِّمُوْا" ـــ واحد مؤنث "عَلِّمِىْ" اور جمع مؤنث "عَلِّمْنَ"۔

(ii) باب استفعال کا ایک مصدر "اِسْتِغْفَار" ہے۔ اس کا مضارع "يَسْتَغْفِرُ" اور مخاطب کا صیغہ "تَسْتَغْفِرُ" ہے۔ اس کی علامت مضارع

بنائی تو " سْتَغْفِرُ " باقی بچا۔ چونکہ اس کا پہلا حرف ساکن ہے اس لیے اس کے شروع میں ایک همزہ لگایا جائے گا جو همزۃ الوصل ہوگا اور اسے کسرہ (ـِ) دی جائے گی (کیونکہ یہ باب افعال نہیں ہے) اب بن گیا "اِسْتَغْفِرُ" پھر مضارع کو مجزوم کیا تو ل کلمہ (ر) ساکن ہوگئی۔ اس طرح فعل امر کا پہلا صیغہ " اِسْتَغْفِرْ " بن گیا اور گردان کے باقی صیغے بنیں گے۔ اِسْتَغْفِرَا۔
اِسْتَغْفِرُوْا۔ اِسْتَغْفِرِیْ۔ اِسْتَغْفِرَا۔ اِسْتَغْفِرْنَ۔

۵۱:۵ فعل امر غائب و متکلم بنانے کا طریقہ آسان ہے۔ اس لیے کہ ثلاثی مجرد کی طرح ابواب مزید فیہ میں بھی علامتِ مضارع گرانے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اس سے پہلے ایک لام مکسورہ (لِ) لگائی جاتی ہے اور مضارع کو مجزوم کیا جاتا ہے۔ مثلاً باب افعال کا ایک مصدر " اِکْرَامٌ " لے لیں۔ اس کا مضارع " یُکْرِمُ " ہے۔ اس سے قبل لام مکسورہ لگائی تو " لِیُکْرِمُ " بن گیا۔ پھر مضارع کو مجزوم کیا تو ل کلمہ یعنی " م " ساکن ہوگیا۔ اس طرح امر غائب کا پہلا صیغہ " لِیُکْرِمْ " بنا۔ جبکہ باقی صیغے اس طرح ہوں گے۔ لِیُکْرِمَا۔
لِیُکْرِمُوْا۔ لِتُکْرِمْ۔ لِتُکْرِمَا۔ لِیُکْرِمْنَ۔ لِاُکْرِمْ۔
اور لِنُکْرِمْ۔ امید ہے کہ اب آپ اسی طرح بقیہ ابواب سے امر غائب و متکلم بنالیں گے۔

۵۱:۶ اس مقام پر ضروری ہے کہ ثلاثی مجرد میں آپ نے لامِ کَیْ اور لامِ امر کا جو فرق پڑھا تھا انہیں ذہن میں تازہ کرلیں اس لئے کہ اس کا اطلاق ابواب مزید فیہ پر بھی اسی طرح ہوتا ہے۔

۵۱:۷ فعل نہی کا بنانا زیادہ آسان ہے۔ اس لیے کہ یہ مضارع کے تمام صیغوں سے ایک ہی طریقے سے بنتا ہے اور فعل امر کی طرح اس میں حاضر اور غائب کی تفریق نہیں ہے۔ فعل نہی مجرد سے ہو یا مزید فیہ سے، دونوں کے بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے یعنی مضارع کی علامتِ مضارع گرائے بغیر اس کے شروع میں "لَا"

بڑھا دیں اور مضارع کو مجزوم کر دیں مثلاً باب مفاعلہ کا ایک مصدر "مُجَاهَدَةٌ" کو لیجیے۔ اس کا مضارع "يُجَاهِدُ" ہے۔ اس سے قبل "لَا" لگایا تو "لَا يُجَاهِدُ" بن گیا۔ پھر مضارع کو مجزوم کیا تو اس کا لام کلمہ یعنی "د" ساکن ہو گئی۔ اس طرح فعل نہی کا پہلا صیغہ "لَا يُجَاهِدْ" بن گیا۔ ہمیں امید ہے کہ بقیہ صیغے آپ خود بنا لیں گے۔

۵۱:۸ ثلاثی مجرد میں آپ لائے نفی اور لائے نہی کا فرق پڑھ چکے ہیں۔ اس مقام پر اسے ذہن میں دوبارہ تازہ کر لیں۔ اس لیے کہ اس کا اطلاق ابواب مزید فیہ پر بھی ہو گا۔

مشق نمبر ۵۰ (الف)

خط کشیدہ الفاظ کے مندرجہ ذیل امور کی وضاحت کریں اور پھر جملوں کا ترجمہ کریں:-

(i) مادہ (ii) باب (iii) فعل یعنی ماضی یا مضارع۔ معروف یا مجہول۔ امر و نہی (iv) صیغہ (v) فعل مضارع کا اعراب اور اس کی وجہ

۱- أَكْرَمُوْا ضَيْفَهُمْ ۲- أَكْرِمُوْا ضَيْفَكُمْ ۳- نَحْنُ
نَجْتَهِدُ فِيْ دُرُوْسِنَا ۴- اِجْتَهِدُوْا فِيْ دُرُوْسِكُمْ
۵- اِجْتَهَدُوْا فِيْ دُرُوْسِهِمْ۔ ۶- مَاذَا عَلَّمَ الْأُسْتَاذُ
فِي الْمَدْرَسَةِ ۷- مَاذَا يُعَلِّمُ الْأُسْتَاذُ فِي الْمَدْرَسَةِ
۸- مَاذَا تَعَلَّمَ زَيْدٌ فِي الْمَدْرَسَةِ ۹- مَاذَا تَتَعَلَّمُ
فِي الْمَدْرَسَةِ ۱۰- أَنَا أَتَعَلَّمُ الْعَرَبِيَّ ۱۱- لَا أُقَاتِلُ
۱۲- لَا أُقَاتِلْ ۱۳- لَا تَتَفَاخَرُوْنَ ۱۴- لَا تَتَفَاخَرُوْا
۱۵- وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۱۶- إِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ أَسْلِمْ
قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۱۷- وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ

مَاءً مُبٰرَكًا فَاَنۡۢبَتۡنَا بِهٖ جَنّٰتٍ ۱۸۔ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ
جٰهِدِ الۡكُفَّارَ وَالۡمُنٰفِقِیۡنَ ۔

مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں ۔

اِجۡتَهَدَ : اہتمام سے کوشش کرنا
اِجۡتَنَبَ : بچنا
نَزَّلَ : اتارنا
زُوۡرٌ : جھوٹ
قَاتَلَ : باہم قتال کرنا
اَسۡلَمَ : حکم ماننا
اَنۡبَتَ : اُگانا

ثلاثی مزید فیہ (فعل مجہول)

۵۲ اب آپ ابواب مزید فیہ سے فعل مجہول کے صیغے بنانے سیکھیں گے۔ یہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ مجہول فعلِ ماضی بھی ہوتا ہے اور مضارع بھی — بلکہ فعلِ امر — فعلِ نہی اور فعلِ مؤکد بلام تاکید و نون ثقیلہ بھی مجہول ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ وہ دراصل مضارع مجہول سے ہی بنتے ہیں۔ اس لیے اس سبق میں ہم صرف ماضی مجہول اور مضارع مجہول کی بات کریں گے۔

۵۲:۲ آپ نے فعلِ ثلاثی مجرّد میں پڑھا تھا کہ وہاں ماضی معروف کے تو تین وزن ہو سکتے ہیں یعنی فَعَلَ ۔ فَعِلَ اور فَعُلَ مگر ماضی مجہول کا ایک ہی وزن ہوتا ہے یعنی فُعِلَ ۔ اسی طرح مضارع معروف کے تو تین وزن ہو سکتے ہیں یعنی يَفْعَلُ ۔ يَفْعِلُ اور يَفْعُلُ مگر مضارع مجہول کا ایک ہی وزن ہوتا ہے یعنی يُفْعَلُ ۔ اس سے ہمیں ماضی مجہول اور مضارع مجہول کا ایک اہم بنیادی قاعدہ معلوم ہوتا ہے جسے ہم مزید فیہ کے ماضی مجہول اور مضارع مجہول میں استعمال ہوتا دیکھیں گے۔

۵۲:۳ دیکھیے ماضی مجہول (ثلاثی مجرّد) کے وزن فُعِلَ سے ایک تو یہ معلوم ہو گیا کہ اس کا آخری حصہ "عِلَ" ہوتا ہے یعنی ع کلمہ کی کسرہ (ـِ) ہوتی ہے اور ل کلمہ تو (ماضی کے پہلے صیغے میں) ہمیشہ مفتوح ہی رہتا ہے۔ پس ایک بات تو یہ نوٹ کر لیجیے کہ مزید فیہ کے ماضی مجہول میں بھی ع کلمہ کی ہمیشہ کسرہ (ـِ) ہی آئے گی جبکہ اس کے پہلے صیغے میں ل کلمہ کی ہمیشہ فتحہ (ـَ) آئے گی۔

۵۲:۴ دوسری بات یہ نوٹ کریں کہ اس آخری "عِلَ" سے پہلے مجرّد میں تو

ایک ہی حرف یعنی ف کلمہ ہوتا ہے جو مضموم (ـُ) آتا ہے (فُعِلَ میں ف)۔ اب اس سے قاعدہ یہ نکلتا ہے کہ مزید فیہ کے ماضی مجہول میں بھی آخری " عِلَ " سے پہلے جتنے بھی حروف آئیں گے خواہ وہ اصلی ہوں (مثلاً ف کلمہ) یا زائد ہوں، ان سب کی حرکات بھی ضمّہ (ـُ) میں بدل دی جائیں گی۔ البتہ اس تبدیلی میں دو باتوں کا خیال رکھا جائے گا۔

(i) ایک تو یہ کہ جہاں جہاں حرکت کی بجائے علامت سکون ہوگی اسے برقرار رکھا جائے گا یعنی اس کو ضمہ (ـُ) میں نہیں بدلا جائے گا۔

(ii) دوسرے یہ کہ جہاں ضمّہ (ـُ) لگانے کے بعد آگے الف ہو (جو باب مفاعلہ اور تفاعل کے صیغہ ماضی میں آئے گا)، تو اب چونکہ " فُا " کو پڑھا نہیں جاسکتا لہٰذا یہاں الف کو اس کی ماقبل حرکت (ـُ) کے موافق حرف یعنی " و " میں بدل دیں گے اور یوں " فُا " کی بجائے " فُو " پڑھا اور لکھا جائے گا۔

۵:۵۲ اب دیکھئے کہ مذکورہ قواعد کے مطابق:

أَفْعَلَ سے ماضی مجہول کا وزن ہوگا أُفْعِلَ جیسے أَكْرَمَ سے أُكْرِمَ
فَعَّلَ ″ ″ ″ فُعِّلَ ″ عَلَّمَ سے عُلِّمَ
فَاعَلَ ″ ″ ″ فُوْعِلَ ″ قَاتَلَ سے قُوْتِلَ مد نوٹ ۔۱
تَفَعَّلَ ″ ″ ″ تُفُعِّلَ ″ تَقَبَّلَ سے تُقُبِّلَ
تَفَاعَلَ ″ ″ ″ تُفُوْعِلَ ″ تَعَاقَبَ سے تُعُوْقِبَ مد نوٹ ۔۱
اِفْتَعَلَ ″ ″ ″ اُفْتُعِلَ ″ اِمْتَحَنَ سے اُمْتُحِنَ
اِنْفَعَلَ ″ ″ ″ اُنْفُعِلَ (یہ استعمال نہیں ہوتا) مد نوٹ ۔۲
اِسْتَفْعَلَ ″ ″ ″ اُسْتُفْعِلَ جیسے اِسْتَحْكَمَ سے اُسْتُحْكِمَ

نوٹ نمبر ۱: باب مفاعلہؔ اور باب تفاعلؔ میں نوٹ کریں کہ ماضی مجہول بنانے کے لیے ان دونوں کے صیغۂ ماضی میں الف سے قبل ضمّہ (ـُ) آگئی تھی اس لئے الف " و " میں تبدیل ہوگیا۔

نوٹ نمبر ۲ : باب اِنْفِعَالٌ کے بارے میں یہ ذہن نشین کر لیں کہ مجرّد کے باب كَرُمَ کی طرح اس سے بھی فعل ہمیشہ لازم آتا ہے۔ اس لیے باب انفعال سے فعل مجہول استعمال نہیں ہوتا۔ البتہ ایک خاص ضرورت کے تحت باب انفعال کے مضارع مجہول سے بعض الفاظ بنتے ہیں جس کا ذکر آگے چل کر اسماء مشتقہ کے باب میں آئے گا۔

٥٢:٦ مضارع مجہول بنانے کا طریقہ آپ نے پڑھا ہے کہ مجرّد میں مضارع مجہول کا ایک ہی وزن ہوتا ہے یعنی يُفْعَلُ اس سے ہمیں مزید فیہ کے مضارع مجہول بنانے کا بنیادی قاعدہ مل جاتا ہے۔ اور وہ تین باتیں ہیں :

(i) پہلی یہ کہ مضارع مجہول کا آخری حصہ ہمیشہ " عَلُ " ہی رہتا ہے۔ یعنی ع کلمہ مفتوح آتا ہے اور مضارع کے پہلے صیغہ میں ل کلمہ ہمیشہ مضموم ہوتا ہے (اس کا ماضی مجہول کے آخری حصہ " عِلَ " سے مقابلہ کیجئے اور فرق یاد رکھیے)۔

(ii) دوسری یہ کہ مضارع مجہول کی علامتِ مضارع ہمیشہ مضموم (ـُـ) ہوتی ہے۔ مجرّد اور مزید فیہ معروف میں یہ ہمیشہ مفتوح ہوتی ہے ماسوائے ابواب إِفْعَالٌ۔ تَفْعِيْلٌ۔ مُفَاعَلَةٌ کے۔ جن کے مضارع معروف میں بھی علامتِ مضارع مضموم (ـُـ) ہوتی ہے لیکن بہرحال مضارع مجہول میں علامتِ مضارع ہمیشہ مجہول ہو گی۔

(iii) تیسرے یہ کہ علامتِ مضارع اور آخری حصہ " عَلُ " کے درمیان جو بھی حروف آئیں ان میں سے جو معروف میں ساکن ہیں وہ مجہول میں بھی ساکن رہیں گے اور جو حروف معروف میں متحرک ہیں ان سب کی حرکت فتحہ (ـَـ) میں بدل جائے گی۔ اگر کسی حرف پر پہلے ہی فتحہ (ـَـ) ہو تو وہ برقرار رہے گی۔

٥٢:٧ اب دیکھیے کہ مذکورہ قواعد کے مطابق :

يُفْعِلُ سے مضارع مجہول کا وزن ہوگا يُفْعَلُ جیسے يُكْرِمُ سے يُكْرَمُ

يُفَعِّلُ 〃 يُفَعَّلُ 〃 يُعَلِّمُ 〃 يُعَلَّمُ

يُفَاعِلُ سے مضارع مجہول کا وزن ہوگا يُفَاعَلُ جیسے يُقَاتِلُ سے يُقَاتَلُ
يَتَفَعَّلُ ″ ″ يُتَفَعَّلُ ″ يَتَقَبَّلُ ″ يُتَقَبَّلُ
يَتَفَاعَلُ ″ ″ يُتَفَاعَلُ ″ يَتَفَاخَرُ ″ يُتَفَاخَرُ
يَفْتَعِلُ ″ ″ يُفْتَعَلُ ″ يَمْتَحِنُ ″ يُمْتَحَنُ
يَنْفَعِلُ ″ ″ يُنْفَعَلُ ″ (استعمال نہیں ہوتا)
يَسْتَفْعِلُ ″ ″ يُسْتَفْعَلُ ″ يَسْتَهْزِءُ سے يُسْتَهْزَءُ

مشق نمبر ۱۵ (الف)

مندرجہ ذیل مصادر میں سے ہر ایک سے اس کے مضارع معروف اور مضارع مجہول کا پہلا صیغہ بنائیں۔

۱۔ اِسْتِغْفَارٌ ۲۔ اِجْتِهَادٌ ۳۔ تَذَكُّرٌ
۴۔ تَحْرِيكٌ ۵۔ مُجَاهَدَةٌ ۶۔ اِنْفَاقٌ
۷۔ اِسْتِبْسَالٌ ۸۔ تَكَاذُبٌ ۹۔ اِسْلَامٌ
۱۰۔ تَجَرُّبٌ ۱۱۔ اِسْتِحْسَانٌ ۱۲۔ اِجْتِنَابٌ
۱۳۔ تَنْزِيلٌ ۱۴۔ تَفَاخُرٌ ۱۵۔ تَغْنِيمٌ

مشق نمبر ۱۵ (ب)

مندرجہ ذیل مصادر میں سے ہر ایک سے مضارع مجہول کی مکمل گردان کریں۔

۱۔ اِكْرَامٌ ۲۔ تَعْذِيبٌ ۳۔ مُشَارَكَةٌ
۴۔ تَفَكُّرٌ ۵۔ تَعَاقُدٌ ۶۔ اِمْتِحَانٌ
۷۔ اِسْتِبْدَالٌ۔